پیغمبر اسلام ﷺ کا ادب واحترام

مؤلف: پروفیسر ڈاکٹر محمد مختار جمعہ
وزیر اوقاف مصر
چیئرمین سپریم کونسل برائے اسلامی امور
رکن اسلامک ریسرچ اکیڈمی الازہرالشریف
مترجم: ڈاکٹر محمد شہاب الدین الندوی
نظر ثانی: ڈاکٹر احمد القاضی

2022م -1443ھ

مصری جنرل بک اتھارٹی

مصری جنرل بک اتھارٹی

رئيس مجلس الإدارة

د. هيثم الحاج علي

پیغمبر اسلام ﷺ کا ادب واحترام

مؤلف: پروفیسر ڈاکٹر محمد مختار جمعہ
وزیر اوقاف مصر

الطبعة الأولى
للهيئة المصرية العامة للكتاب، ٢٠٢٢.

پی. بی. 235 رمسیس
1194 کورنیش نیل، رملہ بولاق قاہرہ
پی او باکس# 11794
ٹیلیفون # 2577751109(202)، EXT. 149
فیکس # 25754276(202)

طباعت اور عمل درآمد
مصری جنرل بک اتھارٹی پریس

اس کتاب میں شامل آراء ضروری نہیں کہ بک اتھارٹی کی سوچ کی عکاسی کریں بلکہ مصنف کی رائے اور رجحان کو پہلی جگہ پر رکھیں۔

تمام حقوق مصری جنرل بک اتھارٹی کے پاس محفوظ ہیں۔ مصری جنرل بک اتھارٹی کی تحریری اجازت کے علاوہ یا ماخذ کا حوالہ دے کر کسی بھی طرح سے دوبارہ شائع کرنا، نقل کرنا یا اقتباس کرنا ممنوع ہے۔

بسم الله الرحمن الرحيم

﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِمَنْ كَانَ يَرْجُو اللَّهَ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ وَذَكَرَ اللَّهَ كَثِيرًا﴾

﴿تم کو پیغمبر خدا کی پیروی (کرنی) بہتر ہے (یعنی) اس شخص کو جسے خدا (سے ملنے) اور روز قیامت (کے آنے) کی اُمید ہو اور وہ خدا کا ذکر کثرت سے کرتا ہو﴾۔ (أحزاب: 21)

دیباچہ

تمام تعریفیں اللہ کیلئے ہے جو دونوں جہاں کے پرورگار کیلئے ہے ، اور درود و سلام ہو آدم کی اولاد پر، جو کہ پہلے سفارشی ہیں، اور سب سے پہلے ان ہی کی سفارش قبول کی جائیگی جو نبیوں اور پیغمبروں کے خاتم ہیں جو ہمارے سردار محمد بن عبداللہ ہیں درود و سلام ہو انکی آل پر انکے صحابہ کرام پر اور ان پر جنھوں نے قیامت تک انکی پیروی کی ہو۔

حق سبحانہ وتعالی نے ہمارے نبی کی زبان کی پاکیزگی بیان کردی، ارشاد ہوا :﴿ وَمَا يَنطِقُ عَنِ ٱلْهَوَىٰٓ ﴾ (النجم:٣) ﴿اور نہ خواہش نفس سے منہ سے بات نکالتے ہیں، آپکے دل کی پاکیزگی بیان کردی،﴾ ارشاد ہوا :﴿مَا كَذَبَ ٱلْفُؤَادُ مَا رَأَىٰٓ ﴾ (النجم:١١) ﴿جو کچھ انہوں نے دیکھا ان کے دل نے اس کو جھوٹ نہ مانا، آپکی نگاہ کی پاکیزگی بیان کردی››، ارشاد ہوا: ﴿ مَا زَاغَ ٱلْبَصَرُ وَمَا طَغَىٰ ﴾ (النجم:١٧) ﴿ان کی آنکھ نہ تو اور طرف مائل ہوئی اور نہ (حد سے) آگے بڑھی، آپکے عقل کے مکمل ٹھیک ٹھاک ہونے کی گواہی دے دی﴾، ارشاد ہوا: ﴿ مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ

﴿وَمَا غَوَىٰ﴾ (النجم:٢) ﴿کہ تمہارے رفیق (محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نہ راستہ بھولے ہیں نہ بھٹکے ہیں، آپکے معلم کی ٹھیک ٹھاک حالت بیان کردی››، ارشاد ہوا :﴿عَلَّمَهُۥ شَدِيدُ ٱلْقُوَىٰ﴾ (النجم:٥) ﴿ان کو نہایت قوت والے نے سکھایا، آپکے خوش اخلاقی اور اعلی ظرفی کی شہادت دے دی﴾، ارشاد ہوا: ﴿وَإِنَّكَ لَعَلَىٰ خُلُقٍ عَظِيمٍ﴾ (القلم: ٤) ﴿اور اخلاق تمہارے بہت (عالی) ہیں، آپکو شرح صدر فرمایا﴾، ارشاد ہوا :﴿أَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ﴾ (الشرح:١) ﴿اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا ہم نے تمہارا سینہ کھول نہیں دیا؟ (بےشک کھول دیا) ، آپکے ذکر کو بلند فرمایا››، ارشاد ہوا :﴿وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ﴾ (الشرح: ٤) ﴿اور تمہارا ذکر بلند کیا، آپکے اگلے پچھلے کوتاہیوں کو بھی درگزر کردیا﴾، ارشاد ہوا :﴿إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا، لِيَغْفِرَ لَكَ اللَّهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ وَيُتِمَّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكَ وَيَهْدِيَكَ صِرَاطًا مُسْتَقِيمًا﴾ (الفتح:١-٣) ﴿(اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہم نے تم کو کھلی فتح دی، تاکہ خدا تمہارے اگلے اور پچھلے گناہ بخش دے اور تم پر اپنی نعمت پوری کردے اور تمہیں سیدھے رستے چلائے، آپکے مکمل اور کامل ہونے پر مہر لگا دی﴾، ارشاد ہوا: ﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِمَنْ كَانَ يَرْجُو اللَّهَ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ وَذَكَرَ اللَّهَ كَثِيرًا﴾ (الأحزاب: ٢١) ﴿یقینا تمہارے لئے رسول اللہ میں عمدہ نمونہ

موجود ہے، ہر اس شخص کے لئے جو اللہ تعالی کی اور قیامت کے دن کی توقع رکھتا ہے اور بکثرت اللہ تعالی کو یاد کرتا ہے﴾۔

آپکی وجہ سے آپکی امت کا اکرام فرمایا، ارشاد ہوا: ﴿وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَأَنْتَ فِيهِمْ وَمَا كَانَ اللَّهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُونَ﴾ (الأنفال:٣٣) ﴿اور اے محبوب! اس وقت تو اللہ ان پر عذاب نازل کرنے والا نہ تھا جبکہ تو ان کے درمیان موجود تھا اور نہ اللہ کا یہ قاعدہ ہے کہ لوگ استغفار کر رہے ہوں اور وہ ان کو عذاب دیدے﴾۔

اللہ تعالی آپ پر رحمتیں بھیجتا ہے اسکے فرشتے آپکے لئے رحمت کی دعائیں کرتے ہیں، چنانچہ اے مومنوا! تم بھی نبی کریم ﷺ پر درود وسلام پڑھو، ارشاد ہوا: ﴿إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا (الأحزاب:٥٦) ﴿خدا اور اس کے فرشتے پیغمبر پر درود بھیجتے ہیں۔ مومنو تم بھی ان پر دُرود اور سلام بھیجا کرو، اور پھر اللہ تعالی نے آپکو دونوں جھاں کیلئے رحمت بنا کر بھیجا››، ارشاد ہوا: ﴿وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ﴾ (الأنبياء:١٠٧) ﴿اور اے محمد ﷺ ہم نے تم کو تمام جہان کے لئے رحمت (بنا کر) بھیجا ہے، حق سبحانہ وتعالی نے ہمیں آپکی پیروی کا حکم فرمایا﴾، ارشاد

ہوا:﴿وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا﴾ (الحشر:٧) ﴿چیز تم کو پیغمبر دیں وہ لے لو، اور جس سے منع کریں اس سے باز رہو، اور آپکی حکم عدولی سے ڈرایا﴾، ارشاد ہوا: ﴿فَلْيَحْذَرِ الَّذِينَ يُخَالِفُونَ عَنْ أَمْرِهِ أَنْ تُصِيبَهُمْ فِتْنَةٌ أَوْ يُصِيبَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ﴾ (النور:٦٣) ﴿تو جو لوگ ان کے حکم کی مخالفت کرتے ہیں ان کو ڈرنا چاہیئے کہ (ایسا نہ ہو کہ) ان پر کوئی آفت پڑ جائے یا تکلیف دینے والا عذاب نازل ہوجائے﴾، اور ہمیں آپ ﷺ کو اپنے بعض میں سے بعض کیطرح پکارنے سے منع فرمایا، ارشاد ہوا: ﴿لَا تَجْعَلُوا دُعَاءَ الرَّسُولِ بَيْنَكُمْ كَدُعَاءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا﴾ (النور:٦٣) ﴿مومنو پیغمبر کے بلانے کو ایسا خیال نہ کرنا جیسا تم آپس میں ایک دوسرے کو بلاتے ہو، اور ہمارے ایمان کی تکمیل کو آپ ﷺ کے حکم کے سامنے سر تسلیم خم کرنے پر منحصر کر دیا﴾ ارشاد ہوا: ﴿فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّى يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِي أَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا﴾ (النساء:٦٥) ﴿تو اے محبوب ! تیرے رب کی قسم وہ مسلمان نہ ہوں گے جب تک اپنے آپس کے جھگڑے میں تمھیں حاکم نہ بنائیں، پھر جو کچھ تم حکم فرما دو اس پر اپنے دلوں میں بھی کوئی تنگی نہ محسوس کریں بلکہ سربسر تسلیم کرلیں اور جی سے مان لیں﴾

ہمارے رب نے آپ ﷺ کی اطاعت کو اپنی اطاعت قرار دیا،» ارشاد ہوا: ﴿مَنْ يُطِعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ وَمَنْ تَوَلَّى فَمَا أَرْسَلْنَاكَ عَلَيْهِمْ حَفِيظًا﴾ (النساء: ۸۱) ﴿جس نے رسول کا حکم مانا بیشک اس نے اللہ کا حکم مانا، اور جس نے منہ پھیرا تو ہم نے آپ کو ان کے بچانے کو نہ بھیجا﴾۔ اور جو شخص اللہ اور اسکے رسول کی اطاعت کریگا وہ بڑی مراد کو پائے گا، ارشاد ہے :﴿وَمَنْ يُطِعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيمًا﴾ (الأحزاب: ۷۱) ﴿اور جو شخص اللہ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرے گا تو بے شک بڑی مراد پائیگا،﴾۔اور جو اللہ اور اسکے رسول کی نافرمانی کرے گا وہ صریح گمراہی میں پڑ جائے گا، ارشاد ربانی ہے: ﴿وَمَنْ يَعْصِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا مُبِينًا﴾ (الأحزاب: ۳۶) ﴿اور جو کوئی اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی نافرمانی کرے تو وہ صریح گمراہی میں پڑ گیا﴾۔اسلئے آپ ﷺ کے ساتھ، آپکی پاکیزہ سنتوں کیساتھ اور آپکی حرمت شریفہ کیساتھ اعلی درجہ کا ادب اختیار کرنا لازم ہے، چونکہ آپ ﷺ کا احترام انتقال کے بعد بھی ویسا ہی ہے جیسا انتقال سے پہلے تھا۔اسی طریقے سے آپ ﷺ سے ادب کا تقاضا یہ ہے کہ آپ کا نام نہ لیا جائے، بلکہ نام کی جگہ پر صرف صفت نبوت اور صفت رسالت یا درود و سلام ذکر کیا جائے، خواہ ﷺ پڑھا جائے یا انکے نام کے سننے کے وقت درود وسلام پڑھا جائے، یا آپکے مبارک نام لکھنے کے وقت چاہے جتنی دفعہ ہو۔

ہم ایک مرتبہ اور اس بات کو یقینی طور پر باور کرا دینا چاہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کی محبت ہمارے عقیدے کا ایک اٹوٹ حصہ ہے اس کے بغیر ہمارا ایمان ہی مکمل نہیں۔ آپ ﷺ کا ارشاد ہے ﴿لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ، حَتَّى أَكُونَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ وَالِدِهِ وَوَلَدِهِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ﴾[1] ﴿تم میں کوئی بھی شخص اس تک مومن ہو ہی نہیں سکتا جب تک کہ میں ان کی ذات ان کے بچے انکے والدین اور دنیا میں تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں﴾۔

ہم اللہ عز وجل سے دعا گو ہیں کہ ہمیں اپنی محبت اور اپنے رسول کی محبت اور جس نے بھی اللہ اور اسکے رسول سے محبت کی ہو انکی محبت نصیب فر مائے، اور ہمارے دلوں کو اور ہماری زندگیوں کوآپکی محبت سے بھر دے اور اس سے آباد کر دے، اور ہمیں اپنی کتاب اور نبی کی سنت کو اچھی طرح سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے، اور روز قیامت نبی کریم ﷺ کی شفاعت سے محروم نہ کرے، اور حوض پر اپنے مبارک ہاتھوں سے اس آسودگی

(١)- أخرجه البخاري في «صحيحه» في الإيمان، بَابٌ حُبُّ الرَّسُولِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الإِيمَانِ (1/ 12/رقم الحديث15)ط/دار طوق النجاة (مصورة عن السلطانية بإضافة ترقيم ترقيم محمد فؤاد عبد الباقي)من حديث أنس رضي الله عنه.

سے پلائے کہ دوبارہ پینے کی نوبت نہ آئے، اور ہماری سماعت وبصارت اور قوت کو سلامت رکھے اور زندگی بھر حق بات کہنے کی توفیق عطا فرمائے، اور ہمیں ایسا اخلاص اور ایسا پاکیزہ اخلاق نصیب فرمائے جسکی لسان حال لسان مقال سے زیادہ دعوت کی غمازی کر رہی ہو، اور رضا کی حالت ہی میں اپنے پاس بلائے، اور ایسے عمل صالح کی توفیق دے جو حسن خاتمہ کا سبب بنے اور بغیر حساب وسابق عذاب کے ہمیں جنت میں داخل فرمائے، اور دنیا میں ہماری کمزوری پر رحم فرمائے، اور ہماری دلجوئی فرمائے، ہمارے حال کو درست فرمائے ،ہمارے عیب پر پردہ پوشی فرمائے ہمیں بہتر بنائے، اور دنیا وآخرت میں لوگوں کے سامنے رسوا نہ کرے، ہمارے ساتھ گناہ وتقصیر کا نہیں بلکہ صرف کرم گستری کا معاملہ فرمائے، اور ہمیں خود غرضی سے پاک فرمائے، ہمارے دلوں کو رنج وغم سے آزاد فرمائے، اپنے اور نبی کے حرم شریف کو قیامت تک امن وآشتی کا گہوارہ بنائے، اور ہمیں ان دونوں جگہوں میں اللہ اور اسکے رسول سے محبت کے بقدر شرف صلاۃ سے محروم نہ کرے، ہمیں خود اپنے آپ میں نہ آزمائے، ہمیں پلک جھپکنے یا اس سے بھی کم مدت کیلئے اپنے حوالے نہ کرے، ورنہ ہم گمراہ اور رسوا ہو جائیں گے، بیشک اللہ سبحانہ وتعالی کشادہ فضل اور بہترین بھلائی والا ہے، بڑی معاونت اور مدد والا ہے، وہی نعمتوں کا والی ہے، وہی ہمارے مولی ہیں، تو وہ کیا ہی بہترین

دوست اور مدد گار ہ، اور اللہ تعالی ہر سچے ارادے کے پیچھے ہے، وہ ہمارے لئے کافی ہے،اور بہترین وکیل ہے، اسی پر میں نے بھروسہ بھی کیا اور اسی کیطرف لوٹنا بھی ہے۔

اڈاکٹر محمّد مختار جمعہ

وزیر اوقاف، چیرمین سپرم کونسل برائے اسلامی امور،اور

رکن ریسرچ اسلامک اکیڈمی ازہر شریف۔

قرآن کریم کا آپ ﷺ کے بارے میں روشن ترین وضاحت

قرآن نے آپ ﷺ کے بارے میں ایسی گفتگو فرمائی جس سے آپ کی قدر ومنزلت آپکے اخلاق و اطوار کو چار چاند لگ گئے، اور آپ کی زندگی کے بہت سارے باب بھی روشن ہو گئے۔

آپ ﷺ تو رحمت کے نبی ہیں، ارشاد باری ہے:﴿وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ﴾ (الأنبياء:107) ﴿اور (اے محمد ﷺ) ہم نے تم کو تمام جہان کے لئے رحمت (بنا کر) بھیجا ہے﴾۔ پھر ارشاد ہوا: ﴿فَبِمَا رَحْمَةٍ مِنَ اللَّهِ لِنْتَ لَهُمْ وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوا مِنْ حَوْلِكَ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ وَشَاوِرْهُمْ فِي الْأَمْرِ فَإِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِينَ﴾ (آل عمران:159) ﴿اے پیغمبر یہ اللہ کی بڑی رحمت ہے کہ آپ اِن لوگوں کے لئے بہت نرم واقع ہوئے ہو، ورنہ اگر کہیں آپ تندخو اور سنگ دل ہوتے تو یہ سب آپ کے گردو پیش سے چھٹ جاتے، اِن کے قصور معاف کردیں، اِن کے حق میں دعاء مغفرت کریں، اور دین کے

کام میں ان کو بھی شریک مشورہ رکھیں، جب آپکا عزم کسی رائے پر مستحکم ہو جائے تو اللہ پر بھروسہ کریں، بیشک اللہ کو وہی لوگ پسند ہیں جو اُسی کے بھروسے پر کام کرتے ہیں﴾۔

ارشادی باری ہے: ﴿لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِنْ أَنْفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِينَ رَءُوفٌ رَحِيمٌ﴾ (التوبۃ:128) ﴿لوگو! تمہارے پاس تم ہی میں سے ایک پیغمبر آئے ہیں، تمہاری تکلیف ان کو گراں معلوم ہوتی ہےاور تمہاری بھلائی کے خواہش مند ہیں، اور مومنوں پر نہایت شفقت کرنے والے اور مہربان ہی»۔ارشاد باری ہے﴾: ﴿وَاعْلَمُوا أَنَّ فِيكُمْ رَسُولَ اللَّهِ لَوْ يُطِيعُكُمْ فِي كَثِيرٍ مِنَ الْأَمْرِ لَعَنِتُّمْ وَلَكِنَّ اللَّهَ حَبَّبَ إِلَيْكُمُ الْإِيمَانَ وَزَيَّنَهُ فِي قُلُوبِكُمْ وَكَرَّهَ إِلَيْكُمُ الْكُفْرَ وَالْفُسُوقَ وَالْعِصْيَانَ أُولَئِكَ هُمُ الرَّاشِدُونَ﴾ (الحجرات: 7) ۔﴿اور جان رکھو کہ تم میں خدا کے پیغمبر -ﷺ- ہیں، اگر بہت سی باتوں میں وہ تمہارا کہا مان لیا کریں تو تم خود ہی مشکل میں پڑ جاؤگے، لیکن اللہ نے تم کو ایمان عزیز بنا دیا، اور اسکو تمہارے دلوں میں سجا دیا، اور کفر اور گناہ اور نافرمانی سے تم کو بیزار کر دیا، یہی لوگ راہ راست پر ہیں﴾۔

آپ ﷺ نے قرآن کی یہ آیت تلاوت فرمائی جسکو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ اپنے صحیح میں نقل فرمایا ہے: عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ

عَاصِ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے حضرت ابراہیم کے تعلق سے اللہ تعالی کی بات پڑھی، (پروردگار، ان بتوں نے بہتوں کو گمراہی میں ڈالا ہے، (ممکن ہے کہ میری اولاد کو بھی یہ گمراہ کر دیں، لہذا ان میں سے) جو میرے طریقے پر چلے وہ میرا ہے اور جو میرے طریقے پر نہ چلے تو تو بخشنے والا مہربان ہے) (ابراھیم:36) ، اور حضرت عیسی علیہ السلام کی زبان سے اللہ کا قول پڑھا (اب اگر آپ انہیں سزا دیں تو وہ آپ کے بندے ہیں اور اگر معاف کردیں تو آپ غالب اور دانا ہیں) (مائدۃ:118) ، تو فورا دونوں ہاتھوں کو اوپر اٹھاتے ہوئے کہنے لگے، اے میرے اللہ! میری امت! میری امت! اور یہ کہتے ہوئے آبدیدہ ہو گئے، تو اللہ عزوجل نے ارشاد فرمایا: اے جبرئیل محمد -ﷺ- کے پاس جاؤ-اور آپ کا رب تو بہتر جانتا ہے- اور پوچھو کہ آپ کیوں رو رہے ہیں؟ توجبرئیل امین آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور دریافت کیا تو آپ-ﷺ-نے انکو پوری بات کہ دی،-اور آپ کا رب تو بہتر جانتا ہے- تو اللہ عز وجل نے جبرئیل امین سے کہا کہ محمد -ﷺ- کے پاس تشریف لے جائیےاور انکو خوشخبری سنائیۓ کہ اللہ تعالی آپکو آپ کی امت کے تئیں خوش کردیں گے، اور ناراض نہیں کریں گے »(۱)۔

(1) - أخرجه الإمام مسلم في «صحيحه» في الإيمان، بَابُ دُعَاءِ النَّبِيّ ﷺ لِأُمَّتِهِ، وَبُكَائِهِ شَفَقَةً عَلَيْهِمْ (191/1/رقم الحديث346)۔

حق سبحانہ وتعالی نے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان کی پاکیزگی بیان کردی، ارشاد ہوا :﴿وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوَى﴾ (النجم:٣) « اور نہ خواہش نفس سے منہ سے بات نکالتے ہیں»۔آپکے دل کی پاکیزگی بیان کردی، ارشاد ہوا: ﴿مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَأَى﴾ (النجم:١١) ﴿جو کچھ انہوں نے دیکھا ان کے دل نے اس کو جھوٹ نہ مانا»۔

آپکے معلم کی ٹھیک ٹھاک ہونے کی حالت بیان کردی، ارشاد ہوا: ﴿عَلَّمَهُ شَدِيدُ الْقُوَى﴾ (النجم:٥) ﴿ان کو نہایت قوت والے نے سکھایا﴾۔آپکی خوش اخلاقی اور اعلی ظرفی کی شہادت دے دی، ارشاد ہوا :﴿وَإِنَّكَ لَعَلَى خُلُقٍ عَظِيمٍ﴾ (قلم:٤) ﴿اور اخلاق تمہارے بہت (عالی) ہیں»۔ آپکو شرح صدر فرمایا، ارشاد ہوا: ﴿أَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ﴾ (الشرح:١) ﴿اے محمد-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کیا ہم نے تمہارا سینہ کھول نہیں دیا؟ (بےشک کھول دیا) ﴾۔آپکے ذکر کو بلند فرمایا، ارشاد ہوا: ﴿وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ﴾ (الشرح:٤) ﴿اور تمہارا ذکر بلند کیا»۔ آپکے اگلے پچھلے کوتاہیوں کو بھی درگزر فرما دیا، ارشاد ہوا:﴿إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا * لِيَغْفِرَ لَكَ اللَّهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ﴾ (الفتح:١-٣)، ﴿اے محمد- صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- ہم نے تم کو کھلی فتح دی، تاکہ خدا تمہارے اگلے اور پچھلے گناہ بخش دے﴾۔

اور خود اللہ رب العزت نے آپکو مخاطب کرنے اور پکارنے میں ایک خاص خیال رکھا، جب کہ تمام نبیوں کو انکے ناموں سے پکارا۔ارشاد ہوا: ﴿يَٰٓـَٔادَمُ ٱسْكُنْ أَنتَ وَزَوْجُكَ ٱلْجَنَّةَ﴾ (البقرة:٣٥) ﴿اور ہم نے کہا اے آدم تم اور تمہاری بیوی بہشت میں رہو!﴾۔ ﴿قِيلَ يَٰنُوحُ ٱهْبِطْ بِسَلَٰمٍ مِّنَّا وَبَرَكَٰتٍ عَلَيْكَ وَعَلَىٰٓ أُمَمٍ مِّمَّن مَّعَكَ﴾ (الهود:٤٨) ﴿حکم ہوا کہ اے نوح ہماری طرف سے سلامتی اور برکتوں کے ساتھ جو تم پر اور تمہارے ساتھ کی جماعتوں پر نازل کی گئی ہیں اتر آؤ﴾۔ ﴿يَٰٓإِبْرَٰهِيمُ قَدْ صَدَّقْتَ ٱلرُّءْيَآ ۚ إِنَّا كَذَٰلِكَ نَجْزِى ٱلْمُحْسِنِينَ﴾ (الصافات:١٠٤-١٠٥) ﴿تو ہم نے اسے ندائی فرمائی کہ اے ابراہیم تم نے خواب کو سچ کر دکھایا، ہم نیکو کاروں کو ایسا ہی بدلہ دیتے ہیں!﴾۔ ﴿يَٰدَاوُۥدُ إِنَّا جَعَلْنَٰكَ خَلِيفَةً فِى ٱلْأَرْضِ فَٱحْكُم بَيْنَ ٱلنَّاسِ بِٱلْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعِ ٱلْهَوَىٰ فَيُضِلَّكَ عَن سَبِيلِ ٱللَّهِ ۚ إِنَّ ٱلَّذِينَ يَضِلُّونَ عَن سَبِيلِ ٱللَّهِ﴾ (ص:٢٦) ﴿اے داؤد ہم نے تم کو زمین میں بادشاہ بنایا ہے، تو لوگوں میں انصاف کے فیصلے کیا کرو،اور خواہش کی پیروی نہ کرنا کہ وہ تمہیں خدا کے رستے سے بھٹکا دے گی﴾۔ ﴿يَٰزَكَرِيَّآ إِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلَٰمٍ ٱسْمُهُۥ يَحْيَىٰ لَمْ نَجْعَل لَّهُۥ مِن قَبْلُ سَمِيًّا﴾ (مريم:٧) ﴿اے زکریا ہم تم کو ایک لڑکے کی خوشخبری سناتے ہیں جسکا نام یحیی ہے،اس سے پہلے ہم نے اس

نام کا کوئی شخص پیدا نھیں کیا!﴾۔﴿يَٰيَحْيَىٰ خُذِ ٱلْكِتَٰبَ بِقُوَّةٍ﴾ (مریم:۱۲) ﴿اے یحیی کتاب الٰہی کو مضبوطی سے تھام لے﴾۔﴿يَٰمُوسَىٰٓ * إِنِّيٓ أَنَا۠ رَبُّكَ فَٱخْلَعْ نَعْلَيْكَ إِنَّكَ بِٱلْوَادِ ٱلْمُقَدَّسِ طُوًى﴾ (طه:۱۱-۱۲) ﴿جب وہاں پہونچے تو ندا فرمائی گئی کہ اے موسی میں تو تمہارا پروردگار ہوں تو اپنی جوتیاں اتار دے﴾۔ ﴿يَٰعِيسَى ٱبْنَ مَرْيَمَ ٱذْكُرْ نِعْمَتِي عَلَيْكَ وَعَلَىٰ وَٰلِدَتِكَ﴾ (المائدة:۱۱۰) ﴿جب خدا عیسی سے فرمائے گا کہ اے عیسی بن مریم! میرے ان احسانوں کو یاد کرو جو میں نے تم پر اور تمہاری والدہ پر کئے ہیں﴾۔ ﴿يَٰٓأَيُّهَا ٱلرَّسُولُ بَلِّغْ مَآ أُنزِلَ إِلَيْكَ مِن رَّبِّكَ﴾ (المائدة:٦٧) ﴿اے پیغمبر جو ارشادات خدا کی طرف سے آپ پر نازل ہوئے ہیں، سب لوگوں کو پہونچا دیجئے﴾۔ ﴿يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّبِيُّ إِنَّآ أَرْسَلْنَٰكَ شَٰهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا﴾ (الأحزاب:٤٥) ﴿اے پیغمبر ہم نے آپ کو گواہی دینے والا اور خوشخبری سنانے اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے﴾۔ ﴿يَا أَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ قُمِ اللَّيْلَ إِلَّا قَلِيلًا﴾ (المزمل:۱-۲) ﴿اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو کپڑے میں لپٹ رہے ہیں رات میں قیام کیا کیجئے مگر تھوڑی سی رات»۔ ﴿يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَأَنْذِرْ﴾ (المدثر:۱-۲) ﴿اے بالا پوش (کپڑے میں لپٹے ہوئے) محمد -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-، اٹھیے اور ہدایت کیجئے»۔﴿مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ وَالَّذِينَ مَعَهُ أَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ﴾ (الفتح:۲۹) ﴿محمد

ﷺ خدا کے پیغمبر ہیں، اور جو لوگ ان کے ساتھ ہیں وہ کافروں کے حق میں سخت ہیں اور آپس میں رحم دل ہیں﴾۔ ﴿وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ﴾ (آل عمران: ١٤٤) ﴿محمد ﷺ اس کے سوا کچھ نہیں کہ بس ایک رسول ہیں، اُن سے پہلے اور رسول بھی گزر چکے ہیں﴾۔ ﴿مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِنْ رِجَالِكُمْ وَلَكِنْ رَسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ﴾ (الأحزاب: ٤٠) ﴿لوگو! محمد ﷺ تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں، مگر وہ اللہ کے رسول اور خاتم النبیین ہیں﴾۔ارشاد باری ہے: ﴿وَإِذْ أَخَذَ اللَّهُ مِيثَاقَ النَّبِيِّينَ لَمَا آتَيْتُكُمْ مِنْ كِتَابٍ وَحِكْمَةٍ ثُمَّ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مُصَدِّقٌ لِمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهِ وَلَتَنْصُرُنَّهُ قَالَ أَأَقْرَرْتُمْ وَأَخَذْتُمْ عَلَى ذَلِكُمْ إِصْرِي قَالُوا أَقْرَرْنَا قَالَ فَاشْهَدُوا وَأَنَا مَعَكُمْ مِنَ الشَّاهِدِينَ﴾ (آل عمران: ٨١) ﴿اور جب اللہ نے پیغمبروں سے عہد لیا کہ جب میں تم کو کتاب اور دانائی عطا کروں پھر تمہارے پاس کوئی پیغمبر آئے جو تمہاری کتاب کی تصدیق کرے تو تمہیں ضرور اس پر ایمان لانا ہوگا، اور ضرور اسکی مدد کرنی ہوگی، اور عہد لینے کے بعد پوچھا کہ بھلا تم نے اقرار کیا اور اس اقرار پر میرا ذمہ لیا یعنی مجھے ضامن ٹھرایا انہوں نے کہا ہاں، ہم نے اقرار کیا خدا نے فرمایا کہ تم اس عہد وپیمان کے گواہ رہو، اور میں بھی تمہارے ساتھ گواہ ہوں﴾۔

ارشاد باری ہے:﴿مَنْ يُطِعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ وَمَنْ تَوَلَّى فَمَا أَرْسَلْنَاكَ عَلَيْهِمْ حَفِيظًا﴾ (النساء: ٨٠) ﴿جس نے رسول کا حکم مانا بیشک اس نے اللہ کا حکم مانا۔۔۔»۔ارشاد باری ہے: ﴿وَمَنْ يُطِعِ اللَّهَ وَالرَّسُولَ فَأُولَئِكَ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ وَحَسُنَ أُولَئِكَ رَفِيقًا﴾ (النساء: ٦٩) ﴿جو اللہ اور رسول کی اطاعت کرے گا وہ ان لوگوں کے ساتھ ہوگا جن پر اللہ نے بڑا فضل وانعام فرمایا ہے یعنی انبیاء اور صدیقین اور شہداء اور صالحین، کیسے اچھے ہیں یہ رفیق جو کسی کو میسر آئیں﴾۔ارشاد باری ہے:﴿قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ ﴾ (آل عمران: ٣١) ﴿اے نبی ﷺ آپ لوگوں سے کہ دو، اگر تم حقیقت میں اللہ سے محبت رکھتے ہو، تو میری پیروی کرو، اللہ تم سے محبت کرے گا، اور تمہاری خطاؤں سے در گزر فرمائے گا اور اللہ تعالی بڑا بخشنے والا مہربان ہے﴾۔ارشاد باری ہے:﴿إِنَّ الَّذِينَ يُبَايِعُونَكَ إِنَّمَا يُبَايِعُونَ اللَّهَ يَدُ اللَّهِ فَوْقَ أَيْدِيهِمْ﴾ (طه: ١١-١٢) ﴿وہ لوگ جو تجھ سے بیعت کرتے ہیں وہ یقینا اللہ ہی سے بیعت کرتے ہیں، ان کے ہاتھوں پر اللہ کا ہاتھ ہے﴾۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہماارشاد فرماتے تھے: تین آیتیں تین آیتوں کے ساتھ ہی نازل ہوئی ہیں، جسمیں سے ایک تن تنہا قبول نہیں ہوتی ہیں، بلکہ ایک کی قبولیت دوسرے پر منحصر ہے، اسمیں سے پہلا ہے''نماز قائم کیجئے اور زکاۃ ادا کیجئیے''، دوسرا ہے''میرا اور اپنے والدین کا شکر ادا کیجئیے''تیسرا ہے''اللہ اور اسکے رسول کی اطاعت کیجئیے''، تو جس نے اللہ کی اطاعت کی اور رسول کی بات نہیں مانی تو اس کی طرف سے کچھ بھی قبول نہیں کیا جائیگا[1]۔

اور اللہ عز وجل نے آپکی حکم عدولی سے ڈرایا ہے، ارشاد ہوا: ﴿فَلْيَحْذَرِ الَّذِينَ يُخَالِفُونَ عَنْ أَمْرِهِ أَنْ تُصِيبَهُمْ فِتْنَةٌ أَوْ يُصِيبَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ﴾ (النور:٦٣) ﴿تو جو لوگ ان کے حکم کی مخالفت کرتے ہیں ان کو ڈرنا چاہیئے کہ (ایسا نہ ہو کہ) ان پر کوئی آفت پڑ جائے یا تکلیف دینے والا عذاب نازل ہوجائے﴾۔ پھر ہمارے ایمان کی تکمیل کو آپ ﷺ کے حکم کے سامنے سر تسلیم خم کرنے پر منحصر کر دیا، ارشاد ہوا: ﴿فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّى يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِي أَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا﴾ (النساء:٦٥) ﴿تو اے

---

(1) - شعب الإيمان للبيهقي، الخامس والخمسون من شعب الإيمان، باب في بر الوالدين، حديث رقم 7830،ط:دارالكتب العلمية، بيروت.

محبوب ! تیرے رب کی قسم وہ مسلمان نہ ہوں گے جب تک اپنے آپس کے جھگڑے میں تمھیں حاکم نہ بنائیں، پھر جو کچھ تم حکم فرما دو اس پر اپنے دلوں میں بھی کوئی تنگی نہ محسوس کریں بلکہ سربسر تسلیم کرلیں اور جی سے مان لیں﴾۔اور لوگوں کو آپکے پاس بلند آواز سے بات کرنے سے روکا:ارشاد باری ہے:﴿**يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوا لَهُ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ أَنْ تَحْبَطَ أَعْمَالُكُمْ وَأَنْتُمْ لَا تَشْعُرُونَ، إِنَّ الَّذِينَ يَغُضُّونَ أَصْوَاتَهُمْ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ،أُولَئِكَ الَّذِينَ امْتَحَنَ اللَّهُ قُلُوبَهُمْ لِلتَّقْوَى لَهُمْ مَغْفِرَةٌ وَأَجْرٌ عَظِيمٌ**﴾ **(الحجرات:٢-٣)** ﴿اے ایمان والو! اپنی آوازیں پیغمبر کی آواز سے اونچی نہ کیا کرو، اور نہ نبی-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-کے ساتھ اونچی آواز سے بات کیا کرو جسطرح تم آپس میں ایکدوسرے سے کرتے ہو کہیں ایسا نہ ہو کہ تمھارا کیا کرایا سب غارت ہو جائے اور تمھیں خبر بھی نہ ہو، بیشک وہ لوگ جو پیغمبر خدا کے پاس اپنی آوازیں پست کرتے ہیں وہ درحقیقت وہی لوگ ہیں جن کے دلوں کو اللہ نے پرکھ لیا ہے ان کے لئے بخشش اور بڑا ثواب ہے»۔چنانچہ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے ایک شخص کو مسجد رسول میں آواز بلند کرتے ہوئے دیکھا، تو فرمایا: اے شخص کیا تجھے پتہ نہیں کہ اللہ عز وجل نے بہت ساری قوموں کی مذمت کی ہے ۔ارشاد باری ہے: ﴿**يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ**

صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوا لَهُ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ أَنْ تَحْبَطَ أَعْمَالُكُمْ وَأَنْتُمْ لَا تَشْعُرُونَ﴾ (الحجرات:٢) ﴿اے ایمان والو! اپنی آوازیں پیغمبر کی آواز سے اونچی نہ کیا کرو، اور نہ نبی ﷺ کے ساتھ اونچی آواز سے بات کیا کرو جسطرح تم آپس میں ایک دوسرے سے کرتے ہو کہیں ایسا نہ ہو کہ تمہارا کیا کرایا سب غارت ہو جائے اور تمہیں خبر بھی نہ ہو﴾۔

اسی جگہ دوسری قوموں کی مدح سرائی بھی کی ہے:ارشاد باری ہے: ﴿إِنَّ الَّذِينَ يَغُضُّونَ أَصْوَاتَهُمْ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ أُولَئِكَ الَّذِينَ امْتَحَنَ اللَّهُ قُلُوبَهُمْ لِلتَّقْوَى لَهُمْ مَغْفِرَةٌ وَأَجْرٌ عَظِيمٌ ﴾ (الحجرات:٣) ﴿بیشک وہ لوگ جو پیغمبر خدا کے پاس اپنی آوازیں پست کرتے ہیں وہ درحقیقت وہی لوگ ہیں جن کے دلوں کو اللہ نے پرکھ لیا ہے ان کے لئے بخشش اور بڑا ثواب ہے﴾۔

بلا شبہ آپ ﷺ کی عظمت واحترام انتقال ہونے کے بعد بھی ویسا ہی ہے جیسا کہ زندہ میں تھا، چنانچہ مسجد رسول میں ادب کو لازم پکڑنا ضروری ہے۔ اور یہ بھی آپ -ﷺ- کا اکرام ہی ہے کہ اللہ عز وجل نے آپکی دعوت کو پوری انسانیت کیلئے عام کردیا، جب کہ اور پیغمبروں کو صرف خاص قوموں کی طرف ہی بھیجا، جہاں تک ہمارے پیارے نبی ﷺ کی بات ہے

تو وہ پوری نوع انسانی کی طرف بھیجے گئے۔ارشاد باری ہے: ﴿**وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا كَافَّةً لِلنَّاسِ بَشِيرًا وَنَذِيرًا**﴾ (سبأ:۲۸) ﴿اور اے محمد ﷺ ہم نے تم کو تمام لوگوں کیلئے خوشخبری سنانے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے﴾۔اور آپکی رسالت سے ہی تمام رسالتوں کا سلسلہ موقوف ہو گیا، اور آپ ہی کے ذریعے تمام نبیوں اور پیغمبروں کا سلسلہ اختتام تک پہونچا۔ ارشاد باری ہے: ﴿**مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِنْ رِجَالِكُمْ وَلَكِنْ رَسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ**﴾ (الأحزاب:۴۰) ﴿اللہ تعالی آپ پر رحمتیں بھیجتا ہے اسکے فرشتے آپکےلئے رحمت کی دعائیں کرتے ہیں، چنانچہ اے مومنوا! تم بھی نبی کریم -ﷺ- پردرود وسلام پڑھو﴾۔

ارشاد ہوا: ﴿**إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا**﴾ (الأحزاب:۵۶) ﴿خدا اور اس کے فرشتے پیغمبر پر درود بھیجتے ہیں۔ مومنو تم بھی ان پر دُرود اور سلام بھیجا کرو﴾۔اور آپکا مؤمنین کے لئے دعا کرنا سراپا تسکین کا باعث ہے:ارشاد باری ہے: ﴿**وَصَلِّ عَلَيْهِمْ إِنَّ صَلَاتَكَ سَكَنٌ لَهُمْ وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ**﴾ (التوبة:۱۰۳) ﴿اور انکے حق میں دعائے رحمت کیجئے کیونکہ آپکی دعا ان کے لئے موجب تسکین ہے اور خدا سننے والا اور جاننے والا ہے﴾۔ تو ہمارے اوپر اور زیادہ ضروری ہوگیا کہ حبیب -ﷺ- پر زیادہ

سے زیادہ درود وسلام پڑھیں، اسلئے کہ جو ایک مرتبہ آپ -ﷺ- پر درود شریف پڑھتا ہے اللہ تعالی اسکے بدلے اسے دس نیکیاں عطا کرتا ہے، پھر ہمارا درود شریف پڑھنا ان پر پیش بھی کیا جاتا ہے ۔آپ ﷺ کا ارشاد ہے: ‹‹جب تم اذان سنو تو ویسے ہی کہو جیسے مؤذن کہتا ہے، پھر مجھ پر درود بھیجو، اسلئے کہ جو میرے اوپر ایک مرتبہ درود شریف پڑھتا ہے تو اللہ تعالی اسے دس نیکیاں عطا کرتا ہے، پھر اللہ تعالی سے میرا وسیلہ طلب کرو، اسلئے کہ وہ جنت میں ایک خاص جگہ ہے جو میرے علاوہ اللہ کے بندوں میں سے کسی بندے کو زیب نہیں دیتا، میں امید کرتا ہوں کہ وہ شخص میں ہی ہوں گا، تو جس نے میرے لئے وسیلہ طلب کیا اسے سفارش مل کر رہے گی››[١] ۔

***

(1) متفق عليه، واللفظ لمسلم، أخرجه البخاري في ‹‹صحيحه›› في الآذان، بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا سَمِعَ المنَادِي (126/1/رقم611)من حديث أبي سعيد، و الإمام مسلم في ‹‹صحيحه››في الصلاة، بَابُ القَوْلِ مِثْلَ قَوْلِ المُؤَذِّنِ لِمَنْ سَمِعَهُ، ثُمَّ يُصَلِّي عَلَى النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ يَسْأَلُ لهُ الوَسِيلَةَ (288/1/رقم384) من حديث عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ.

احادیث کی حجیت اور قانون سازی میں اسکا درجہ

ہمارا حدیث شریف کے بارے میں بات کرنا قانون سازی کے دوسرے مصدر کے بارے میں بات کرنا ہے، چونکہ اس بات پر تمام علماء وفقہاء اور اصولیین کا اتفاق ہے کہ سنت ہی قانون سازی کا دوسرا مصدر ہے، اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیروی درحقیقت اللہ تعالی کی پیروی ہے حق سبحانہ وتعالی ارشاد فرماتے ہیں: ﴿**يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ فَإِنْ تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللَّهِ وَالرَّسُولِ إِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ذَٰلِكَ خَيْرٌ وَأَحْسَنُ تَأْوِيلًا**﴾ (النساء:59) ﴿مومنو! اطاعت کرو اللہ کی اور اس کے رسول کی، اور اُن لوگوں کی جو تم میں صاحب امر ہوں، پھر اگر تمہارے درمیان کسی معاملہ میں اختلاف ہو جائے یا نزاع ہو جائے یا جھگڑا ہو جائے تو اسے اللہ اور اسکے رسول کی طرف پھیر دو اگر تم واقعی اللہ اور رزو آخرت پر ایمان رکھتے ہو یہی ایک صحیح طریق کار ہے اور اسکا انجام بھی سب سے بہتر ہے﴾۔ارشاد باری ہے: ﴿**وَأَطِيعُوا اللَّهَ وَالرَّسُولَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ**﴾ (آل عمران:132) ﴿اور اللہ اور اس کے رسول کی بات مانو، تاکہ تم سے رحمت کا برتاؤ کیا جائے﴾۔

ارشاد باری ہے:﴿ **قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَالرَّسُولَ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَإِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْكَافِرِينَ** ﴾ (آل عمران:132) ۔﴿ان سے کہئیے کہ اللہ اور رسول کی اطاعت کرو پھر بھی اگر منہ موڑیں تو پھر اللہ کافروں کو پسند نہیں کرتا﴾۔ارشاد باری ہے: ﴿**وَأَطِيعُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَلَا تَنَازَعُوا فَتَفْشَلُوا وَتَذْهَبَ رِيحُكُمْ وَاصْبِرُوا إِنَّ اللَّهَ مَعَ الصَّابِرِينَ**﴾ (الأنفال:146) ﴿اور اللہ اور اس کے حکم پر چلو اور آپس میں جھگڑا نہ کرنا ایساکروگے تو تم بزدل ہو جاؤگے اور تمہاری ہوا اکھڑ جائے گی اور اقبال جاتا رہیگا، اور صبر سے کام لو یقینا اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے﴾۔ارشاد باری ہے: ﴿**وَأَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَاحْذَرُوا فَإِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَاعْلَمُوا أَنَّمَا عَلَى رَسُولِنَا الْبَلَاغُ الْمُبِينُ**﴾ (المائدۃ:92) ﴿اور اللہ اور اسکے رسول کی بات مانو اور باز آجاؤ، لیکن اگر تم نے حکم عدولی کی تو جان لو ہمارے رسول پر صرف صاف صاف حکم پہونچا دینے کی ذمہ داری ہے﴾۔ارشاد باری ہے: ﴿**قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَإِنَّمَا عَلَيْهِ مَا حُمِّلَ وَعَلَيْكُمْ مَا حُمِّلْتُمْ وَإِنْ تُطِيعُوهُ تَهْتَدُوا وَمَا عَلَى الرَّسُولِ إِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِينُ**﴾ **(النور:٥٤)** ﴿کہئیے اللہ کی فرمانبرداری کرو اور رسول کے حکم پر چلو لیکن اگر تم منہ پھیرتے ہو تو خوب سمجھ لو کہ رسول ﷺ پر جس فرض کا بار رکھا گیا ہے اُس کا ذمہ دار وہ ہے، اور تم پر جس فرض کا بار ڈالا گیا ہے اس کے ذمہ دار تم

ہو اُس کی اطاعت کروگے تو خود ہی ہدایت پاؤگے یا سیدھا راستہ پا لو گے، اور رسول کے ذمے تو صاف صاف احکام خدا کا پہونچا دینا ہے﴾۔ارشاد باری ہے: ﴿**مَنْ يُطِعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ وَمَنْ تَوَلَّى فَمَا أَرْسَلْنَاكَ عَلَيْهِمْ حَفِيظًا**﴾ (النساء:80) ﴿جس نے رسول کا حکم مانا بیشک اس نے اللہ کا حکم مانا۔۔﴾ ارشاد باری ہے: ﴿**وَمَنْ يُطِعِ اللَّهَ وَالرَّسُولَ فَأُولَئِكَ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ وَحَسُنَ أُولَئِكَ رَفِيقًا**﴾ (النساء:69) ﴿جو اللہ اور رسول کی اطاعت کرے گا وہ ان لوگوں کے ساتھ ہوگا جن پر اللہ نے بڑا فضل وانعام فرمایا ہے یعنی انبیاء اور صدیقین اور شہداء اور صالحین، کیسے اچھے ہیں یہ رفیق جو کسی کو میسر آئیں﴾۔ارشاد باری ہے: ﴿**وَمَنْ يُطِعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيمًا** ﴾ (الاحزاب:172) ﴿اور جو شخص اللہ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرے گا تو بے شک بڑی مراد پائیگا﴾۔ارشاد باری ہے: ﴿**تِلْكَ حُدُودُ اللَّهِ وَمَنْ يُطِعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ يُدْخِلْهُ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا وَذَلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ**﴾ (النساء:13) ﴿یہ تمام احکام اللہ کي مقرر کي ہوئي حديں ہيں، اور جو شخص اللہ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرے گا اللہ اسکو ایسے بہشتوں اور باغوں میں داخل فرمائے گا جسمیں نہریں بہ رہی ہوں گی اس میں وہ ہمیشہ رہیں گے اور یہی ہے بڑی کامیابی﴾۔ارشاد باری

ہے: ﴿وَمَنْ يُطِعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ يُدْخِلْهُ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ وَمَنْ يَتَوَلَّ يُعَذِّبْهُ عَذَابًا أَلِيمًا﴾ (الفتح:17) ﴿اور جو شخص اللہ اور اسکے رسول کے فرمان پر چلے گا، اللہ انکو بہشتوں میں داخل فرمائے گا، جنکے تلے نہریں بہ رہی ہوں گی، اور جو رو گردانی کریگا اسے بڑے دکھ درد کی سزا دیگا﴾۔ارشاد باری ہے: ﴿إِنَّمَا كَانَ قَوْلَ الْمُؤْمِنِينَ إِذَا دُعُوا إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ أَنْ يَقُولُوا سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا وَأُولَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ * وَمَنْ يُطِعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيَخْشَ اللَّهَ وَيَتَّقْهِ فَأُولَئِكَ هُمُ الْفَائِزُونَ﴾ (المومنون:51-52) ﴿مومنوں کا کام تو یہ ہے کہ جب وہ اللہ اور رسول کی طرف بلائے جائیں تا کہ وہ انمیں فیصلہ کریں تو کہیں کہ ہم نے سنا اور مان لیا درحقیقت یہی لوگ فلاح پانے والے اور مراد کو پہونچنے والے ہیں﴾۔ارشاد باری ہے: ﴿وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ رَسُولٍ إِلَّا لِيُطَاعَ بِإِذْنِ اللَّهِ وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ جَاءُوكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللَّهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُولُ لَوَجَدُوا اللَّهَ تَوَّابًا رَحِيمًا﴾ (النساء:64) ﴿انہیں بتائیے کہ ہم نے رسول بھیجا ہی اسلئے ہے تاکہ اللہ کے حکم سے اس کی اطاعت کی جائے اور جب ان لوگوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا تھا، اگر یہ اس وقت آپ کے پاس آجاتے اور اللہ سے معافی مانگتے اور رسول بھی ان کے لئے معافی کی درخواست کرتے، تو یقینا اللہ کو بخشنے والا اور رحم کرنے والا پاتے﴾۔ارشاد باری ہے: ﴿وَمَا آتَاكُمُ

الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ﴾ (الحشر:7) ﴿جو چیز تم کو پیغمبر دیں وہ لے لو، اور جس سے منع کریں اس سے باز رہو، اور خدا سے ڈرتے رہو، بیشک اللہ سخت سزا دینے والا ہے﴾۔

اور پھر قرآن ہمیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکموں پر اترنے کی بھر پور تاکید کرتا ہے اس طور پر کہ اگر ہم نے انکا حکم نہیں مانا تو ہمارا ایمان ہی معتبر نہ ہوگا،ارشاد باری ہے: ﴿فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّى يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِي أَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا﴾ (النساء:65) ﴿تو اے محبوب ! تیرے رب کی قسم وہ مسلمان نہ ہوں گے جب تک اپنے آپس کے جھگڑے میں تمہیں حاکم نہ بنائیں، پھر جو کچھ تم حکم فرما دو اس پر اپنے دلوں میں بھی کوئی تنگی نہ محسوس کریں بلکہ سربسر تسلیم کرلیں اور جی سے مان لیں»۔ارشاد باری ہے: ﴿وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَلَا مُؤْمِنَةٍ إِذَا قَضَى اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَمْرًا أَنْ يَكُونَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ أَمْرِهِمْ وَمَنْ يَعْصِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا مُبِينًا﴾ (الاحزاب:36) ﴿اللہ اور اسکا رسول جب کسی بات کا فیصلہ کردے تو پھر کسی مومن مرد یا مومن عورت کو حق نہیں کہ وہ کچھ بھی ٹانگ اڑانے کی کوشش کریں، اور جو کوئی اللہ اور اسکے رسول کی نافرمانی کرے تو وہ صریح گمراہی میں پڑ گیا﴾۔

ارشاد ہوا: ﴿فَلْيَحْذَرِ الَّذِينَ يُخَالِفُونَ عَنْ أَمْرِهِ أَنْ تُصِيبَهُمْ فِتْنَةٌ أَوْ يُصِيبَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ﴾ (النور:63) ﴿تو جو لوگ ان کے حکم کی مخالفت کرتے ہیں ان کو ڈرنا چاہیئے کہ (ایسا نہ ہو کہ) ان پر کوئی آفت پڑ جائے یا تکلیف دینے والا عذاب نازل ہوجائے﴾۔ارشاد باری ہے: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَلَا تُبْطِلُوا أَعْمَالَكُمْ﴾ (محمد:33) ﴿مومنو! اللہ کا ارشاد مانو اور پیغمبر کی فرمانبرداری کرو،اور اپنے عملوں کو ضائع نہ ہونے دو﴾۔ارشاد باری ہے: ﴿ **يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَلَا تَوَلَّوْا عَنْهُ وَأَنْتُمْ تَسْمَعُونَ * وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ قَالُوا سَمِعْنَا وَهُمْ لَا يَسْمَعُونَ * إِنَّ شَرَّ الدَّوَابِّ عِنْدَ اللَّهِ الصُّمُّ الْبُكْمُ الَّذِينَ لَا يَعْقِلُونَ * وَلَوْ عَلِمَ اللَّهُ فِيهِمْ خَيْرًا لَأَسْمَعَهُمْ وَلَوْ أَسْمَعَهُمْ لَتَوَلَّوْا وَهُمْ مُعْرِضُونَ**﴾ (الأنفال:20-23) ﴿اے ایمان والو! اللہ اور اس کے حکم پر چلو اور حکم سننے کے بعد اس سے روگردانی یا سرتابی نہ کرو، اور ان لوگوں جیسے نہ ہونا جو کہتے ہیں کہ ہم نے حکم سن لیا حالانکہ وہ سنتے نہیں ہیں، یقینا اللہ کے نزدیک بدترین قسم کے جانور وہ بہرے گونگے لوگ ہیں جو عقل سے کام نہیں لیتے، اگر اللہ کو معلوم ہوتا کہ ان میں کچھ بھی نیکی کا مادہ ہے تو ضرور انکو سننے کی توفیق بخشتا لیکن بھلائی کے بغیر اگر وہ ان کو سُنواتا تو وہ منہ پھیر کر بھاگ جاتے››۔ ارشاد ربانی ہے: ﴿وَمَنْ

يَعْصِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا مُبِينًا ﴾ (الاحزاب:36) ﴿اور جو کوئی اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کرے تو وہ صریح گمراہی میں پڑ گیا﴾۔ارشاد باری ہے: ﴿**وَمَنْ يَعْصِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيَتَعَدَّ حُدُودَهُ يُدْخِلْهُ نَارًا خَالِدًا فِيهَا وَلَهُ عَذَابٌ مُهِينٌ**﴾ (النساء:14) ﴿اور جو اللہ اور اسکے رسول کی نافرمانی کرے گا اور اسکی مقرر کی ہوئی حدود سے نکل جائے گا اللہ اسے دوزخ میں ڈالے گا جہاں وہ ہمیشہ رہے گا، اور اسکو ذلت کا عذاب ہوگا﴾۔ ارشاد باری ہے: ﴿**وَمَنْ يَعْصِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَإِنَّ لَهُ نَارَ جَهَنَّمَ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا**﴾ (الجن:23) ﴿تو جو اللہ اور اس کے رسول کا حکم نہ مانے تو بیشک ان کے لئے جہنم کی آگ ہے ہمیشہ ہمیشہ اس میں رہیں گے﴾۔

اور حق سبحانہ وتعالی نے یہ بھی بتادیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے جو بھی رہنمائی آتی ہے وہ بر بنائے وحی ہی ہوتی ہے۔ارشاد باری ہے: ﴿**وَٱلنَّجْمِ إِذَا هَوَىٰ * مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَمَا غَوَىٰ * وَمَا يَنطِقُ عَنِ ٱلْهَوَىٰٓ * إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْىٌ يُوحَىٰ**﴾ (النجم:1-4) ﴿قسم ہے تارے کی جبکہ وہ غروب ہوا، اس پیارے چمکتے تارے محمد کی قسم! جب یہ معراج سے اترے، کہ تمہارے رفیق (محمد ﷺ) نہ رستہ بھولے ہیں نہ بھٹکے ہیں، اور نہ خواہش نفس سے منہ سے بات نکالتے ہیں، یہ تو خالص وحی ہے جو ان کے پاس بھیجی جاتی ہے۔

3حضرت مقدام بن معدی کرب رضی اللہ عنہنے آپ ﷺ سے روایت فرمایا: اور ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں: کان کھول کر سن لو! ایسا وقت بھی آنے والا ہے کہ بعض لوگ اپنی اپنی مسہریوں پر ٹیک لگائے بیٹھے ہوں گے، جب انکے پاس میری حدیث پہونچے گی تو کہیں گے ہمارے اور تمہارے لئے اللہ کی کتاب ہی کافی ہے، اسکے حلال کردہ چیزوں کو حلال جانیں گے اور حرام کردہ چیزوں کو حرام سمجھیں گے[1]۔تو اے لوگو! کان کھول کر سن لو! اللہ کے رسول -صلی اللہ علیہ وسلم-نے جن چیزوں کو حرام بتلایا وہ بھی ویسے ہی حرام ہے جیسے اللہ نے حرام کیا ہے، انکی حرمت بھی اللہ تعالی کی حرمت ہی کی طرح ہے۔ پھر حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ نے آپ -صلی اللہ علیہ وسلم-کا قول نقل فرمایا: فرمایا ان چیزوں کا ذکر چھوڑ دو جو میں نے بیان نہیں کیا ہے چونکہ تم سے پہلے کے لوگ صرف اسلئے ہلاک ہوئے کہ انہوں نے اپنے نبیوں پر سوالوں کی بوچھاڑ کر دی تھیں، اور انکی باتوں کو ماننے کے بجائے اختلاف کرنے لگے، چنانچہ جب بھی میں تجھے کسی بات سے روکوں تو فورا رک جایا

---

(1) - أخرجه الإمام الترمذي ‹‹سننه أبواب العلم، بَابُ مَا نُهِيَ عَنْهُ أَنْ يُقَالَ عِنْدَ حَدِيثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ– تحقيق أحمد محمد شاكر-››(5/38/ رقم2664) وقال: ‹‹هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الوَجْهِ۔

کرو، اسی طرح جب کسی بات کا حکم کروں تو بقدر طاقت اسے بجا لانے کی کوشش کرو[1]۔

پھر میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سوائے منکرین کہ میری ساری امت جنت میں داخل ہوگی، پوچھا گیا اے اللہ کے رسول! بھلا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی کوئی انکار کرسکتا ہے! تو ارشاد فرمایا: جس نے میری اطاعت کی وہ جنت میں داخل ہوگا، اور جس نے میری نافرمانی کی اسنے میرا انکار کیا[2]۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے لوگو ! میں نے تمہارے درمیان دوچیزیں چھوڑی ہیں جب تک انہیں پکڑے رہو گے کبھی گمراہ نہیں ہوگے، ایک اللہ کی کتاب، دوسری : اسکی نبی کی سنت[3]۔

---

(1) - أخرجه البخاري في «صحيحه» في الاعتصام بالكتاب والسنة، بَابُ الِاقْتِدَاءِ بِسُنَنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ(9/ 94/رقم7282) من حديث أبي هُرَيْرَةَ-رضي الله عنه.

(2) - أخرجه البخاري في «صحيحه» في الاعتصام بالكتاب والسنة، بَابُ الِاقْتِدَاءِ بِسُنَنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ(9/ 92/ رقم الحديث 7280) من حديث أبي هُرَيْرَةَ- رضي الله عنه-

(3) أخرجه الحاكم في «المستدرک» (171/1/رقم الحديث 318) من

حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں تمہیں اللہ سے ڈرنے کی وصیت کرتا ہوں، اور سمع وطاعت کی وصیت کرتا ہوں، گرچہ حبشی غلام ہی کیوں نہ ہو، تم میں سے جو بھی میرے بعد زندہ رہے گا وہ اختلافات کا ایک طوفان دیکھے گا، تو اس وقت میری سنت اور رشد وہدایت کے پیامبر خلفاء راشدین کی سنت کو لازم پکڑنا، اور اسے دانتوں تلے دبا لینا، اور ہاں دین میں نئ چیز کی ایجادات سے ڈرتے رہنا اس لئے کہ دین میں ہر نئ چیز کا پیدا کرنا بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے[1] ۔اور یہ بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کا ارشاد ہے: جس نے میری سنت سے اعراض کیا، وہ مجھ میں سے نہیں ہے[2]۔ اور یہ بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کا ارشاد ہے: جس نے میری اطاعت کی

حديث عبد الله بن عباس-رضي الله عنهما- وقال:وَذِكْرُ الِاعْتِصَامِ بِالسُّنَّةِ فِي هَذِهِ الْخُطْبَةِ غَرِيبٌ وَيَحْتَاجُ إِلَيْهَا». وَقَدْ وَجَدْتُ لَهُ شَاهِدًا مِنْ حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ، ثم أورده بعده، وقال الذهبي:احتج البخاري بعكرمة واحتج مسلم بأبي أويس عبد الله وله أصل في الصحيح.

(1) أخرجه أبو داود في «سننه» في السنة، باب في لزوم السنة (4/ 201/رقم الحديث4607) من حديث عرباض بن سارية-رضي الله عنه-

(2) متفق عليه، آخرجه البخاري في «صحيحه» في ا لكاح، باب الترغيب في ا لنكاح (7/ 2/رقم الحديث5063) ومسلم في «صحيحه» في ا لنكاح، بَابُ اسْتِحْبَابِ-

اس نے اللہ کی اطاعت کی اور جسنے میری نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی [1]۔

ابن رجب حنبلی [2] رحمۃ اللہ علیہ نے اِمَامِ أَحْمَد [3] رحمۃ اللہ علیہ کا قول نقل فرمایا: (اسلام کی بنیاد تین حدیثوں پر ہے ایک حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث: اعمال کا دارو مدار نیت پر ہے، دوسری حضرت عائشۃ صدیقۃ رضی اللہ عنہا کی حدیث: جس نے ہمارے دین میں کچھ بھی اضافہ کیا جو اسمیں سے نہیں ہے تو وہ کہنے والے کے منہ پر مار دیا جائیگا، اور تیسری حضرت نُعْمَانِ بْنِ

(1) متفق عليه، أخرجه البخاري في «صحيحه» في الأحكام، بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَ﴿أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الأَمْرِ مِنْكُمْ﴾ (61/9/رقم الحديث7137) ومسلم في «صحيحه» في الإمارة، بَابُ وُجُوبِ طَاعَةِ الْأُمَرَاءِ فِي غَيْرِ مَعْصِيَةٍ، وَتَحْرِيمِهَا فِي الْمَعْصِيَةِ (1466/3/رقم الحديث1835) من حديث أَبِي هُرَيْرَةَ-رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ-

(2) هو أبو الفرج، عبد الرحمن بن أحمد بن رجب السّلامي البغدادي ثم الدمشقيّ، المعروف بابن رجب الحنبلي حافظ للحديث، من العلماء. ولد في بغداد سنة 736ه- 1335م۔(الإعلام للزركلي295/3)نشر: دار العلم للملائين، الطبعة الخامسة عشرة 2002م۔

(3) هو أبوعبدالله أحمد بن محمد بن حنبل الشيباني الذهلي، ولد في بغداد سنة164ه، رابع الأئمة الأربعة عند أهل السنة والجماعة وصاحب المذهب الحنبلي في الفقه الإسلامي،توفي سنة 241ه (سير أعلام النبلاء).

يَسِّرِ رضی اللہ عنہ کی حدیث: حلال وحرام دونوں روز روشن کی طرح عیاں ہے[1]۔

اور پھر امام أبو داود السجستاني[2] رحمۃ اللہ علیہکا قول بھی نقل فرمایا: (فقہ اسلامی کا مدار پانچ حدیثوں پر ہے ان میں ایک «الحَلَالُ بَيِّنٌ وَالحَرَامُ بَيِّنٌ» حلال وحرام بالکل واضح ہے، اور دوسری «لَا ضَرَرَ وَلَا ضِرَارَ» تکلیف دو اور نہ تکلیف لو، اور تیسری «الأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ» اعمال کا دارو مدار نیت پر ہے، اور چوتھی «الدِّينُ النَّصِيحَةُ» دین نام ہے نصیحت کا، اور پانچویں: «مَا نَهَيْتُكُمْ عَنْهُ فَاجْتَنِبُوهُ» جس چیز سے میں نے تم کو روکا اس سے رک جاؤ ، «وَمَا أَمَرْتُكُمْ بِهِ فَأْتُوا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ» اور جس بات کا حکم فرمایا اسکو استطاعت بھر بجا لاؤ)[3]۔

حدیث شریف کی قدر ومنزلت اسکی بیش بہا قیمت اسکی حجیت کا انکار تو صرف منکر اور سرکش شخص ہی کر سکتا ہے۔تمام اہل علم کا اس بات پر اتفاق ہے کہ سنت نبویہ ہی شریعت کا

(1) جامع العلوم والحكم ت الأرنؤوط (1/ 61) ط/دار المعرفة، بيروت۔
(2) هو أَبُو دَاوُدَ سُلَيْمَانُ بنُ الأَشْعَثِ بنِ إِسْحَاقَ بنِ بَشِيْرِ بنِ شَدَّادٍ. مُحَدِّثُ البَصْرَةِ. إمام أهل الحديث في زمانه، أصله من سجستان، صاحب كتاب السنة وهو أحد الكتب الستة توفي بالبصرة 275ه(سير أعلام النبلاء203/13/رقم الترجمة117) ط/ الرسالة، الإعلام للزركلي: 122/3).
(3) جامع العلوم والحكم ت الأرنؤوط (63/1) ط/دار المعرفة، بيروت.

دوسرا سرچشمہ ہے، اسی وجہ سے اسکے حفظ وروایت تدوین وتخریج اور شرح واستنباطات کی جانب زبردست توجہ مبذول کی گئی، لیکن بعض کوتاہ نظر مقاصد شریعہ کو سمجھے بغیر صرف ظاہری نصوص کو سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں جو بلا شبہ انسان کو بہت سارے مسائل میں جمود وانغلاق کو دعوت دیتا ہے۔یہی کچھ اسباب ہیں جنہوں نے ہمیں جمود وانغلاق اور فکری حصار کے بند کو توڑنے پر مجبور کیا، اور اسی چیز نے ہمیں مقصدیت حدیث پر کچھ خامہ فرسائی کرنے پر اصرار بھی کیا، جسکی وجہ سے میں نے اپنے آپ کو اس موضوع پر قلم اٹھانے کا پابند بنا لیا۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ حدیث آئی ہی ہے قرآن شریف کی تشریح کرنے کیلئے، اسکو اتمام تک پہونچانے کیلئے، ارشاد باری ہے: ﴿**وَأَنْزَلْنَا إِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ إِلَيْهِمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ**﴾ (النحل:44) ﴿اور ہم نے یہ ذکر یعنی کتاب تم پر نازل کیا ہے تا کہ آپ لوگوں کے سامنے کھول کھول کر بیان کردیں شاید کہ وہ غور وفکر اور دھیان سے کام لیں﴾۔ ارشاد باری ہے: ﴿**وَأَنْزَلَ اللَّهُ عَلَيْكَ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ وَكَانَ فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكَ عَظِيمًا**﴾ (النساء:113) ﴿اللہ تعالی نے تجھ پر کتاب وحکمت اتاری ہے اور تجھ کو وہ کچھ بتایا ہے جو تمہیں معلوم نہ تھا اور اسکا تم پر بڑا بھاری فضل ہے﴾۔ارشاد باری ہے: ﴿هُوَ الَّذِي بَعَثَ فِي الْأُمِّيِّينَ رَسُولًا مِنْهُمْ يَتْلُو

عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَإِنْ كَانُوا مِنْ قَبْلُ لَفِي ضَلَالٍ مُبِينٍ﴾ (الجمعة:2) ﴿وہی تو ہے جس نے اَن پڑھوں میں انہی میں سے ایک رسول بھیجا، جو انہیں اُس کی آیات پڑھکر سناتا ہے، اُن کی زندگی سنوارتا ہے، اور اُن کو کتاب اور حکمت کی تعلیم دیتا ہے حالانکہ اس سے پہلے تو یہ لوگ صریح گمراہی میں تھے﴾۔ارشاد باری ہے: ﴿وَاذْكُرُوا نِعْمَتَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ وَمَا أَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِنَ الْكِتَابِ وَالْحِكْمَةِ يَعِظُكُمْ بِهِ وَاتَّقُوا اللَّهَ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ﴾ (البقرة:231) ﴿اور تم پر جو کتاب اور دانائی کی باتیں نازل کی ہیں جن سے وہ تمہیں نصیحت فرماتا ہے ان کو یاد کرو، اور اللہ سے ڈرتے رہو اور جان رکھو کہ اللہ ہر چیز سے واقف ہے﴾۔ارشاد باری ہے: ﴿وَاذْكُرْنَ مَا يُتْلَى فِي بُيُوتِكُنَّ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ وَالْحِكْمَةِ إِنَّ اللَّهَ كَانَ لَطِيفًا خَبِيرًا﴾ (الاحزاب:34) ﴿اور تمہارے گھروں میں جو اللہ کی آیتیں پڑھی جاتی ہیں، اور حکمت کی جو باتیں سنائی جاتی ہیں ان کو یاد رکھو،بے شک اللہ باریک بیں اور باخبر ہے﴾۔

امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ[1] اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ[2] اور دیگر علماء کرام اور مقتیان عظام نے آیت کریمہ میں حکمت سے حدیث ہی مراد لیا ہے۔ حکمت کے معنی کی تعیین وتوضیح کیلئے سورۃ بقرۃ کی آیت نمبر (۱۲۹) کی تفسیر مین تفسیر طبری اور تفسیر ابن کثیر کی طرف رجوع کیا جاسکتاہے۔

علماء فقہاء اور اصولیین نے حجیت حدیث کے بارے میں بڑی بڑی لمبی گفتگو فرمائی ہے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں: اللہ تعالی نے اپنے پیارے رسول کو اپنے دین اپنے فرض اپنی کتاب کا ایسا محور بنا دیا جسکی اطاعت ہر حال میں لازم ہوگئی، جس سے انحراف کی کوئی گنجائش باقی نہ رہی، اور اس طریقے سے آپکی فضیلت یہاں

---

(1) وہ أبو سعید حسن بن یسار بصری ہیں، بڑے تابعی تھے، بصرہ والوں کے امام تھے، اور اپنے زمانے کے بہت بڑے عالم تھے، وہ فقیہ فصیح دلیر زاہد علماؤں میں سے ایک تھے سنۃ 110ھ میں انکا انتقال ہو گیا (الأعلام للزرکلي 226/2)۔

(2) وہ أبو عبداللہ محمد بن ادریس بن عباس بن عثمان بن شافع ہاشمی قرشی مطلبی ہیں، اہل سنت والجماعۃ کے نزدیک وہ چار اماموں میں سے تیسرے امام ہیں، اور مذہب شافعی ان ہی کے دم سے معنون ہے، علم اصول الفقہ کے مؤسس بھی ہیں،150 غزۃ میں پیدا ہوئے اور سنۃ 204ھ میں مصر میں جان جان آفریں کے سپرد کر دیا، انکی تالیفات میں سے اأم ہے الرسالۃ ہے، اور بہی بھت سي کتابیں ہیں، (الأعلام للزرکلي 26/6)۔

تک بڑھ گئی کہ اگر کوئی آپ ﷺ کو بائی پاس کرنا چاہے تو اسکا ایمان ہی معتبر نہ ہو گا۔ارشاد باری ہے: ﴿إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ ثُمَّ لَمْ يَرْتَابُوا وَجَاهَدُوا بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أُولَئِكَ هُمُ الصَّادِقُونَ﴾ (الحجرات:15) ﴿مومن تو وہ ہیں جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لائے پھر شک مین نہ پڑے اور خدا کی راہ میں مال اور جان سے لڑے، یہی لوگ ایمان کے سچے ہیں﴾۔

امام الشافعی کا قول ہے: اللہ عز وجل نے اپنے اوپر کمال ایمان کے لئے نبی کریم ﷺ پر ایمان لانے کو ضروری قرار دے دیا، پس کوئی بندہ اللہ پر ایمان لائے اور اسکے رسول پر ایمان نہ لائے تو اسکو مؤمن کامل نہیں کہا جائے گا، مؤمن کامل کہلانے کیلئے اسکو رسول پر ایمان لانا ضروری ہوگا[1]۔اور یہ بھی ارشاد فرماتے تھے: میں نے کسی بھی ذی علم شخص کو جسے شریعت کا تھوڑا سا شد بد ہو یا تھوڑی سی بھی مناسبت ہو یہ کہتے ہوئے نہیں سنا کہ اللہ تعالی نے رسول اللہ ﷺ کی پیروی کو اور انکے سامنے سر تسلیم خم کرنے کو کیوں ضروری قرار دے دیا، اللہ عز وجل نے آپکی بعثت کے بعد کسی کیلئے سوائے پیروی کے اور کچھ گنجائش نہیں چھوڑی، اور کسی کی بات کے سننے کو لازم قرار نہیں دیا، ہاں

(1) الرسالة للإمام الشافعي، تحقيق: أحمد محمد شاكر (75/1) ط/دار الكتب العلمية، بيروت۔

اگر اللہ کی بات ہوگی یا حدیث رسول کی بات ہوگی تو بات سننی پڑےگی، اور ان دونوں کے علاوہ جن کی بھی بات ہو گی انہی کے اشارے پر مانی جائیگی، اور جو چیز اللہ تعالی نے ہمارے لئے یا ہمارے بعد کیلئے یا ہم سے پہلے کیلئے فرض کیا آپ ﷺ کی خبر کو تسلیم کرنے کے تعلق سے تو وہ ایک ہی ہے[1]۔

ابن حزم[2] ابن حزم اندلسیرحمۃ اللہ علیہارشاد فرماتےہیں: کہ کس قرآن میں آیا ہے کہ ظہر کی رکعات چار اور مغرب کی تین

---

(1) الأم للشافعي (7/ 287) كتاب جماع العلم، ط/دار المعرفة،بيروت۔

(2) وهو أبو محمد علي بن أحمد بن سعيد بن حزم الطاهري : اپنے زمانے میں اندلس کے سب سے بڑے عالم تھے، اسلام کے اماموں میں سے ایک تھے، جو لوگ انکے مذہب کی طرف منسوب ہوتے تھے انکو «الحزمية» کہا جاتا تھا، قرطبہ میں پیدائش ہوئی ، مکمل طور پر علم کی طرف یکسو ہوگئے تھے یہاں تک کہ چوٹی کے فقیہ باحثوں میں انکا شمار ہونے لگا تھا، ڈائرکٹ قرآن وحدیث سے مسئلہ مستنبط کرتے تھے، ہر طرح کے تکلفات سے پاک تھے، تقریبا چار سو مجلدات کتابیں لکھیں جو اسی ہزار صفحے پر مشتمل تھا، اور انہی کو کہا جاتا تھا «لسان ابن حزم وسيف الحجاج شقيقان». أشهر مصنفاته: «الفصل في الملل والأهواء والنحل - ط» وہ «المحلى - ط» في 11 جزءًا، فقه، و«جمهرة الأنساب- ط» و«الناسخ والمنسوخ- ط» و«الإحكام في أصول الأحكام، طوق الحمامة، حجة الوداع- ط» غير كامل، و«ديوان شعر- خ» انکی وفات سنہ 456ھ-1064م میں ہوئی، (الأعلام للزركلي 254/4).

ہیں، رکوع اسطرح کیا جائے گا سجدہ اس طرح کیا جائے گا، نماز میں اس طرح پڑھا جائے گا، اتنی مقدار میں پڑھا جائے گا، سلام اس طرح پھیرا جائے گا، روزوں میں ان چیزوں سے بچا جائے گا، زکوۃ کی ادائیگی اس طرح ہوگی، سونے اور چاندی کا زکوۃ اس اس طرح نکالا جائے گا، بکری، بیل، گائے کی زکاۃ اس طرح نکالی جائے گی، اور ان میں سے اس مقدار میں لیا جائے گا، اور زکاۃ لینے کی مقدار یہ ہوگی، اعمال حج اور وقوف عرفہ وغیرہ کی تفصیل کو کیسے جانا جائے گا، وہاں اور مزدلفہ میں نماز کیسے ادار کی جائے گی، اور رمی کیسے کی جائے گی، احرام کیسے باندھا جائے گا، اور کن چیزوں سے بچا جائے گا، چور کے ہاتھ کیسے کاٹے جائیں گے، شیر خوارگی سے حرمت کیسے ثابت ہوتی ہے؟، اور کھانے میں کیا کیا چیزیں حرام ہیں، ذبح کرنے اور قربانی دینے کی کیا کیا تفاصیل ہیں؟، اور احکام حدود کیا کیا ہیں؟، سود کیا ہے؟ اور اس کے نقصانات کیا کیا ہیں؟، قضایا اور اسباب قضایا کو کیسے حل کیا جائے گا؟، قسمیں کیا ہیں؟ اور کیسے کھائی جاتی ہیں؟، قیدی کون ہے؟ اور اس کے کیا کیا احکام ہیں؟، پوری عمر ہدیہ کرنے کی کیا کیا صورتیں ہیں؟ صدقات کیا ہے؟ اور کیسے دیئے جاتے ہیں؟ اسی طرح فقہ کے سارے ابواب ہیں، قرآن میں صرف اجمالا بیان کیا گیا ہے، اگر ہم اسکو ویسے ہی چھوڑ دیتے ہیں تو کبھی بھی

نہیں جان سکیں گے کہ ہمکو کیسے عمل کرنا ہے؟چونکہ ان ساری چیزوں میں سہارا نقل کا ہی لینا پڑتا ہے۔

امام شوکانی[1] رحمۃ اللہ علیہارشاد فرماتے ہیں: اہل علم کا اس بات پر اتفاق ہو چکا ہے کہ سنت پاک مستقل ضابطہ قانون ہے حلال وحرام میں اسکا درجہ قرآن ہی کی طرح ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے: سنو! مجھے قرآن کیساتھ اسی کے مثل ایک اور چیز دی گئی ہے یعنی حدیث شریف، جو قرآن سے الگ ہے، جیسے پالتو گدھوں کے گوشت کا حرام کرنا، اسی طرح ہر نوکیلے دانت والے درندے اور شکاری پرندے، اسکے علاوہ اور بہت ساری چیزیں ہیں، جس کا احاطہ کرنا دشوار ہے[2]۔ پھر ارشاد فرماتے ہیں: خلاصہ کلام یھی ہے کہ حدیث شریف کا مستقل حجیت ہونا ایک دینی ضرورت ہے اور اس کی مخالفت وہی شخص کر سکتا ہے جسکو اسلام کی کچھ بھی سوجھ بوجھ نہ ہو[3].

(1) محمد علي بن محمد بن عبداللہ الشوکاني، جو ایک بڑے فقیہ اور مجتھد ہیں، یمن کے بڑے علماء میں سے ایک ہیں،انکی سب سے شہرت یافتہ کتاب: نیل الأوطار،و فتح القدیر، و إرشاد الفحول إلی تحقیق الحق من علم الأصول ہیں، صنعاء ہی میں سنۃ 1759ھ-1834م میں انتقال ہوگیا، (الأعلام للزرکلي298/6)۔

(2) إرشاد الفحول إلی تحقیق الحق من علم الأصول (1/ 96) ط/دار الکتاب العربي۔

(3) إرشاد الفحول إلی تحقیق الحق من علم الأصول (1/ 97) ط/دار الکتاب العربي۔

امام آلوسي[1] -رحمۃ اللہ علیہ- ارشاد فرماتے ہیں: ''أطیعوا اللہ'' یعنی اوامر ونواہی میں اللہ کے حکم کو لازم پکڑو''، اور ''أطیعو الرسول'' یعنی وہ شخصیت جسے اللہ عز وجل نے صرف تبلیغ دین کے لئے ہی مبعوث فرمایا ہے ان کے اوامر ونواہی کو بھی لازم پکڑو، گرچہ اللہ کی اطاعت میں رسول کی اطاعت داخل ہو چکی تھی، لیکن صرف اللہ عز وجل نے آپکی شان کو بڑھانے کیلئے آپکی مستقل حیثیت اور ضرورت بتانے کیلئے، واہمس کے وہم کو کہ جو صرف قرآن میں ہے اسی کو ماننا ضروری ہے توڑنے کیلئے، اور اس بات کو بزور بازو باور کرانے کیلئے کہ آپ کی فرمانبرداری بھی مستقلا مطلوب ہے الگ سے ذکر فرمایا[2]۔

استاذ عبد الوہاب خلاف[3] رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں: سنت

---

(1) وہ أبو المعالی محمود شکري بن عبداللہ بن شہاب الدین محمود آلوسی حسینی ہیں، وہ ایک بہترین مفسر، فقیہ، مؤرخ، ادیب، اور شاعر ہیں، اصلاح کے داعیین میں سے ایک تھے، اپنے ہی ملک میں فتوی کی ذمہ داری بھی سنبھالی، «روح المعاني في تفسیر القرآن العظیم والسبع المثاني»، انکے مشہور مؤلفات میں سے ایک ہے، انکی وفات سنۃ 1270ھ-1854م میں ہوئی (الأعلام للزرکلي 172/7)۔

(2) «روح المعاني في تفسیر القرآن العظیم والسبع المثاني» (65/5)ط: دار إحیاء التراث العربي، بیروت۔

(3) عبد الوہاب خلاف، فقہ حنفی کے مشہور محدث فقیہ اور أصولی ہیں، قاہرہ کی کمیٹی «مجمع اللغۃ العربیۃ» کے رکن تھے، سنۃ 1888م میں پیدا ہوئے، انکی کئی مؤلفات ہیں، خاص کر کے اصول الفقہ میں، سنۃ 1375ھ میں وفات پاگئے۔

رسول کا کام قرآن میں آئے مختصر احکام کی تفسیر اور تفصیل ہے، یا تو مطلق کوئی بات کہی گئی، تو اسکی تقیید ہے یا کسی عام حکم کو مخصوص کیا گیا ہے چنانچہ یہی تفسیر وتقیید اور تخصیص کیوجہ سے اسے قرآن کا تبیان کہا جاتا ہے چونکہ اللہ تعالی نے اپنے پیغمبر کو قرآن کے نصوص کو بیان کرنے کا پورا حق دیا ہے۔ارشاد باری ہے: ﴿وَأَنْزَلْنَا إِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ إِلَيْهِمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ﴾ (النحل:44) ﴿ہم نے تم پر یہ کتاب نازل کی ہے تاکہ جو ارشادات لوگوں پر نازل ہوئے ہیں آپ اسے کھول کھول کر بیان کردیں، شاید کہ وہ غور وفکر کر لیں﴾۔یہیں سے یہ بات بھی چھن کر آگئی کہ نماز کی جو تشریح زکوۃ کی جو تفصیل حج بیت اللہ کی جو توضیح آئی ہے وہ اسی سنت کا دین ہے ، اسلئے کہ قرآن نے تو صرف نماز قائم کرنے، زکاۃ ادا کرنے اور بیت اللہ کے حج کا حکم دیا تھا، لیکن نماز کی رکعتوں کی تعداد نہیں بتائی تھی ، اسی طرح زکوۃ کا مقدار نہیں بتایا گیا اور نہ ہی حج کے مناسک کی تفاصیل ذکر کی گئی، آپ ﷺ کی عملی اور قولی سنت نے ہی ان تمام پہلووں پر واضح روشنی ڈالی ہے ۔ارشاد باری ہے: ﴿وَأَحَلَّ اللَّهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبَا﴾ (بقرہ:275) ﴿حالانکہ اللہ نے بیع (تجارت) کو حلال کیا ہے اور سو د کو حرام قرار دیا ہے﴾۔سنت ہی نے صحیح اور فاسد بیع کے بارے میں فرق بتایا، اللہ نے مردار کے کھانے کو حرام بتایا، لیکن سنت ہی یہ طے

کرے گی کہ اس سے مراد کون سی مردار ہے؟ وہی بتائے گی کہ سمندر کا مردار اس سے یقینا مستثنی ہے اسی طرح اور بہت ساری چیزیں ہیں جس کو سنت آکر بیان کرتی ہے جو یقینی طور پر اس کے متمم ہونے کو بتاتی ہے[1]۔جو کچھ بھی آیات و احادیث اور اقوال اہل علم گزر چکے ہیں، اسکی روشنی میں یہ کہنا بجا ہو گا کہ تمام اہل علم کا سنت کے رفعت شان پر اتفاق ہے، اسکی حجیت پر اتفاق ہے، اسکے قرآن کے شارح ومفسر و مبین اور متمم ہونے پر اتفاق ہے اس بارے میں اختلاف صرف وہی کرے گا جو نرا جاہل، بدمعاش، ہلڑ باز ہو گا جنکی باتوں پر دھیان دینا کسی حماقت سے کم نہیں۔

❋ ❋ ❋

(1) علم أصول الفقه عبد الوهاب خلاف ص40، ط: مطبعة المدني بمصر.

پیغمبر انسانیت کے بارے میں ﷺ

ہمارے نبی محمد ﷺ انسانیت کے نبی اور اسکے پیغمبر ہں، خواہ اس طور پر کہ اللہ عز وجل نے آپ ﷺ کو پورے جہاں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا تھا، یا اس بنا پر کہ اللہ تعالی نے آپ ﷺ کو پوری انسانیت کے لئے بشیر ونذیر بنا کر بھیجا تھا۔ ارشاد باری ہے: ﴿وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا كَافَّةً لِلنَّاسِ بَشِيرًا وَنَذِيرًا﴾ (سبأ: ۲۸) ﴿اور اے محمد ﷺ ہم نے آپکو تمام لوگوں کے لئے خوشخبری سنانے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے››۔ اور جیسا کہ آپ ﷺ خود ہی ارشاد فرمایا ہے :›› مجھ سے پہلے انبیاء کرام خاص قوم کی طرف بھیجے جاتے تھے، اور مجھے تمام اقوام کیلئے بھیجا گیا ہے، اور مجھے شفاعت بھی دی گئی ہے﴾[1]۔ یا اس بنا پر عمومیت تھی کہ آپکا پیغام رحمت چہار جانب سے انسانیت کو اور اس کی تکریم کو بغیر رنگ ونسل، ذات پات اور زبان کے بھید بھاؤ کے سموئے ہوا تھا۔ارشاد باری ہے: ﴿وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِي

---

(1)(2) متفق عليه، أخرجه البخاري في «صحيحه» في التيمم، باب منه (74/1رقم الحديث 335) ومسلم في «صحيحه» في أول كتاب المساجد ومواضع الصلاة،باب جُعلت لي الأرض مسجدًا وطهورًا (370/1رقم 521)

آدَمَ﴾ (الإسراء:70) ﴿اور ہم نے بنی آدم کو عزت بخشی﴾۔یا آپ ﷺ کا انسانی پرواز کیلئے اپنے تمام معاملات وتصرفات میں کشادہ قلبی کے بنا پر بے پایاں مراعات کی وجہ سے۔

اور یہ انسانی بلندی ہمارے پیارے نبی محمد ﷺ کی زندگی میں آپکے صحابہ کرام وازواج مطہرات، پوتوں اور عام لوگوں کے ساتھ معاملات سے روز روشن کی طرح عیاں ہوتی بلکہ کھل کر ظاہر ہوتی ہے، چونکہ آپ ﷺ اپنے اہل کے لئے لوگوں میں سب سے بہتر تھے یعنی سب سے بہتریں شوہر تھے، اور ام المؤمنین حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہاکے بارے میں خود آپﷺ ہی کا اعتراف ہے: ‹‹وہ اسوقت میرے اوپر ایمان لائی جب لوگوں نے میرا انکار کیا، اور مجھے سچا جانی جب کہ لوگوں نے مجھے جھٹلایا، اور اپنے مال کے ذریعے میری غمخواری کی جب کہ لوگوں نے مجھے محروم کر رکھا تھا، اور اللہ نے مجھے انہی کے بطن سے اولادیں دیں جبکہ دوسری عورتوں سے نہ ہوسکا››[1] ۔اور آپﷺ زندگی میں اور مرنے کے بعد بھی برابر اسکے وفادار

---

(1) حدیث صحیح ہے أخرجہ الإمام أحمد فی ‹‹مسندہ››، ط الرسالة (41/ 356/ رقم الحديث 24864) من حديث عائشة الصديقة-رضي الله عنها-، وأخرجه البخاري في ‹‹صحيحه›› في مناقب الأنصار، بَابُ تَزْوِيجِ النَّبِيِّ -صلى الله عليه وسلم- خَدِيجَةَ وَفَضْلِهَا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا (5/ 38/ رقم الحديث 3818)۔

رہے، چنانچہ آپ ﷺ انکی سہیلیوں کا اور وہ جو انکے زمانے میں آتی تھی بے حد اکرام فرماتے تھے، ایک دن ایک بوڑھی آپ ﷺ کے گھر میں تشریف لائیں، تو آپ ﷺ نے ان سے پوچھا : آپ کون ہیں؟ تو فرمائی: میں جثامہ مزنیۃ ہوں، تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: نہیں آپ حسانہ مزنیہ ہیں، پھر پوچھا: آپ لوگ کیسے ہیں؟ آپکے احوال کیسے ہیں؟ ہمارے بعد کیسے تھے؟تو انہوں نے کہا :میں ٹھیک ہوں، اے اللہ کے رسول میری ماں آپ ﷺ پر قربان ہو۔جب وہ چلی گئی، تو حضرت عائشہ صدیقۃ رضی اللہ عنہانے ارشاد فرمایا: اے اللہ کے رسول آپ اس بوڑھی پر اتنی توجہ دیتے ہیں!، تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ تو حضرت خدیجہرضی اللہ عنہا کے زمانے میں آتی تھی، اچھا خیال رکھنا تو ایمان کی علامت ہے یا ایمان کا جز ہے[(1)]۔

اسی طرح آپ ﷺ اپنے پوتوں سے بھی بے حد محبت کرتے تھے اور ان کا خاص خیال رکھتے تھے ، حضرت أبو بکرۃ۔ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو منبر پر دیکھا ہے اس حال میں کہ حسن رضی اللہ عنہ ان کے پہلو میں تھے ایک مرتبہ لوگوں کی طرف متوجہ ہوتے تھے تو دوسری مرتبہ پیارے پوتے حضرت حسن رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہوتے تھے، اور ارشاد فرماتے تھے: یہ میرا پوتا سردار ہے

---

(1) أخرجه الحاكم في «المستدرك على الصحيحين» (62/1/رقم40)، ووفقه الذهبي في التلخيص.

اور جلد ہی اللہ عز وجل اس کے ذریعہ مسلمانوں کی دو بڑی جماعتوں کے درمیان صلح فرمائے گا[1]۔ایسی طرح حضرت اقرع بن حابس –رضي الله عنه- سے مروی ہے کہ انہوں نے آپ ﷺ کو حضرت حسن رضی اللہ عنہ کو بوسہ لیتے ہوئے دیکھا، تو گویا ہوئے:» اے اللہ کے رسول ﷺ میرے پاس تو دس بچے ہیں، لیکن آج تک میں نے کسی کو بوسہ نہیں دیا ، تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: «جو رحم نہیں کرتا وہ رحم کھانے کے قابل بھی نہیں ہے»[2] ۔یا آپ ﷺ نے یہ جملہ ارشاد فرمایا : «کیسے میں تمہارے دل میں رحمت ڈال دوں جبکہ اللہ تعالی نے تمکو اس سے محروم کر دیا ہے، یا یہ کہ میں تمہارے دل میں رحمت نہیں ڈال سکتا جبکہ اللہ تعالی نے اس کو تم سے چھین لیا ہے»[3] ۔

(1) أخرجه البخاري في «صحيحه» في الصلح،بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ-صلى الله عليه وسلم- لِلْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: (3/ 186/رقم الحديث 2704)
(2) أخرجه البخاري في «صحيحه» في الأدب، بَابُ رَحْمَةِ الوَلَدِ وَتَقْبِيلِهِ وَمُعَانَقَتِهِ (7/8/رقم الحديث5997) من حديث الأقرع بن حابس-رضي الله عنه-
(3) أخرجه البخاري في «صحيحه» في الأدب، بَابُ رَحْمَةِ الوَلَدِ وَتَقْبِيلِهِ وَمُعَانَقَتِهِ (8/ 7/رقم الحديث 5998) ومسلم في «صحيحه» في الفضائل، بَابُ رَحْمَتِهِ-صلى الله عليه وسلم- الصِّبْيَانَ وَالْعِيَالَ وَتَوَاضُعِهِ وَفَضْلِ ذَلِكَ (1808/4/رقم2317) من حديث عائشة- رضي الله عنها۔

اور آپ ﷺ لوگوں کے لئے سب سے رحیم تھے خاص کر بچوں اور کمزورں کیلئے سب سے زیادہ شفقت کرنے والے تھے۔آپ ﷺ کا ارشاد ہے: «میں نماز کیلئے کھڑا ہوتا ہوں اور نماز کو لمبی کرنا چاہتا ہوں، اور اسی اثناء میں بچے کے رونے کی آواز سنتا ہوں تو میں اپنی نماز کو مختصر کرلیتا ہوں اس اندیشہ سے کہ کہیں اس کی ماں مشقت میں نہ پڑ جائے»[1]۔ پھر آپ ﷺ امت کو نماز مختصر کرنے کی تلقین کرتے ہیں۔ارشاد فرمایا: امام کو چاہیئے کہ ہلکی نماز پڑھائے، اس لئے کہ نمازیوں میں بیمار کمزور اور حاجت مند بھی ہوتے ہیں[2]۔

اور یہ ہمارے پیغمبر محمد ﷺ ہیں جنکی آنکھیں اپنے بیٹے ابراہیم کی وفات کی وجہ سے ڈبڈبا رہی ہیں، تو حضرت سیدنا عبد

---

(1) أخرجه البخاري في «صحيحه» في الأذان بَابُ مَنْ أَخَفَّ الصَّلَاةَ عِنْدُ بُكَاءِ الصَّبِيّ (1/ 143/رقم الحديث707) ومسلم في «صحيحه» في الصلاة، باب أمر الأئمة بتخفيف الصلاة،باب تخيف الصلاة لبكاءِ الصبي (1/ 342/ رقم الحديث 470) قَالَ أَنَسٌ: «كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْمَعُ بُكَاءَ الصَّبِيّ مَعَ أُمِّهِ وَهوَ فِي الصَّلَاةِ، فَيَقْرَأُ بِالسُّورَةِ الْخَفِيفَةِ، أَوْ بِالسُّورَةِ الْقَصِيرَةِ۔

(2) متفق عليه، أخرجه البخاري في «صحيحه» في العلم، بَابُ الغَضَبِ فِي المَوْعِظَةِ وَالتَّعْلِيمِ إِذَا رَأَى مَا يَكْرَهُ (30/1/رقم الحديث 90) من حديث أبي مسعود الأنصاري- رضي الله عنه-، والامام مسلم في «صحيحه» في الصلاة، ب باب أمر الأئمة بتخفيف الصلاة (رقم الحديث1074).

الرحمن بن عوف ارشاد فرماتے ہیں، اے اللہ کے رسول ﷺ آپ بھی ایسا کر رہے ہیں؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا : اے عوف کے بیٹے یہ تو رحمت کا معاملہ ہے، بیشک آنکھیں ڈبڈبا رہی ہیں، اور دل چور چور ہو رہا ہے، اسکے بعد بھی ہم وہی کہیں گے جو ہمارے رب کو پسند ہے، اے ابراہیم بلاشبہ تیرے جانے سے ہم رنجور ہیں[1]۔

ایک مرتبہ آپ ﷺ نے لمبا سجدہ فرمایا، جب آپ ﷺ نے نماز پوری کر لی، تو لوگوں نے کہا اے اللہ کے رسول ﷺ آپ نے دوران نماز بہت لمبا سجدہ فرمایا، تو ہمیں یہ گمان ہونے لگا کہ کوئی بات تو پیش نہیں آگئی! یا کوئی وحی آپکی طرف کی جارہی تھی، تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ سب باتیں نہیں تھیں، بس بات یہ تھی کہ میرا نواسہ میرے اوپر چڑھ گیا تھا، تو میں نے چاہا کہ وہ اپنی ضرورت پوری کر لے پھر میں سجدہ سے سر اٹھاؤں[2]۔حضرت أبو قتادۃ انصاری رضی اللہ عنہ آپ ﷺ

---

(1) أخرجه البخاري في «صحيحه» في الجنائز، بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ -صلى الله عليه وسلم-«إِنَّا بِكَ لَمَحْزُونُونَ» (83/2/رقم الحديث 1303) ومسلم في الفضائل باب رحمته -صلى الله عليه وسلم-الصبيان والعيال (1807/4/ رقم 2315) من حديث أنس بن مالك- رضي الله عنه-

(2) أخرجه الإمام النسائي في «سننه» في التطبيق، بَابُ هَلْ يَجُوزُ أَنْ تَكُونَ سَجْدَةٌ أَطْوَلَ مِنْ سَجْدَةٍ (229/2/رقم الحديث 1141) من حديث شداد- رضي الله عنه-

سے روایت کرتے ہیں: کہ آپ ﷺ نماز پڑھ رہے تھے اور اپنی نواسی امامہ بنت زنیب رضی اللہ عنہما کو اٹھائے ہوئے تھے، جب سجدہ کرتے تو رکھ دیتے پھر جب کھڑے ہوتے تو اٹھا لیتے۔

ایک مرتبہ آپ ﷺ منبر پر خطبہ دے رہے تھے تو اتنے میں اپنے دونوں نواسوں حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہما کو لڑکھڑاتے ہوئے اپنی طرف آتے ہوئے دیکھا، تو منبر سے اتر گئے اور ان دونوں کو بوسہ دیتے ہوئے اٹھالیا[1] ۔ حضرت عبد اللہ بن بریدۃ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے اپنے باپ ابو بریدہ رضی اللہ عنہ سے کہتے ہوئے سنا: رسول اللہ ﷺ ہمیں خطبہ دے رہے تھے کہ اتنے میں حسن اور حسین رضی اللہ عنہما سرخ قمیص پہنے ہوئے ڈگمگاتے ہوئے آپہونچے تو آپ ﷺ منبر سے اتر گئے اور ان دونوں کو اٹھا کر اپنے سامنے بٹھا لیا پھر فرمایا: اللہ نے سچ فرمایا: ﴿إِنَّمَا أَمْوَالُكُمْ وَأَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ﴾ (الأنفال:28) تمہارا مال اور اولاد بڑی آزمائش ہے[2] ۔

---

(1) أخرجه البخاري في «صحيحه» في الصلاة، بَابُ إِذَا حَمَلَ جَارِيَةً صَغِيرَةً عَلَى عُنُقِهِ فِي الصَّلَاةِ (109/1/رقم الحديث 516) ومسلم في «صحيحه» في المساجد ومواضع الصلاة، باب جواز حمل الصبيان في الصلاة (رقم الحديث 543).

(2) أخرجه أبو داود في «سننه» في الصلاة، باب الإمام يقطع الخطبة للامر يحدث (290/1/ رقم1109) والإمام الترمذي في «جامعه» في المناقب، باب مناقب الحسن والحسين عليهما السلام (658/5/ رقم الحديث 3774) من حديث أبي بريدة- رضي الله عنه-، وقال: «هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ إِنَّمَا

اسکے بعد آپ ﷺ نے فرمایا : میں نے ان دونوں آنکھوں کے تاروں کو آتے ہوئے اور ٹھوکر کھا کر گرتے ہوئے دیکھا تو میں صبر نھیں کرسکا، تو اپنی گفتگو روک دی، اور انھیں اٹھا لیا۔اور آپ ﷺ حضرت ابو بکر الصدیقرضی اللہ عنہ کے بارے میں کہا کرتے تھے: أبو بکررضی اللہ عنہ سے زیادہ کسي کا میرے اوپر جان ومال کا احسان نھیں ہے۔آپ ﷺ نے ارساد فزمایا: أبو بکررضی اللہ عنہ سے زیادہ کسی کا میرے اوپر جان ومال کا احسان نہیں ہے !، اگر میں لوگوں میں کسی کو دوست بناتا تو وہ أبو بکر الصدیق رضی اللہ عنہ کی شخصیت تھی، لیکن اسلام کی دوستی کافی ہے، لھذا اس مسجد کے سارے دروازے کو بند کردو سوائے أبو بکر الصدیقرضی اللہ عنہکے دروازے کو(1)-اور ایک روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ عز وجل نے مجھے تم لوگوں کی طرف بھیجا تو تم نے کہا کہ آپ جھوٹ بول رہے ہیں، لیکن ابو بکر تنہا وہ شخص ہے جنھوں نے کہا تھا کہ اے اللہ کے رسولﷺ آپ ہی سچ بول رہے ہیں، پھر انھوں نے مجھے اپنے جان ومال سے تسلی دی، اور جو کچھ ان سے بن پڑا میرے لئے کیا، تو کیا تم

نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ»، ولكن قال الألباني: صحيح.

(1) أخرجه البخاري في «صحيحه» في الصلاة: بَابُ الْخَوْخَةِ وَالْمَمَرِّ فِي الْمَسْجِدِ (100/1/رقم الحديث467) من حديث ابن عباس-رضي الله عنهما- والترمذي في» جامعه» (608/5/رقم3660) من حديث أبي سعيد الخدري –رضي الله عنه- ولفظ الترمذي «إن من أمن الناس على في صحبته وماله أبو بكر»۔

لوگ میرے لئے میرے جگری دوست کو چھوڑ سکتے ہو؟،اسکے بعد انکو تکلیف نہ دی گئی[1]۔

اور آپ ﷺ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے بارے میں کہتے تھے: سلمان تو اہل بیت میں سے ہیں[2]۔اور فتح جنین کے بعد جب حضرت سیدنا جعفر بن أبی طالب لوٹے تو آپ ﷺ نے ان کو دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا،اور اپنے سینے سے لگا لیا، اور پھر ارشاد فرمایا: مجھے سمجھ نہیں آرہا ہے کہ مجھے فتح خیبر کی زیادہ خوشی ہے یا حضرت سیدنا جعفر بن أبی طالب کی آمد کی[3]۔

آپ ﷺ نے ایک ہی وقت میں انسانی سخاوت بھی سکھائی اور اعلی ذوق بھی عطا کیا، چنانچہ ارشاد فرمایا: بھلی چیز کو گھٹیا مت گردانو، ہو سکے تو کم ازکم اپنے بھائی سے خندہ پیشانی سے

---

(1) أخرجه البخاري في «صحيحه» في كتاب أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم، بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا» (5/5/رقم الحديث3661) من حديث أبي الدرداء-رضي الله عنه-

(2) أخرجه الطبراني في «الكبير» (212/6/رقم الحديث 6040) والحاكم في «المستدرك» (691/3/رقم6539)من حديث مصعب بن عبدالله-رضي الله عنه-

(3) أخرجه الحاكم في «المستدرك» الهجرة الأولى إلى الحبشة (681/2/رقم4249) من حديث جابر بن عبد الله –رضي الله عنه-وقال: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ»، ووافقه الذهبي.

ہی مل لیا کرو[1]۔ایک دوسری جگہ ارشاد فرمایا: اے مسلمان کی عورتو! کوئی پڑوسن اپنے پڑوسن (ھدیہ) کو کمتر نہ سمجھے اگر چہ وہ بکری کا کھر ہی کیوں نہ پیش کرے[2]۔ ٹیس دینے والی اپنی کمزور مالی حیثیت کو دیکھ کر دینے سے نہ شرمائے، بسا اوقات ایک درہم ہزار درہم پر بھاری ہو جاتا ہے۔آپ ﷺ کا ارشاد ہے : جو پاکیزہ کمائی سے ایک کھجور صدقہ کرتا ہےاور اللہ تو صرف پاکیزہ مال ہی قبول کرتاہے تو اللہ تعالی اسکو داہنے ہاتھ سے قبول فرماتا ہے پھر دینے والے کے لئے بڑھاتا ہی چلا جاتا ہے یہاں تک کہ پہاڑ کے بقدر ہو جاتا ہے جس طرح تم لوگ اپنے گھوڑے کے بچے کو پالتے پوستے ہو[3]۔ یا لینے والے کی جانب سے وہ خیر برابر بڑھتی ہی رہتی ہے، اس لئے مناسب نہیں ہے کہ ہم دینے والے

---

(1) أخرجه مسلم في «صحيحه» في البر والصلة والآداب، بَابُ اسْتِحْبَابِ طلاقَةِ الْوَجْهِ عِنْدَ اللِّقَاءِ (2026/4/ رقم الحديث 2626) من حديث أبي ذر-رضي الله عنه-

(2) أخرجه البخاري في «صحيحه» كِتَابُ الهِبَةِ وَفَضْلِهَا وَالتَّحْرِيضِ عَلَيْهَا (153/3/رقم2566) ومسلم في «صحيحه» في الزكاة، بَابُ الْحَثِّ عَلَى الصَّدَقَةِ، وَلَوْ بِالْقَلِيلِ وَلَا تَمْتَنِعُ مِنَ الْقَلِيلِ لِاحْتِقَارِهِ (714/2/رقم1030) من حديث أبي هريرة —رضي الله عنه-

(3) أخرجه البخاري في «صحيحه» في الزكاة، بَابُ الصَّدَقَةِ مِنْ كَسْبٍ طَيِّبٍ لِقَوْلِهِ: وَيُرْبِي الصَّدَقَاتِ (108/2/رقم1410) ومسلم في «صحيحه» في الزكاة، بَابُ قَبُولِ الصَّدَقَةِ مِنَ الْكَسْبِ الطَّيِّبِ وَتَرْبِيَتِهَا (702/2/رقم 1014) من حديث أبي هريرة-رضي الله عنه-

یا ہدیہ پیش کرنے والے کو مشقت میں ڈال دیں، بلکہ ہمیں انکے پیش قدمی کا شکریہ ادا کرنا چاہئے گرچہ کم ہی کیوں نہ ہو؟آپ ﷺ کا ارشاد ہے: جو لوگوں کا شکریہ ادا نہیں کرتا وہ اللہ کا بھی شکریہ ادا نہیں کر سکتا[1]-اور اسی خبر کی حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہمانے سورۃ انعام کی تفسیر میں اپنے دس وصیتوں میں تاکید فرمائی ہے۔

یہاں سے یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہو جاتی ہے کہ ہمارا انسانی اقدار کو بلند کرنا اسکو پروان چڑھانا کوئی ثانوی درجہ کی چیز نہیں ہے بلکہ یہ کام ہمارے عقیدہ کا حصہ ہے بلکہ ہمارے اصل دین میں شامل ہے جس کے ذریعے ہم اللہ عز وجل کی اطاعت کرتے ہیں۔

اس اقدار کا تقاضا یہ ہے کہ ہم لوگ تمام انسانیت کی بھلائی کے لئے ایک دوسرے کے کام آئیں، تعاون کریں، ایک دورسرے کا ہاتھ بٹائیں، نہ کہ آپس میں خون خرابہ کریں آپس میں مزاحمت کرنے ہی میں ساری طاقتیں صرف کر دیں، اور بعض بعض کو اڑانے کی یا کمزور کرنے یا ملیا میٹ کرنے کی کوشش کریں یا صفحہ ہستی سے مٹانے کی باتیں کریں، جو کہ کسی اعتبار سے مناسب

(1) أخرجه الترمذي في «جامعه» في البر والصلة، بَابُ مَا جَاءَ فِي الشُّكْرِ لِمَنْ أَحْسَنَ إِلَيْكَ (4/339/رقم1955) من حديث أبي سعيد-رضي الله عنه- وقال: حديث حسن۔

نہیں ہے اللہ ہمیں دین کی صحیح سمجھ نصیب فرمائے آمین۔اللہ عز وجل کا ارشاد ہے: ﴿يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَاكُمْ مِنْ ذَكَرٍ وَأُنْثَى وَجَعَلْنَاكُمْ شُعُوبًا وَقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوا﴾ (الحجرات:13) ﴿ اے لوگو ہم نے تم کو ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا ہے، پھر تمہاری قومیں اور برادریاں بنادیں تاکہ ایکدوسرے کو شناخت کرو﴾۔

اگر آج عالم انسانیت بھوک، فقر، کو ختم کرنے کیلئے اور ترقی کو پروان ٹرپھانے کیلئے ان پیسوں کا جو لڑائی جھگڑے پر، جنگ وجدال پر، اور تخریب وتدمیر میں صرف کرتے ہیں دسواں حصہ بھی خرچ کرتی تو انسانیت کی حالت کچھ اور ہی ہوتی، اور وہ اپنے دین ودنیا میں نہایت ہی خوشحال نظر آتی۔

***

آپ ﷺ کی محبت کے بارے میں، جو ایمان کا اٹوٹ حصہ ہے

آپ ﷺ سے محبت ایمان کا اٹوٹ حصہ ہے، حضرت عبد اللہ بن ھشام رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: قَالَ: ایک مرتبہ ہم لوگ نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھے اور آپ ﷺ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑے ہوئے تھے، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ آپ میری ذات کے سوا ہر چیز سے زیادہ محبوب ہیں، تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: نہیں عمر تمہارا ایمان ابھی تک مکمل نہیں ہوا! خدا کی قسم جسکے قبضہ میں محمد ﷺ کی جان ہے: تم میں کوئی شخص اس وقت تک مؤمن ہو ہی نہیں سکتا جب تک وہ مجھے اپنی جان سے بھی زیادہ عزیز نہ جان لے، تو اسپر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے برجستہ کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ اب تو آپ ﷺ مجھے اپنی جان سے بھی زیادہ محبوب ہیں، تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اب ہوئی نہ بات! یعنی اب تمہارا ایمان مکمل ہوگیا اور تم اتمام کو پہونچ گئے (۱)۔

---

(1) [أخرجه البخاري في «صحيحه» في الأيمان والندور، باب: كَيْفَ كَانَتْ يَمِينُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (8/ 129/رقم 6632) من حديث عَبْدِ اللَّهِ بْنِ هِشَامٍ رضي الله عنه

ایک دوسری جگہ آپ ﷺ ارشاد فرماتے ہیں: جس شخص کے اندر تین خصلتیں ہوں گی وہی ایمان کی چاشنی محسوس کرے گا:

نمبرا -اللہ اور اسکا رسول ان کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب ہو، نمبر2 -اگر کسی سے محبت کرے تو صرف اللہ کے لئے محبت کرے، نمبر ۳ -اور کفر والے کام کی طرف جانا ایسا ہی ناپسند کرے جس طرح وہ اپنے آپ کو آگ میں پھینکے جانے کو ناپسند کرتا ہے(۱) -ایک دوسری جگہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ آپ ﷺ روایت کرتے ہیں: ایک شخص آپ ﷺ کے دربار میں سوال کرتے ہوئے حاضر ہوا: قیامت کب آئیگی؟تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم نے اس کے لئے کیا تیاری کی ہے؟ تو اس شخص نے کہا کہ کچھ بھی نہیں سوائے اس کے کہ میں اللہ اور اسکے رسول سے محبت کرتا ہوں، تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: پھر تو تمہارا حشر انہی کے ساتھ ہو گا جن سے تم نے محبت کی ہے. تو حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں مجھے کسی

---

(1) أخرجه البخاري في «صحيحه» في الإيمان، باب حلاوة الإيمان (12/1/ رقم16) ومسلم في «صحيحه» (66/1/رقم43) الإيمان باب بيان خصال من اتصف بهن وجد حلاوة الإيمان، منْ حديث أَنَس بْنِ مَالِكٍ -رَضِيَ اللهُ عَنْهُ-

بات سے اتنی خوشی نہیں ہوئی جتنی خوشی مجھے آپ ﷺ کے اس قول سے ہوئی، اور میں تو بیشک آپ ﷺاور أبو بکر وعمر رضی اللہ عنہما سے محبت کرتا ہوں، تو میں تو امید یہی کرتا ہوں کہ محبت کی وجہ سے میں ان ہی لوگوں کے ساتھ جنت میں بھی رہوں گا ان شاء اللہ گرچہ میرے اعمال انکی طرح نہیں ہیں[1]۔

اور یہ قول حضرت امام شافعی-رحمۃ اللہ علیہ- کی طرف منسوب کیا جاتا ہے[2]

(1) أخرجه البخاري في «صحيحه» في كتاب أصحاب النبي ﷺ، بَابُ مَنَاقِبِ عُمَرَ بْنِ الخَطَّابِ أَبِي حَفْصٍ القُرَشِيِّ العَدَوِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ (12/5/ رقم3688) ومسلم في «صحيحه» في البر والصلة والآداب، باب المرء من أحب (2032/4/رقم2639) منْ حديث أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ -

(2) ان اشعاروں کو حافظ مناوی رحمۃ اللہ علیہ نے «فیض القدیر» میں (3/ 265/رقم3351) امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی طرف منسوب کیاہے، حافظ مناوی رحمۃ اللہ علیہ کا پورا نام «زين الدين محمد المدعو بعبد الرؤوف بن تاج العارفين بن علي بن زين العابدين الحدادي ثم المناوي القاهري» لیکن حافظ أبو یعنم رحمۃ اللہ علیہ نے «حلية الأولياء وطبقات الأصفياء» (8/ 170) میں انہیں عبد اللہ بن المبارک کی طرف منسوب کیا ہے اور أبو یعنم رحمۃ اللہ علیہ کے الفاظ یہ ہیں جو انہوں نے اپنی سند سے نقل کیا ہے۔

أحب الصالحين ولست منهم. . . لعلي أن أنال بهم شفاعه

میں صالحین سے محبت کرتا ہے گرچہ میں ان میں سے نہیں ہوں۔امید کہ میں ان کی سفارش پالوں۔

وأكره من بضاعته المعاصي. . . وإن كنا سواء في البضاعة

اور میں اس شخص کو نا پسند کرتا ہوں جسکی پونجی گناہ ہوتا ہے، گرچہ ہم لوگ اس پونجی میں بھی برابر ہیں.

یہ تو صالحین سے محبت کا حال ہے تو حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کا حال کیا ہوگا! جو کہ باتفاق مخلوق میں سب سے بہتر ہیں، تو ہم کیسے ان سے محبت نہ کریں اور انکی محبت میں نہ گھلیں، وہ وہی ہیں جس کے ذریعے اللہ عز وجل نے ہمیں تاریکیوں سے روشنی میں لایا، اور ہمیں سیدھے راستے کی طرف ہدایت فرمائی، وہ وہی ہیں جنکے ذکر کو اللہ عز وجل نے بلند فرمایا، اور انکو شرح صدر فرمایا انکے اخلاق کو پاک وصاف بنایا، انکو ایسا بہترین سفارشی بنایا جنکی بات مانی بھی جاتی ہو، وہ وہی ہیں جن پر ہمارے رب بھی درود بھیجتے ہیں۔ ارشاد ربانی ہے: ﴿إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا﴾ (الأحزاب:56) ﴿خدا اور اس کے فرشتے پیغمبر پر درود بھیجتے ہیں﴾۔ مومنو تم بھی ان

پر دُرود اور سلام بھیجا کرو››۔اور اللہ عز وجل آپ ﷺ کی پاک زبان سے کہلواتے ہیں: ﴿قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ﴾ (آل عمران:31) ﴿اے نبی-ﷺ-! آپ لوگوں سے کہ دو، اگر تم حقیقت میں اللہ سے محبت رکھتے ہو، تو میری پیروی کرو، اللہ تم سے محبت کرے گا، اور تمہاری خطاؤں سے در گزر فرمائے گا اور اللہ تعالی بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔

اور یہ بھی اللہ عز وجل ہی کا ارشاد ہے: ﴿وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ جَاءُوكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللَّهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُولُ لَوَجَدُوا اللَّهَ تَوَّابًا رَحِيمًا﴾ (النساء:64) ﴿اور جب ان لوگوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا تھا، اگر یہ اس وقت آپ کے پاس آجاتے اور اللہ سے معافی مانگتے اور رسول بھی ان کے لئے معافی کی درخواست کرتے، تو یقینا اللہ کو بخشنے والا اور رحم کرنے والا پاتے۔مزید آپ ﷺ کا ارشاد ہے: جب تم اذان سنو تو ویسے ہی کہو جیسے مؤذن کہتا ہے، پھر مجھ پر درود بھیجو، اسلئے کہ جو میرے اوپر ایک مرتبہ درود شریف پڑھتا ہے تو اللہ تعالی اسے دس نیکیاں عطا کرتا ہے، پھر اللہ تعالی سے میرے لیے وسیلہ طلب کرو، اسلئے کہ وہ جنت میں ایک خاص جگہ ہے جو میرے علاوہ اللہ کے بندوں میں سے کسی بندے کو زیب نہیں دیتا، میں

امید کرتا ہوں کہ وہ شخص میں ہی ہوں گا، تو جس نے میرے لئے وسیلہ طلب کیا اسے سفارش مل کر رہے گی[1]۔

حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں:

وضم الإله اسم النبي إلى اسمه ۔ إذا قال في الخمس المؤذن أشهد

اور اللہ عز وجل نے نبی کے نام کو اپنے نام سے جوڑ دیا، جبکہ مؤذن پانچ نمازوں میں أشهد کہتا ہے۔

وشق له من اسمه ليجله ۔ فذو العرش محمود وهذا محمد

اور ان کے نام کو اپنے نام سے مشتق فرمایا ہے تو صاحب عرش محمود ہیں اور یہ محمد ہیں۔

اور ہم دو باتوں کو بالکل صاف کرتے ہیں: پہلی بات: بلا شبہ علماء اور شارحین حدیث میں سے بعض کی نظر اس بات پر گئی ہے کہ حدیث «لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ، حَتَّى أَكُونَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ وَالِدِهِ

(1) متفق عليه، واللفظ لمسلم، أخرجه البخاري في «صحيحه» في الأذان، بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا سَمِعَ المنَادِي (126/1/رقم611) من حديث أبي سعيد، والإمام مسلم في «صحيحه» في الصلاة، بَابُ الْقَوْلِ مِثْلَ قَوْلِ الْمُؤَذِّنِ لِمَنْ سَمِعَهُ، ثُمَّ يُصَلِّي عَلَى النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ يَسْأَلُ لَهُ الوَسِيلَةَ (288/1/رقم384) من حديث عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ-رضي الله عنه-

وَوَلَدِهِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ» (1) ،تم مس. کوئی بھی شخص اس وقت تک مومن ہو ہی نہیں سکتا جب تک کہ میں ان کی ذات ان کے بچے انکے والدین اور دنیا میں تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں، ایمان کے مکمل ہونے کی شرطوں میں سے ایک شرط ہے، یعنی انسان کا ایمان اسکے بغیر مکمل ہی نہیں ہوتا، اور بعض لوگوں کی نظر اس بات پر گئی ہے کہ وہ حدیث صحت ایمان کی شرطوں میں سے ایک شرط ہے، کہ انسان کا ایمان اس کے بغیر صحیح نہیں ہوتا، اور یہی معنی ہمارے یہاں راجح ہے۔تب ہم اس شخص کو مسلم کیسے مان لیں جو ہمارے رسول اللہ ﷺ سے محبت نہیں کرتا ہے؟دوسری بات: محبت صرف کلام میں نہیں ہونی چاہئے بلکہ وہ اچھی پیروی کا نام ہے، اچھی فرمانبرداری کا نام،حبیب پاک ﷺ کے اخلاق سے رلنے ملنے کا نام ہے، اور ان کے پاکیزہ طریقہ پر چلنے کا نام ہے ۔امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں(٢) :

---

(1) أخرجه البخاري في «صحيحه» في الإيمان، بَاب حُبُّ الرَّسُولِ ص ﷺ مِنَ الإِيمَانِ (1/ 12/رقم الحديث15) ط/دار طوق النجاة (مصورة عن السلطانية بإضافة ترقيم ترقيم محمد فؤاد عبد الباقي) من حديث أنس رضي الله عنه.

(2) ديوان الإمام الشافعي: تحقيق د. محمد عبد المنعم خفاجي،ص٩١، ط: مكتبة الكليات الأزهرية.

تعصي الإله وأنت تظهر حبه   هذا محال في القياس بديع

لو كان حبک صادقا لأطعته   إن المحب لمن يحب مطيع

تم اللہ عز وجل کی نافرمانی کرتے ہو اور ان کی محبت کا دم بھرتے ہو یہ تو دشوار ہے بہت ہی انوکھا قیاس ہے

اگر تمہارے دل میں انکی محبت ہوتی تو تم ضرور انکی اطاعت کرتے، اسلئے کہ جو جس سے محبت کرتا ہےوہ اسکا فرمانبردار ضرور ہوتا ہے۔

جو اللہ کے رسول اللہ ﷺ سے محبت کرتا ہے وہ کسی بھی حال میں جھوٹا نہیں ہو سکتا ہے نہ ہی دھوکہ باز ہو سکتا ہے، نہ ہی خائن ہو سکتا ہے، نہ ہی لالچی اور حریص ہو سکتا ہے، نہ ہی متکبر ہو سکتا ہے، نہ ہی گالی دے سکتا ہے اور نہ ہی مبتدع ہو سکتا ہے بلکہ وہ ویسا ہی ہو سکتا ہے جیسا کہ حضرت عائشۃ صدیقۃ رضی اللہ عنہا حضور پاک ﷺ کے بارے میں ارشاد فرماتی ہیں: «كَانَ خُلُقُهُ الْقُرْآنَ»(1)، آپکے اخلاق تو قرآن شریف کی جیتی جاگتی تصویر تھی، گویا کہ آپ ﷺ زمین پر چلنے والے قرآن

(1) أخرجه الإمام أحمد في «مسنده، تحقيق سعشد الأرناووط، ط الرسالة» (148/41/رقم الحديث 24601) حديث صحيح.

تھے۔یا حسلہ کہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا آپ ﷺ کے بارے میں ارشاد فرماتی ہیں: ہر گز نہیں! اللہ تعالی آپ کو کبھی رسوا نہیں کرے گا، بلا شبہ آپ رشتہ داری کو جوڑتے ہیں، لوگوں کے بوجھ کو اٹھاتے ہیں،اور ناتوانوں کو سہارا دیتے ہیں، مہمان نوازی کرتے ہیں، اور حالات کے دبے کچلے ہوئے مصائب سے دوچاروں کی مدد کرتے ہیں[1] ۔

***

(1) أخرجه البخاري في «صحيحه» في الوحي كَيفَ كَانَ بدْءُ الوَحِيْ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ (7/1/رقم3) ومسلم في «صحيحه» في الإيمان، باب بدء الوحي إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم (139/1/رقم160) من حديث السيدة عائشة الصديقة رضي الله عنها.

حضور پاک ﷺ کے ساتھ ادب کے بیان میں

آپ ﷺ کا ادب ہم سے بہت ساری چیزوں کا تقاضہ کرتا ہے:

1-آپکا نام نہ لینا، بلکہ نام کی جگہ پر صرف صفت نبوت اور صفت رسالت یا درود و سلام ذکر کیا جائے، خواہ ﷺ پڑھا جائے یا انکے نام کے سننے کے وقت درود وسلام پڑھا جائے، اور آپکے ﷺ مبارک نام لکھنے کے وقت چاہے جتنی دفعہ لکھنا ہو، چونکہ یہ چیز ہمارے پیارے سردار پیغمبر ﷺ سے محبت کی مخصوص علامتوں میں سے ایک ہے اور یہی چیز قرآن نے ہمیں سکھائی ہے اللہ عز وجل نے جہاں جہاں بھی آپکو پکارا ہے تو شرف رسالت یا شرف نبوت یا شرف اِکرام سے جوڑ کر ہی پکارا ہے، یا تشریفی وتکریمی انداز میں ہیجو نرمی و مہربانی ودلداری و دلجوئی اور لاڈ وپیار سے لبرنیر ہو پکارا ہے۔ارشاد باری ہے: ﴿وَلَا يَحْزُنْكَ الَّذِينَ يُسَارِعُونَ فِي الْكُفْرِ﴾ (آل عمران:176) ﴿اے محبوب! جو لوگ کفر میں ایک دوسرے سے بڑھ کر تیزی دکھا رہے ہیں، وہ آپکو صدمے میں نہ ڈالیں﴾۔ارشاد باری ہے: ﴿يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ حَسْبُكَ اللَّهُ وَمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ﴾

(الانفال:64) ﴿اے غیب کی خبریں بتانے والے نبی! تمہارے اور تمہارے اوپر ایمان لانے والوں مومنوں کے لئے تو بس اللہ ہی کافی ہے﴾۔ارشاد باری ہے: ﴿يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا﴾ (الاحزاب:45) ﴿اے پیغمبر ہم نے آپ کو گواہی دینے والا اور خوشخبری سنانے اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے﴾۔ارشاد باری ہے: ﴿يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَحْلَلْنَا لَكَ أَزْوَاجَكَ اللَّاتِي آتَيْتَ أُجُورَهُنَّ﴾ (الاحزاب:50) ﴿اے غیب بتانے والے نبی! ہم نے تمہارے لئے تمہاری بیویاں جن کو تم نے ان کے مہر دے دیئے ہیں حلال کر دی ہیں﴾۔

2- آپ ﷺ پر زیادہ سے زیادہ درود وسلام پڑھنا:اللہ تعالی آپ پر رحمتیں بھیجتا ہے اسکے فرشتے آپکے لئے رحمت کی دعائیں کرتے ہیں، چنانچہ اے مومنوا! تم بھی نبی کریم ﷺ پردرود وسلام پڑھو۔ ارشاد ہوا: ﴿إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا﴾ (الاحزاب:56) ﴿خدا اور اس کے فرشتے پیغمبر پر درود بھیجتے ہیں۔ مومنو تم بھی ان پر دُرود اور سلام بھیجا کرو﴾۔

امام ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں: اس آیت کا مقصود یہ ہے کہ اللہ عز وجل نے اس آیت کے ذریعے سے اپنے بندے

کو اپنے بندے کی ۔اپنے پاس ملأ الأعلی میں عزت ومقام کے بارے میں خبر دی ہے، کہ اللہ عز وجل ملأ الأعلی میں مقرب فرشتوں کے پاس ان کی تعریف کرتے ہیں، اور فرشتے ان پر درود بھیجتے ہیں، پھر اللہ عز وجل نے عالم سفلی کے لوگوں کو بھی درود و سلام پڑھنے کی ہدایت فرمائی تاکہ عالم علوی اور عالم سفلی کی طرف سے آپکو بھر پور درود وسلام کا نذرانہ پیش کیا جائے (۱)۔

ایک شخص آپ ﷺ کے دربار میں حاضر ہوا اور کہنے لگا کہ میں نے سلام پڑھنے کا تو طریقہ جان لیا، لیکن اللہ عز وجل کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے[إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ... الآية]،تو کیسے آپکے اوپر درود پڑھوں؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:اے اللہ درود بھیج محمد پر اور انکی آل پر جس طرح کہ آپ نے حضرت إبراہیم علیہ السلام پر درود بھیجی ہے بیشک تو قابل تعریف بزرگی والا ہے اے اللہ برکت فرما محمد ﷺ پر اور انکی آل پر جیسا کہ آپ نے حضرت إبراہیم علیہ السلام پر برکت فرمائی ہے بیشک تو قابل تعریف بزرگی والا ہے (۲)۔

---

(1) تفسير ابن كثير ط العلمية (6/ 405)

(2) البخاري صحيح في التفسير، بَابُ قَوْلِهِ: ﴿إِن تُبْدُوا شَيْئًا أَوْ تُخْفُوهُ فَإِنَّ اللَّهَ كَانَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا﴾ (120/6/رقم4797) من حديث كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ -رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ-

اور آپ ﷺ سے ادب کا تقاضہ یہ ہے کہ ہم درود شریف بولنے یا لکھنے میں مختصر نہ کریں (ص) یا (صلعم) وغیرہ، بلکہ پورا بولیں اور پورا لکھیں، تاکہ قائل یا کاتب بھی اس کے عظیم ثواب اور بڑی فضیلت سے محروم نہ رہے[1]۔

3- ہم آپ ﷺ سے اس طرح پیش نہ آئیں جس طرح آپس میں ایک دوسرے سے پیش آتے ہیں، اللہ عز وجل کا ارشاد ہے: ﴿لَا تَجْعَلُوا دُعَاءَ الرَّسُولِ بَيْنَكُمْ كَدُعَاءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا﴾ (نور: ٦٣) «مسلمانو،! اپنے درمیان رسول اللہ ﷺ کے بلانے کو آپس میں ایک دوسرے کا سا بلانا نہ سمجھ بیٹھو۔اور یہ ادب اس بات کا بھی تقاضہ کرتی کہ ہم آپ ﷺ کی سنتوں کے ساتھ بھی اس طرح پیش نہ آئیں جس طرح ہم اپنے بعض لوگوں کے کلام کے ساتھ پیش آتے ہیں، اس بات پر فقہاء اور علماء نے کافی زور دیا ہے۔چنانچہ امام أبو حنیفۃ رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں: جب میں کوئی ایسی بات کہوں جس سے اللہ کی کتاب یا رسول ﷺ کی خبر کی مخالفت لازم آرہی ہو تو میری بات کو چھوڑ دو[2]۔

(1) چھٹی فصل دیکھیے: من فضائل الصلاة والسلام علی سدينا رسول الله ﷺ۔

(2) إيقاظ همم أولي الأبصار للاقتداء بسيد المهاجرين والأنصار ، وقوله: «إذا قلت قولا يُخالف كتاب الله وَخبر الرَّسُول ﷺ فاتركوا قولي» (ص: 162) صالح بن محمد بن نوح بن عبد الله العُمَري المعروف بالفُلاني المالكي (المتوفى: 1218هـ) ط/دارالمعرفة، بيروت۔

امام مالک رحمۃاللہ علیہارشاد فرماتے:کسی بھی انسان کی بات کو لیا جاسکتا ہے یا چھوڑا جاسکتا ہے سوائے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بات کو، اسکو تو صرف لیا ہی جاسکتا ہے چھوڑنے کاتو سوال ہی پیدا نھیں ہوتا[1]، اور یہ بھی کہا کرتے تھے: میں تو ایک اسان ہوں، چوک بھی کر سکتا ہوں، اور صحیح بھی بول سکتا ہوں، لھذا میری رائے میں غور وخوض کر لو ، جو رائے کتاب وسنت کے موافق نظر آئے اسے قبول کر لو، اور جو اسکے مخالف نظر آئے اسے چھوڑ دو[٢]۔

اور امام شافعیرحمۃ اللہ علیہارشاد فرماتے تھے:کوئی بھی شخص ایسا نھیں ہے جس پر سنت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وجہ سے گزرا نہ جائے اور اس سے علیحدگی نہ اختیار کی جائے، چنانچہ جتنی بھی میں اپنی بات کہوں، یا کوئی علمی یا دینی یا دنیوی قاعدہ کی بنیاد رکھوں اگر اسمیں کہیں سے بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مخالفت نظر آرہی ہو تو وہ میرا قول نھیں ہے، بلکہ قول تو صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہی

(1) المجموع للنووي،175/1، دارالكتب العلمية،بيروت، لبنان۔
(2) «تريت المدارک وتقريب المسالک» تحريه في العلم والقتيا والحديث وورعه فيه وانصافه (1/ 182) للشيخ الكبير أبو الفضل القاضي عياض بن موسى اليحصبي (المتوفى: 544هـ) مطبعة فضالة - المحمدية، المغرب۔

چلے گا، اور میرا قول بھی وہی ہوگا[1]۔مزید ارشاد فرماتے ہیں: اگر آپ میری کتاب میں خلاف سنت کوئی بات پائیں، تو اللہ کے رسول ﷺ کی ہی بات لیں اور میری بات کو چھوڑ دیں[2]۔

امام أحمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں:آپ میری تقلید نہ کریں، نہ مالک کی، نہ شافعی کی، نہ أوزاعی کی، نہ ثوری کی، بلکہ وہیں سے لیں جہاں سے ان لوگوں نے لیا ہے[3]۔

4- مسجد رسول ﷺ میں ادب ووقار کا اعلی درجہ اختیار کریں، اس میں کوئی شک نہیں کہ آپ ﷺ کی پڑوس کی حرمت انتقال کے بعد بھی ویسا ہی ہے جیسا کہ زندگی میں تھا۔چنانچہ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے ایک شخص کو مسجد رسول میں آواز بلند کرتے ہوئے دیکھا، تو فرمایا: اے شخص نبی کریم ﷺ کے حضور ادب کو لازم پکڑو۔بیشک اللہ عز وجل نے ادب کو ملحوظ رکھنے کی وجہ سے بعض قوموں کی تعریف کی

(1) إعلام الموقعين عن رب العالمين (204/2) للحافظ محمد بن أبي بكر بن أيوب بن سعد شمس الدين ابن قيم الجوزية (المتوفى: 751هـ) تحقيق/ محمد عبد السلام هارون، ط 1، 1411هـ - 1991م دار الكتب العلمية – بيروت.

(2) إعلام الموقعين عن رب العالمين (203/2)۔

(3) إعلام الموقعين عن رب العالمين (139/2)۔

ہے اور اسکو سرا ہا بھی ہے۔ارشاد باری ہے: ﴿إِنَّ الَّذِينَ يَغُضُّونَ أَصْوَاتَهُمْ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ أُولَئِكَ الَّذِينَ امْتَحَنَ اللَّهُ قُلُوبَهُمْ لِلتَّقْوَى لَهُمْ مَغْفِرَةٌ وَأَجْرٌ عَظِيمٌ﴾ (الحجرات:3) ﴿بیشک وہ لوگ جو پیغمبر خدا کے پاس اپنی آوازیں پست کرتے ہیں وہ درحقیقت وہی لوگ ہیں جن کے دلوں کو اللہ نے پرکھ لیا ہے ان کے لئے بخشش اور بڑا ثواب ہے۔وہیں پر دوسری قوموں کی بے حرمتی کی وجہ سے مذمت بھی کی ہے﴾۔ ارشاد باری ہے: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوا لَهُ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ أَنْ تَحْبَطَ أَعْمَالُكُمْ وَأَنْتُمْ لَا تَشْعُرُونَ﴾ (الحجرات:2) ﴿اے ایمان والو! اپنی آوازیں پیغمبر کی آواز سے اونچی نہ کیا کرو، اور نہ نبی-صلی اللہ علیہ وسلم- کے ساتھ اونچی آواز سے بات کیا کرو جسطرح تم آپس میں ایکدوسرے سے کرتے ہو،کہیں ایسا نہ ہو کہ تمہارا کیا کرایا سب غارت ہو جائے اور تمہیں خبر بھی نہ ہو﴾۔

بلا شبہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عظمت واحترام انتقال ہونے کے بعد بھی ویسا ہی ہے جیسا کہ زندگی میں تھا، چنانچہ مسجد رسول میں ادب کو لازم پکڑنا ضروری ہے۔

***

نبی کریم ﷺ پر درود وسلام پڑھنے کی فضیلت کے بیان میں

نبی کریم ﷺ پر درود وسلام پڑھنے سے بڑی بڑی فضیلتیں حاصل ہوتی ہیں، اور بڑی بڑی نوازشوں سے نوازا جاتا ہے، ان میں سے بعض یہ ہیں:

نمبر1- : نبی کریم ﷺ پر درود وسلام کی کثرت سے اللہ کی رحمت حاصل ہوتی ہے، اور انکا بے پایاں فضل وکرم کا حصول ہوتا ہے۔جب صلاۃ کی نسبت اللہ کی طرف ہوتی ہے تو اس کے معنی رحمت کے ہوتے ہیں۔آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجا اللہ تعالی اس پر دس مرتبہ رحمتیں بھیجتا ہے[1]۔اور یہ بھی ارشاد فرمایا: جس کے پاس میرا ذکر ہو اسے چاہئے کہ میرے اوپر درود بھیجے، اور جو مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے اللہ تعالی اس پر دس مرتبہ رحمتیں بھیجتا ہے[2]۔

(1) أخرجه الإمام مسلم في «صحيحه» في الصلاة، بَابُ الصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ بعدَ التَّشَهُّدِ (1/ 306/رقم408)من حديث أَبِي هُرَيْرَةَ رضى الله عنه
(2) أخرجه الإمام النسائي في «السنن الكبرى» كتاب عمل اليوم والليلة، ثَوَابُ

نمبر2- : ملائکہ ان کے لئے بخشش و مغفرت کی دعا کرتے ہیں،آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب بھی کوئی مسلمان میرے اوپر درود بھیجتا ہے تب فرشتے بھی ان کے لئے بخشش کی دعائیں کرتے رہتے ہیں جب تک وہ میرے اوپر درود پڑھتا رہتا ہے، اب بندہ چاہے تو اسے کم کر لے یا زیادہ کر لے[1]۔

نمبر3- :آپ ﷺ کی شفاعت نصیب ہوتی ہے۔حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے نبی کریم ﷺ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: جب تم اذان سنو تو ویسا ہی کہو جیسا مؤذن کہتا ہے، پھر مجھ پر درود بھیجو، اسلئے کہ جو میرے اوپر ایک مرتبہ درود شریف پڑھتا ہے تو اللہ تعالی اسے دس نیکیاں عطا کرتا ہے، پھر اللہ تعالی سے میرے لیے وسیلہ طلب کرو، اسلئے کہ وہ جنت میں ایک خاص جگہ ہے جو میرے علاوہ اللہ کے بندوں میں سے کسی بندے کو زیب نھیں دیتا، میں امید کرتا ہوں کہ وہ شخص میں ہی ہوں گا، تو جس نے میرے لئے وسیلہ طلب کیا اسے

الصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ (9/ 30/رقم9806) من حديث أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رض .

(1) أخرجه الإمام ابن ماجه في «سننه» في كتاب إقامة الصلاة والسنة فيها، بَابُ الصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ (1/ 294/رقم907) من حديث عامر بن ربيعة رض۔

سفارش مل کر رہے گی[1]۔اور آپ ﷺ نے یہ بھی ارشاد فرمایا: قیامت میں میرے قریب سب سے زیادہ وہی ہوگا جو سب سے زیادہ درود شریف پڑھنے والا ہوگا[2]۔

نمبر4- :درجات بلند ہوں گے، گناہ دھلیں گے،اور سیئات مٹا دیئے جائیں گے۔آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا : جو مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے، اللہ ان پر دس مرتبہ رحمتیں نازل فرماتا ہے، اور دس گناہ مٹا دیتا ہے، اور دس درجات بڑھا دیتا ہے[3]۔آپ ﷺ ارشاد فرماتے ہیں جیسا کہ أبو طلحۃ رضی اللہ عنہنے وروایت کیا ہے: حضرت أبو طلحہ انصاری رضی اللہ عنہ

(1) متفق عليه، واللفظ لمسلم، أخرجه البخاري في «صحيحه» في الأذان، بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا سَمِعَ المنَادِي (126/1/رقم611)من حديث أبي سعيد، والإمام مسلم في «صحيحه» في الصلاة، بَابُ الْقَوْلِ مِثْلَ قَوْلِ الْمُؤَذِّنِ لِمَنْ سَمِعَهُ، ثُمَّ يُصَلِّي عَلَى النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ يَسْأَلُ لهُ الوَسِيلَةَ (288/1/رقم384) من حديث عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ-رض۔

(2) أخرجه الإمام الترمذي في «سننه/ت شاكر»أبواب الوتر،بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (2/ 354/رقم484)من حديث عبدِ اللهِ بنِ مَسْعُودٍ رضي الله عنهقال الترمذي: «هَذَا حَدِيثٌ ۔

(3) أخرجه الإمام النسائي في «السنن الكبرى» كتاب عمل اليوم والليلة، ثَوَابُ الصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (9/ 30/رقم9807) من حديث أنس بن مالك-رض-.

ارشاد فرماتے ہیں، ایک صبح آپ ﷺ کافی ہشاش بشاش نظر آرہے تھے، تو صحابہ کرام نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ آج آپ کافی بشاش بشاش نظر آ رہے ھیں، تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: آپ لوگوں نے صحیح کہا، میرے رب کے پاس سے ایک آنے والا آیا اور یہ ارشاد فرما گیا : آپ کی امت میں سے جو بھی آپ ﷺ پر ایک مرتبہ درود بھیجے گا اللہ ان کے لئے دس نیکیاں لکھے گا، اور دس گناہوں کو مٹا دیگا، اور دس درجات بلند فرما دیگا، اور اس پر بھی اسی کے مثل لوٹا دیا جائے گا[1]۔

نمبر5- : رنجوں کو دور کرنے کے لئے اور گناہوں کی بخشش کیلیے کافی ہوگا، حضرت أبي بن کعب رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ انھوں نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ میں آپ ﷺ پر بہت درود بھیجتا ہوں، تو درود کا کتنا حصہ آپ کے لئے وقف کر دوں، تو آپ نے ارشاد فرمایا: جتنا تم چاہو! تو انھوں نے کہا کہ چوتھائی وقت آپ کے لئے وقف کر دیتا ہوں، تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جتنا تمھارا جی چاہے، اگر اس سے زیادہ کرو گے تو تمہارے لئے اور بہتر ہو گا،

(1) أخرجه أحمد في «مسنده- ط الرسالة» (26/ 272/رقم16352) من حديث أبي طلحة الأنصاري-رض.

تو انھوں نے کہا پھر تو میں آدھا وقت اسی کے لئے فارغ کر لیتا ہوں، تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو تم چاہو! اگر اس سے بھی بڑھا دوگے تو تمھارے لئے اور بہتر ہوگا، تو انھوں نے کہا کہ تب تو میں دو تھائی وقت اسی کے لئے خاص کر لیتا ہوں ، تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جتنا تمہارا جی چاہے، اگر اس سے بھی زیادہ کر لو گے تو تمہارے لئے خیر ہی خیر ہے، تو پھر اس صحابی نے کہا تب تو میں پورا وقت اسی کام کے لئے خاص کر لیتا ہوں، تو آپ ﷺ گویا ہوئے: تب تو تمہارے دنیوی رنج وغم کے لئے کافی ہو جائے گا اور آخرت میں بخشش کا پروانہ مل جائے گا[1]۔

نمبر6- :درود وسلام پڑھنے والے کو عزت بخشی جاتی ہے، انکی حیثیت کو بلند کیا جاتا ہے، انکا خاص اعزاز کیا جاتا ہے اس طور پر جو بھی سلام بھیجتا ہے فرشتے اس کے سلام کو آپ ﷺ تک پھونچاتے ہیں، پھر آپ ﷺ اسکو جواب بھی دیتے ہیں۔آپ ﷺ کا ارشاد ہے: اللہ کے کچھ فرشتے زمیں پر ٹہلتے رہتے ہیں جو میری امت کا سلام مجھ تک پہونچاتے

(1) أخرجه الإمام الترمذي في «سننه ت شاكر» أبواب صفة القيامة الرقائق والورع،باب ما جاء في صفة أواني الحوض (4/ 636/رقم2457) من حدثيث أبي بن كعب رض۔

ہیں[1]۔ پھر یہ بھی ارشاد فرمایا: جب بھی کوئی مجھکو سلام بھیجتا ہے تو اللہ تعالی میری روح کو لوٹا دیتا ہے تا کہ میں اس کے سلام کا جواب دے دوں[2]۔ حضرت أبو بکر الصدیق رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرے اوپر زیادہ سے زیادہ درود شریف پڑھا کرو، بیشک اللہ تعالی نے ایک فرشتے کو میری قبر کے پاس بٹھا دیا ہے میری امت میں سے جو کوئی بھی مجھ پر درود بھیجے گا وہ فرشتے کہے گا، اے اللہ کے رسول ﷺ بیشک فلان بن فلان نے آپ کے اوپر ابھی ابھی درود بھیجی ہے[3]۔

سچی بات تو یہی ہے کہ آپ ﷺ پر درود وسلام کی فضیلتیں بے شمار ہیں، کچھ تو وہ ہے جو ظاہر ہو گئی ہیں، اور بہت سی وہ ہیں جو حد شمار سے باہر ہیں، اس کے راز اور عام برکتوں کا

---

(1) صحیح ابن حبان محققا، ذِكْرُ الْبَيَانِ بِأَنَّ سَلَامَ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبَلَّغُ إِيَّاهُ ذَلِكَ فِي قَبْرِهِ (3/ 195/رقم914) من حدیث ابن مسعود رضی اللہ عنہ

(2) أخرجه أحمد في «مسنده- ط الرسالة» (16/ 477/رقم10815) من حديث أبي هريرة رضی اللہ عنہ

(3) أخرجه الإمام في «مسنده-البحر الزخار» (4/ 254/رقم1425) من حديث عمار بن ياسر رضی اللہ عنہ

ادراک تو وہی کر سکتا جو اس کی لذت سے آشنا ہو چکا ہو، جس نے چکھ لیا، اس نے جان لیا، جس نے جانا وہ جانب منزل چل پڑا ، اور جو روانہ ہو ا وہ منزل کو پا لیا۔درود شریف سے چمٹے رہنے کے لئے یہی کافی کہ وہ دل وجان کے لیے راحت بخش ہے، اس سے انشراح صدر نصیب ہوتا ہے، اور وہ ایمان کی چاشنی چکھاتا ہے۔آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس نے ایمان کا مزہ چکھ لیا جس نے اللہ کو رب مان کر جینا سیکھ لیا،اور اسلام کو دین مان کر ماننا سیکھ لیا، اور پیارے نبی محمد ﷺ کو پیغمبر مان کر اطاعت کرنا سیکھ لیا[1]۔

***

(1) أخرجه مسلم فی «صحیحه» فِي الإِيمان، بَابُ ذَاقَ طَعْمَ الْإِيمَانِ مَنْ رَضِيَ بِاللهِ رَبًّا (62/1/ رقم34) من حديث العَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ ﷺ.

سیدنا رسول اللہ ﷺ کی محبت وفضیلت میں چنیدہ اشعار

آپ ﷺ کی مدح وتعریف میں أحمد شوقی کے ہمزیہ اشعار

وُلِدَ الهُدى فَالكائِناتُ ضِياءُ   وَفَمُ الزَمانِ تَبَسُّمٌ وَثَناءُ

مجسم ہدایت کی پیدائش ہوئی، اور کائنات روشن ہوئی، زمانے کا دہن سراپا مسکراہٹ اور مدح سرا بن گیا۔

الروحُ وَالمَلَأُ المَلائِكُ حَولَهُ   لِلدينِ وَالدُنيا بِهِ بُشَراءُ

معزز فرشتوں کا انکے آس پاس ہجوم ہے، انکی آمد کی پر دین ودنیا کو خوشخبری دے رہے ہیں۔

وَالعَرشُ يَزهو وَالحَظيرَةُ تَزدَهي   وَالمُنتَهى وَالسِدرَةُ العَصماءُ

عرش چمک اٹھا۔یعنی عرش کی رنگت نکھر آئی، مقام منتہی کی سفید بیری کے درخت سب اترا رہے ہیں۔

بِكَ بَشَّرَ اللَهُ السَماءَ فَزُيِّنَت   وَتَضَوَّعَت مِسكاً بِكَ الغَبراءُ

اللہ تعالی نے آسمان کو آپ ﷺ کی ولادت کی بشارت دی

وہ مزین ہو گئی اور زمین آپکی بدولت مشک کی خوشبو سے مہک اٹھی۔

وَبَدا مُحَيّاكَ الَّذي قَسَماتُهُ حَقٌّ وَغُرَّتُهُ هُدىً وَحَياءُ

آپ ﷺ کا مکھڑا ظاہر ہوا جسکی رعنائیاں حق ہیں اور اسکی روشنی ہدایت اورحیاء سے عبارت ہے۔

وَعَلَيهِ مِن نورِ النُبُوَّةِ رَونَقٌ وَمِنَ الخَليلِ وَهَديِهِ سيماءُ

اور آپ ﷺ کے رخ انور پر نور نبوت کی آب وتاب ہے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور انکی سیرت کی چھاپ آپکے چہرے پر لگی ہوئی ہے۔

أَثنى المَسيحُ عَلَيهِ خَلفَ سَمائِهِ وَتَهَلَّلَت وَاِهتَزَّتِ العَذراءُ

حضرت مسیح علیہ السلام نے آسمان سے آپکی مدح وثنا کی اور مریم عذراء علیھا السلام کا چہرہ کھل اٹھا۔

يَومٌ يَتيهُ عَلى الزَمانِ صَباحُهُ وَمَساؤُهُ بِمُحَمَّدٍ وَضّاءُ

وہ صبح سارے زمانے پر فخر کر رہی ہے اور اس دن کی شام کی تاریکیاں حضور علیہ السلام کے دم قدم سے روشن ہو گئیں۔

فَإِذا سَخَوتَ بَلَغتَ بِالجودِ المَدى وَفَعَلتَ ما لا تَفعَلُ الأَنواءُ

جب آپ سخاوت کرتے ہیں تو سخاوت کے آخری درجہ پر

پہونچ جاتے ہیں اور آپ ﷺ ایسے کارنامے انجام دیتے ہیں جو بارش بھی انجام نہیں دے سکتی ہے۔

وَإِذا عَفَوتَ فَقادِراً وَمُقَدَّراً لا يَستَهينُ بِعَفوِكَ الجُهَلاءُ

جب آپ ﷺ معاف کرتے ہیں تو دشمن پر دسترس رکھتے ہوئے اور بات کو جانچتے ہوئے اکھڑ لوگ بھی آپ کی معافی کو حقیر نہیں سمجھتے ہیں۔

وَإِذا رَحِمتَ فَأَنتَ أُمٌّ أَو أَبٌ هَذانِ في الدُنيا هُما الرُحَماءُ

جب آپ رحم کھاتے ہیں تو آپ ﷺ مثل ماں یا مانند باپ ہوتے ہیں   اور دنیا میں یہی دو شفقت کرنے والے ہیں۔

وَإِذا غَضِبتَ فَإِنَّما هِيَ غَضبَةٌ في الحَقِّ لا ضِغنٌ وَلا بَغضاءُ

اور جب آپ غضبناک ہوتے ہیں تو محض حق کی خاطرآپ کسی کینہ اور نفرت کی بنیاد پر غصہ نہیں ہوتے۔

وَإِذا رَضيتَ فَذاكَ في مَرضاتِهِ وَرِضى الكَثيرِ تَحَلُّمٌ وَرِياءُ

جب آپ خوش ہوتے ہیں تو اسکی خوشنودی کی خاطر آپ کی رضا ہوتی ہے اور اکثر لوگوں کی خوشنودی جھوٹ موٹ کا حلم اور دکھاوے کی بات ہوتی ہے۔

وَإِذا خَطَبتَ فَلِلمَنابِرِ هِزَّةٌ تَعرو النَدِيَّ وَلِلقُلوبِ بُكاءُ

جب آپ خطاب فرماتے ہیں تو ممبروں پر لرزہ طاری ہوجاتا ہے آپ مجلس پر چھا جاتے ہیں اور دلوں پر گریہ طاری ہوجاتا ہے۔

وَإِذا قَضَيتَ فَلا اِرتِيابَ كَأَنَّما جاءَ الخُصومَ مِنَ السَماءِ قَضاءُ

جب آپ ﷺ فیصلہ کرتے ہیں تو شک وشبہ کی گنجائش نہیں رہتی گویا جھگڑا کرنے والوں کیلئے فیصلہ آسمان سے اترا ہے۔

وَإِذا حَمَيتَ الماءَ لَم يورَد وَلَو أَنَّ القَياصِرَ وَالمُلوكَ ظِماءُ

جب آپ ﷺ کسی گھاٹ کی حفاظت کرتے ہیں تو اس پر اُترا نہیں جاسکتا اگر چہ بڑے بڑے بادشاہ پیاسے کھڑے ہوں۔

وَإِذا أَجَرتَ فَأَنتَ بَيتُ اللهِ لَم يَدخُل عَلَيهِ المُستَجيرَ عَداءُ

جب آپ ﷺ کسی کو پناہ دیتے ہیں تو آپ ﷺ مجسمہ ء بیت اللہ ہوتے ہیں یعنی جس طالب پناہ کو آپ ﷺ پناہ دے دیں کوئی دشمن اس پر داخل ہونے کی جرأت نہیں کرسکتا۔

وَإِذا مَلَكتَ النَفسَ قُمتَ بِبِرِّها وَلَوَ اَنَّ ما مَلَكَت يَداكَ الشاءُ

جب آپ ﷺ کسی متنفس کے مالک ہوتے ہیں تو آپ ﷺ بھلائی کے محافظ ہوتے ہیں گر چہ آپ ﷺ بھیڑوں اور بکریوں کے محافظ کیوں نہ ہوں۔

وَإِذا بَنَيتَ فَخَيرُ زَوجٍ عِشرَةً وَإِذا اِبتَنَيتَ فَدونَكَ الآباءُ

جب آپ ﷺ ازواج مطہرات کے پاس جاتے ہیں تو آپ ﷺ رفاقت کے اعتبار سے بہترین شوہر ہوتے ہیں اور جب آپ ﷺ بچوں کے پاس ہوتے ہیں تو آباء وغیرہ آپ ﷺ سے فروتر رہ جاتے ہیں۔

وَإِذا صَحِبتَ رَأى الوَفاءَ مُجَسَّماًفي بُردِكَ الأَصحابُ وَالخُلَطاءُ

اور آپ ﷺ رفاقت کرتے ہیں تو آپ ﷺ کے ساتھی اور ملنے جلنے والے آپ ﷺ کی چادر میں مجسم وفا دیکھتے ہیں۔

وَإِذا أَخَذتَ العَهدَ أَو أَعطَيتَهُ فَجَميعُ عَهدِكَ ذِمَّةٌ وَوَفاءُ

اور جب آپ ﷺ وعدہ لیتے ہیں یا دیتے ہیں تو آپ ﷺ کے تمام عہد وپیمان ذمہ داریاں اور وفاداریاں ہوتی ہیں۔

وَإِذا مَشَيتَ إِلى العِدا فَغَضَنفَرٌ وَإِذا جَرَيتَ فَإِنَّكَ النَكباءُ

اور جب آپ ﷺ حریفوں کی طرف چلتے ہیں تو آپ ﷺ شیر ببر ہوتے ہیں اور جب آپ ﷺ دوڑتے ہیں تو آپ ﷺ ترچھی چلنی والی ہوا ہوتے ہیں۔

وَتَمُدُّ حِلمَكَ لِلسَفيهِ مُدارِياً حَتّى يَضيقَ بِعَرضِكَ السُفَهاءُ

آپ ﷺ بیوقوفوں کی دلجوئی کے لئے اپنی بردباری کو بڑھا دیتے ہیں حتی کہ بیوقوف لوگ بھی آپ ﷺ کے سامنے شرما

جاتے ہیں۔

فِي كُلِّ نَفسٍ مِن سُطاكَ مَهابَةٌ وَلِكُلِّ نَفسٍ فِي نَداكَ رَجاءُ

آپ ﷺ کے حملوں سے ہر جی پر ہیبت طاری ہے اور آپکی سخاوت سے ہر شخص کو آس لگی ہوئی ہے۔

يا أيها الأمي، حسبُك رتبةً في العلم أن دانت بك العلماء

اے نبی امی ﷺ علم کے لحاظ سے آپ ﷺ کو یہ مقام اور رتبہ کافی ہے کہ علماء نے آپ ﷺ کا دین اختیار کیا ہے، یا علماء کی گردنیں آپکے سامنے جھک چکی ہیں۔

أما حديثك في العقول فمشرع والعلم والحكم الغوالي الماء

جہاں تک آپ کی باتوں کا عقلوں میں سرایت کر جانے کا تعلق ہے تو وہ راہ بنا لیتی ہے اور آپ ﷺ کا علم اور حکمتیں ایک فیض بے بہا اور قیمتی چشمہ ہے۔

احمد شوقی کے قصیدۃ نہج بردۃ کے اشعار:

لزِمتُ بابَ أَمير الأَنبياءِ، ومَنْ يُمْسِكْ بمِفتاح باب الله يغتنِمِ

میں امیر الانبیاء ﷺ کے دروازے سے چمٹا رہا اور جو اللہ کے دروازے کی چابی کو تھامے وہ بار آور ہو گا۔

فكلُّ فضلٍ، وإِحسانٍ، وعارفةٍ ما بين مستلمٍ منه ومُلتزمِ

ہر فضل واحسان اور معرفت وسناشائی آپ ﷺ کے سامنے سر تسلیم خم کردینے اور آپ سے چمٹے رہنے میں ہے۔

علقتُ من مدحهِ حبلاً أعزّ ُبه في يوم لا عِزَّ بالأنسابِ واللُّحَمِ

میں انکی تعریف کے ذریعے ایک ایسی رسی کو پا لیا ہے جو مجھے عزت بخشے گی جس دن نسب اور خونی رشتوں کی کوئی اہمیت نہ ہوگی۔

محمدٌ صفوةُ الباري، ورحمتُه وبغيَةُ الله من خَلْقٍ ومن نَسَمِ

محمد ﷺ باری تعالی کے منتخب اور چیدہ فرد ہیں اور اسکی رحمت ہیں مخلوق اور ہر فرد بشر میں اللہ تعالی کے پسندیدہ اور چہیتے ہیں۔

وصاحبُ الحوض يومَ الرُّسْلُ سائلةٌ

على الوُرودِ وجبرئيلُ الأمين ظَمِي

اور وہ صاحب حوض ہیں جس دن پیغمبر و رسل انکی طلب میں حاضر ہوں گے اور جبرئیل امین بھی پیاسے حاضر ہوں گے۔

لما رآه بَحيرا قال: نعرِفُه بما حفظنا من الأَسماءِ والسِّيمِ

جب انہیں بحیرہ راہب نے دیکھا تو برملا کہ اٹھا کہ ہم تو انکو اپنے یہاں محفوظ علامات وآثار سے پہچانتے ہیں۔

سائلْ حِراءَ، وروحَ القدس: هل عَلما

مَصونَ سِرٍّ عن الإدراكِ مُنْكَتِمِ؟

ذرا حرا اور روح قدس سے تو پوچھو کہ کیا وہ دونوں ادراک کے اس راز نہاں سے واقف ہیں جو مستور ہے۔

كم جيئةٍ وذهابٍ شُرِّفتْ بهما بَطحاءُ مكة في الإصباح والغَسَمِ

کتنے آنے جانے والوں سے مکہ کی سرزمین بطحاء صبح وشام شرفیاب ہوئی۔

ووحشةٍ لابنِ عبد الله بينهما

أَشهى من الأُنس بالأَحباب والحشَمِ

ان دونوں کے درمیان ابن عبد اللہ کیلئے اکیلا پن کتنا لذیذ تھا رشتہ داروں اور ہمراہوں کی انسیت سے۔

يُسامِر الوحيَ فيها قبل مهبِطه

ومَن يبشِّرْ بسِيمَى الخير يَتَّسِمِ

وہ اس مقام پر نزول وحی سے پہلے وحی کی آہٹ محسوس کرتے تھے، اور جو خیر کی دونشانیوں کی خوشخبری دیتے ہیں وہ بھی اس سے آراستہ ہوتے ہیں۔

لما دعا الصَّحْبُ يستسقونَ من ظمإٍ

فاضتْ يداه من التسنيم بالسَّنِمِ

جب صحابہ نے بربنائے تشنگی آپکو آواز دی، تو آپ کے دونوں دست مبارک سے تسنیم کے جام پھوٹنے لگے۔

وظلَّلَتـه، فصـارت تستظلُّ بـه

غمامـةٌ جذَبَتْهـا خِـيرةُ الـديَمِ

اور ابر باراں انکے لئے سایہ بن گیا، اور ایسا ہو گیا کہ اس سے سایہ حاصل کیا جا سکتا ہے، جسکو بہترین آسمان نے جذب کر لیا ہے۔

محبـةٌ لرسـولِ اللـهِ أُشرِبَها

قعائدُ الدَّيْرِ، والرُّهبانُ في القِممِ

اللہ کے رسول کی محبت دَیر میں بیٹھنے والے اور پیران کلیسا کے دلوں میں گھول دی گئی ہے۔

إنّ الشمائلَ إن رَقَّتْ يكاد بها

يُغْرَى الجَمادُ، ويُغْرَى كلُّ ذي نَسَمِ

آپکے خصائل ایسے ہیں کہ اگر ذکر کئے جائیں، تو قریب ہے کہ جمادات بھی جھوم اٹھے اور ہر ذی نفس مست ہو جائے۔

ونـودِيَ: اقرأْ. تعالى اللـهُ قائلُها

لم تتصلْ قبل مَن قيلتْ له بفمِ

آواز آئی پڑھئے اللہ بلند وبالا کے نام سے اسکا کہنے والا کبھی کسی دہن سے آشنا نہ ہوا ہے۔

هنـاك أَذَّنَ للرحـمنِ، فـامتلأَت

أَسـماعُ مكَّـةَ مِن قُدسيّة النَّغمِ

وہاں رحمن کیلئے ندا لگائی تو مکہ والوں کے کان نغمہ قدسی سے آشنا ہو گئے۔

فلا تسلْ عن قريش كيف حَيْرتُه؟

وكيف نُفْرتُها في السهل والعَلمِ؟

قریش کے بارے میں مت پوچھو کہ پستی وبالائی میں انکی حیرت واستعجاب اور انکی نفرت کا عالم کیا ہوگا۔

تساءَلوا عن عظيمٍ قد أَلَمَّ بهم

رمَـى المشـايخَ والولـدانَ بـاللَّممِ

وہ لوگ اپنے درمیان آنے والی بڑی شخصیت کے بارے میں ایکدورسرے سے پوچھنے لگے جسنے بوڑھوں اور بچوں کو کنارے لگا دیا۔

يا جاهلين على الهادي ودعوتِه

هل تجهلون مكانَ الصادِقِ العَلمِ؟

اے ہدایت کے پیامبر اور اسکے طریقہء کار سے نا آشنا لوگو! کیا تم صادق وباحیثیت انسان کے مقام ومرتبہ سے ناآشنائی برتتے ہو۔

لقَّبتموهُ أَمينَ القومِ في صِغرٍ

وما الأَمينُ على قوْلٍ بمتّهَمِ

تم بچپن ہی سے انہیں قوم کا امین جانتے ہو، اور امانت دار کے کسی بات پر شک نہیں کیا جاتا۔

يا أَفصحَ الناطقين الضادَ قاطبةً

حديثُك الشّهدُ عند الذائقِ الفهِمِ

اے عربی بولنے والوں میں سب سے زیادہ فصیح شخص آپکی گفتگو باذوق وذی فہم شخص کیلئے مانند شہد ہے۔

حَلَّيتَ من عَطَلٍ جِيدَ البيانِ به

في كلِّ مُنتَثِرٍ في حسن مُنتظِمِ

آپ ظاہری زیور سے قطع نظر شیریں بیانی سے آراستہ ہیں، جو حسن نظم کے اعتبار سے ہر نثر میں پنہاں ہیں۔

بكـلِّ قـولٍ كريمٍ أَنت قائلُـه

تُحْيي القلوبَ، وتُحْيي ميِّتَ الهِممِ

آپ ہر نیک بات کے ذریعے دلوں کو زندہ کرتے ہیں اور افسردہ قلوب میں زندگی کی روح پھونکتے ہیں۔

سَـرَتْ بشـائِرُ بالـهـادي ومولِده

في الشرق والغرب مَسْرى النورفي الظلمِ

ہدایت کے پیکر اور اسکی ولادت کی نوید مشرق ومغرب میں ایسے پھیل گئی، جیسے تاریکیوں میں روشنی پھیل جاتی ہے۔

تخطَّفتْ مُهَجَ الطاغين من عربٍ وطـيَّرت أَنفُسَ البـاغين من عجمِ

عرب کے سرکش لوگوں کی جان نکل گئی، اور عجم کے باغیوں کے اوسان خطا ہو گئے۔

رِيعت لها شُرَفُ الإِيوان، فانصدعت

من صدمـة الحق، لا من صدمة القُدمِ

ایوان کسری میں لرزہ طاری ہو گیا اور وہ حق کی آواز سے پاش پاش ہوگیا، نہ کہ تیشہ کی ضرب اور کلہاڑے کی مار سے۔

أَتيتَ والناسُ فَوْضَى لا تمرُّ بهم

إلاّ على صَنم، قد هام في صنمِ

آپ اس دنیا میں تشریف لائے اس حال میں کہ لوگ انارکی اور انتشار میں مبتلا تھے حال یہ تھا کہ جب آپ انکے پاس سے گزرتے تو کوئی بت پر اوندھے پڑا ہوا ہوتا اور کوئی بت میں ہی مگن ہوتا۔

والأَرض مملوءَةٌ جورً، مُسَخَّرَةٌ

لكلّ طاغيةٍ في الخَلْق مُحتكِمِ

آپ اس حال میں آئے کہ روئے زمین ظلم وجور سے پٹی پڑی تھی ہر سرکش وظالم کیلئے ہموار تھی جو مخلوق کے فرمانروا بنے ہوئے تھے۔

والخلقُ يَفْتِك أَقواهم بأَضعفِهم

كاللَّيث بالبَهْم، أَو كالحوتِ بالبَلَمِ

مخلوق کا حال یہ تھا کہ ان میں کا قوی کمزور کو پھاڑ کھاتا تھا جیسے شیر چوپایوں کو اور بڑی مچھلی چھوٹی مچھلی کو۔

أَسرَى بك اللهُ ليلا، إذ ملائكُه

والرُّسْلُ في المسجد الأَقصى على قدَمِ

اللہ نے آپکو راتوں رات سیر کرائی جب کہ ملائکہ ورسل مسجد اقصی میں قدموں کے بل منتظر تھے۔

لما خطرتَ به التفُّوا بسيدِهم

كالشُّهْبِ بالبدرِ، أَو كالجُند بالعَلمِ

جب آپ پر کوئی خطرہ منڈلاتا تھا تو صحابہ آپکو اسطرح گھیرے میں لے لیتے تھے جیسے ستارے ماہ کامل کو یا لشکر جھنڈے کو۔

صلى وراءَك منهم كلُّ ذي خطرٍ

ومن يفُز بحبيبِ الله يأْتمِ

آپ پر ہر عظیم شیٔ درود بھیجتی ہے اور جو اللہ کے حبیب کو پانے میں کامیاب ہوگیا وہ بامراد ہو گیا۔

جُبْتَ السمواتِ أَو ما فوقهن بهم

على منوّرةٍ دُرِّيَّةِ اللُّجُمِ

براق پر سوار ہو کر آپ نے آسمان اور ماورائے آسمان سفر طے کیا۔

رَكوبة لك من عزٍّ ومن شرفٍ

لا في الجيادِ، ولا في الأَيْنُق الرسُمِ

آپکی سواری عزت وشرف کی سواري تھی جو نہ کسی عمدہ گھوڑے پر اور نہ کسی تیز رفتار اونٹ پر تھی۔

مَشِيئةُ الخالق الباري، وصَنعتُه

وقدرةُ اللـه فوق الشك والتُّهَمِ

باری تعالی کی مشیت اور اسکی صنعت گری تھی اور اسکی قدرت شک اور عیب سے پرے ہے۔

حتى بلغتَ سماءً لا يُطارُ لها

على جَناحٍ، ولا يُسْعَى على قَدمِ

یہاں تک کہ بلندی کے اس مقام پر پہونچ گئے جہاں نہ پروں اور بازووں کے بل پر اڑا جاسکتا ہے اور نہ ہی پیروں پر چلا جاسکتا ہے۔

وقيل: كلُّ نبيٍّ عند رتبتِه

ويا محمدُ، هذا العرشُ فاستلمِ

اور کہا گیا ہر نبی اپنے مقام پر ہے اور اے محمد ﷺ یہ عرش ہے آپ اسے چومئے۔

خطَطت للدين والدنيا علومَهما

يا قارئَ اللوح، بل يا لامِسَ القَلمِ

آپ نے دین ودنیا کے علوم لکھ ڈالے، اے لوح خواں بلکہ اے قلم کو ہاتھ لگانے والے۔

أَحطْتَ بينهما بالسرِّ، وانكشفتْ

لك الخزائنُ من عِلْمٍ، ومن حِكمِ

آپ نے ان دونوں کے درمیان مخفی چیزوں کا احاطہ کیا جب کہ آپ کیلئے علم وحکمت کے خزانے آشکار کردئے گئے۔

سلْ عصبةَ الشِّركِ حولَ الغارِ سائمةً

لولا مطاردةُ المختار لم تُسمِ

شرک کے گروہ سے پوچھئے جبکہ غار کے ارد گرد چکر لگا رہے تھے، اگر انہیں حضور ﷺ کو جلا وطن کرنا مقصود نہ ہوتا وہ کبھی بھی گھر سے نہ نکلتے۔

هل أبصروا الأَثر الوضَّاءَ، أَم سمِعوا

همْسَ التسابيحِ والقرآن من أَمَمِ؟

کیا انہوں نے روشن نشانیاں دیکھیں یا انہوں نے قرآن کا نغمہ اور تسبیح کی کھنک قریب سے نہیں سنی۔

وهل تمثّل نسجُ العنكبوتِ لهم

كالغابِ، والحائماتُ الزُّغْبُ كالرخمِ؟

اور کیا تار عنکبوت نے ان کیلئے جنگل کا منظر پیش نہ کیا جھاں پیاسے جانور اورچھوٹے بڑے پرندے گدھ کیطرح منڈلا رہے ہوتے ہیں۔

فـأَدبرو، ووجـوهُ الأَرضِ تلعنُهم

كبـاطلٍ من جلالِ الحق منهزِمِ

وہ پیٹھ پھیر کر بھاگنے پر مجبور ہوئے جبکہ روئے زمین ان پر لعنت بھیج رہی تھی ایسے باطل قوم کیطرح جو حق جل وعلا کی جانب سے دھتکاری ہوئی ہوتی ہے۔

لولا يدُ اللـهِ بالجارَيْنِ ما سلِما

وعينُـه حولَ ركنِ الدين؛ لـم يقمِ

اگر اللہ کی مدد ان دونوں ہمنشینوں کے ساتھ نہ ہوتی تو دونوں سلامت نہ رہ پاتے، اور انکی آنکھ دین کے ستون کے ارد گرد قرار نہیں پا رہی تھی۔

توارَيـا بجَنـاح اللـهِ، واستترَا

ومـن يضُمَّ جناحُ اللـه لا يُضَمِ

دونوں اللہ کی پناہ میں چھپ گئے اور پوشیدہ ہو گئے، اور اللہ

کی پناہ جسے مل جاتی ہے اسے نقصان نہیں ہوتا ہے۔

يا أَحمدَ الخيْرِ، لي جاهٌ بتسْمِيَتي

وكيف لا يتسامى بالرسولِ سمِي؟

اے خیر والے اُحمد مجھے بھی اپنے نام پر رشک ہے اور کیسے رشک نہ ہو جب کہ رسول کے نام سے میرا نام جڑتا ہے۔

المادحون وأَربابُ الهوى تَبَعٌ

لصاحبِ البُرْدةِ الفيحاءِ ذي القَدَمِ

سبھی مدح خواں اور خواہشات کے پجاری، صاحب خیر کشادہ چادر والے کے پیرو کار ہیں۔

مديحُه فيك حبٌّ خالصٌ وهوًى

وصادقُ الحبِّ يُملي صادقَ الكلمِ

ہمارے ممدوح آپکی سچی محبت میں ہم رلے ہوئے ہیں اور آپکی شوق میں ہم ڈوبے ہوئے ہیں،حقیقت یہ ہےکہ سچی محبت ہی سچی بات کیطرف رہنمائی کرتی ہے۔

الله يشهدُ أَني لا أُعارضُه

من ذا يعارضُ صوبَ العارضِ العَرِمِ؟

اللہ گواہ ہے کہ میں اسکی مخالفت نہیں کرتا ہوں، اور کون

ہے جو فیض عرم کا مقابلہ کرے۔

البدرُ دونكَ في حُسنٍ وفي شَرفٍ

والبحرُ دونك في خيرٍ وفي كرمِ

حسن وشرف میں چاند آپکے سامنے بے نور ہے، اور جود وسخا میں سمندر آپکے سامنے ہیچ ہے۔

شُمُّ الجبالِ إذا طاولتَها انخفضت

والأَنجُمُ الزُّهرُ ما واسمتَها تسِمِ

اگر پہاڑ کی چوٹی کا آپ کی بلندی سے موازنہ کیا جائے تو وہ بھی پست نظر آئے گی اور زہرہ ستارے جتنے بھی بلند ہو جائیں وہ آپکے سامنے مغلوب ہیں۔

والليثُ دونك بأْسًا عند وثبتِه

إذا مشيتَ إلى شاكي السلاح كَمِي

اور شیر شکا ر پر چھلانگ لگاتے وقت بھی کمزور نظر آتا ہے جب آپ ہتھیار بند ہو کر میدان کارزار کی طرف چلتے ہیں۔

ذُكِرْت باليُتْم في القرآن تكرمةً

وقيمةُ اللؤلؤ المكنونِ في اليُتم

اور قرآن میں آپ کی یتیمی کا بھی ذکر بطور عزت کیا گیا

ہے حقیقت تو یہ کہ در مکنون کی قمیت اسکے البیلے پن اور انمولتا میں ہے۔

اللـهُ قسّمَ بيـن الناسِ رزقَهُمُ

وأَنت خُيِّرْتَ في الأَرزاق والقِسمِ

اللہ نے تو رزق بانٹا ہی ہے لوگوں کے درمیان لیکن آپ کو انہوں نے تقسیم میں اختیار دیا ہے۔

إِن قلتَ في الأَمرِ: ''لا''أَو قلتَ فيه: ''نعم»

فخيرَةُ اللهِ في ''لا'' منك أَو ''نعمِ»

اس معاملہ میں اگر آپ ''نہیں'' یا ''ہاں'' کہتے تو اللہ آپکو اسی چیز کا اختیار دے دیتا۔

أَخوك عيسى دَعَا ميْتًا، فقام لهُ

وأَنـت أَحييتَ أَجيالاً مِن الرِّممِ

آپکے بھائی عیسی نے مردہ کو پکارا تو وہ اٹھ کھڑا ہوا جبکہ آپ نے تو بے جان چیزوں میں بھی حیات بخش دی۔

قالوا: غَزَوْتَ، ورسْلُ اللهِ ما بُعثوا

لقتْل نفس، ولا جاءُوا لسفكِ دمِ

لوگوں نے طعنہ دیا کہ آپ تو لڑنے کیلئے نکلے، حالانکہ اللہ

کے پیامبر قتل نفس یا خونریزی کیلئے نہیں بھیجے گئے ہیں۔

يا ربِّ، هبتْ شعوبٌ من منيّتها

واستيقظت أُمَمٌ من رقْدة العدمِ

اے میرے رب بےجان قوموں میں جان آگئی اور خواب غفلت میں سوئی ہوئی امت بیدار ہو گئی۔

سعدٌ، ونحسٌ، ومُلكٌ أَنت مالِكه

تُديلُ مِنْ نِعَم فيه، ومِنْ نِقَمِ

خوش بختی وبد بختی اور ملک سب آپکے زیر تصرف ہیں،آپ اسے سزا وجزا کی گردش میں پھیرتے رہتے ہیں۔

رأَى قضاؤك فينا رأْيَ حكمتِه

أَكرِمْ بوجهك من قاضٍ ومنتقمِ

ہمارے بیچ آپکا فیصلہ پرحکمت ہوتا ہے، فیصلہ وانتقام میں آپ کَرَم فرمائیے۔

فالطُفْ لأَجلِ رسولِ العالمين بنا

ولا تزدْ قومَه خسفً، ولا تُسمِ

ہمارے ساتھ کل جہاں کے رسول کے صدقے میں لطف

وکرم فرمائیے اور انکے قوم کو مزید ذلت ورسوائی کا داغ مت دیجیے۔

یا ربِّ، أَحسنت بَدءَ المسلمين به

فتمِّم الفضلَ، وامنحْ حُسنَ مُخْتَتَمِ

اے رب آپ نے شروعات احسان سے کیا ہے مسلمانوں کے ساتھ، تو اپنا فضل بھی مکمل کیجئیے اور انتہا بھی احسان سے فرمائیے۔

أحمد شوقی کے قصیدۃ ''سلوا قلبی'' کے اشعار:

تَجَلّى مَولِدُ الهادي وَعَمَّت بَشائِرُهُ البَوادي وَالقِصابا

ہادی پیکر کی ولادت کی روشنی عالم پر چھا گئ اور اس کی نوید نے نگر نگر قریہ قریہ میں خوشیاں بکھیر دی۔

وَأَسدَت لِلبَرِيَّةِ بِنتُ وَهبٍ يَداً بَيضاءَ طَوَّقَتِ الرِقابا

وہب کی خوش قسمت بیٹی نے بنی نوع انساں کو وہ روشن وبابرکت نعمت عطا کی جس نے عالم کو اپنی روشنی کا اسیر بنا لیا۔

لَقَد وَضَعَتهُ وَهّاجاً مُنيراً كَما تَلِدُ السَماواتُ الشِهابا

یقینا انہوں نے تابناک ودرخشاں وجود کو جنم دیا جیسے آسمان شہابی ستاروں کا پرتو پیش کرتا ہے۔

فَقامَ عَلى سَماءِ البَيتِ نوراً يُضيءُ جِبالَ مَكَّةَ وَالنِقابا

بیت اللہ کی فضا میں ایک روشنی جلوہ گر ہوئی جس نے مکہ کے پہاڑوں اور مستور جگہوں کو روشن کر دیا۔

وقعت وَضاعَت يَثرِبُ الفَيحاءُ مِسكاً وَفاحَ القاعُ أَرجاءً وَطابا

یثرب کی زمین نے خوشبو بکھیر دی اور اس کے گوشے واطراف معطر ہوگئے۔

أَبا الزَهراءِ قَد جاوَزتُ قَدري بِمَدحِكَ بَيدَ أَنَّ لِيَ اِنتِسابا

اے فاطمہ کے ابو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعریف میں میں اپنے حدود کو پھلانگ گیا، باوجود یہ کہ میری کوئی وقعت نہیں ہے۔

فَما عَرَفَ البَلاغَةَ ذو بَيانٍ إِذا لَم يَتَّخِذكَ لَهُ كِتابا

بیان کے شہسواروں نے بلاغت کا مزہ نہیں چکھا چونکہ انہوں نے آپ کو اپنا آئیڈیل تسلیم نہیں کیا۔

مَدَحتُ المالِكينَ فَزِدتُ قَدراً فَحينَ مَدَحتُكَ اِقتَدتُ السَحابا

میں نے بادشاہوں کی تعریف کی تو خوب عزت لوٹی، جب میں نے آپ کی تعریف کی تو میں نے بادلوں سے بھی اوپر کمندیں ڈال دی۔

سَألتُ اللهَ في أَبناءِ ديني فَإِن تَكُنِ الوَسيلَةَ لي أَجابا

میں نے اللہ کے سامنے اپنے دینی سپوتوں کے سلسلے میں دست سوال دراز کیا، اگر آپ وسیلہ ہو جاتے تو میری فریاد سن لی جاتی، یا میری دعا کی لاج رکھ لی جاتی۔

وَما لِلمُسلِمينَ سِواكَ حِصنٌ إِذا ما الضَرُّ مَسَّهُمُ وَنابا

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سوا کوئی مسلمانوں کا پناہ نہیں ہے جب انہیں کوئی تکلیف یا مصیبت پہونچے۔

كَأَنَّ النَحسَ حينَ جَرى عَلَيهِم أَطارَ بِكُلِّ مَملَكَةٍ غُرابا

گویا کہ ان کے اوپر نحوست چھا گئی کہ ہر مملکت کے بخت پر کووں نے پانی پھیر دیا۔

وَلَو حَفظوا سَبيلَكَ كان نوراً وَكانَ مِنَ النُحوسِ لَهُم حِجابا

اگر لوگ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے رستے کو اپنانے تو ان کے لئے روشنی ہوتی، جو ان کی بد بختیوں پر پردہ کا کام کرتا۔

بَنَيتَ لَهُم مِنَ الأَخلاقِ رُكناً فَخانوا الرُكنَ فَانهَدَمَ اِضطِرابا

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لوگوں کے لئے اخلاق کا ایک ستوں بنا دیا لیکن انہوں نے اس ستون کی قدر نہیں کی تو وہ لرزہ بر اندام ہو کر زمیں پر آگرا۔

وَكانَ جَنابُهُم فيها مَهيباً وَلَلأَخلاقِ أَجدَرُ أَن تُهابا

اور ان پر یہ حق تھا کہ اخلاق کا استقبال کرتے اور اخلاق کا تو حق ہی ہوتا ہے کہ اس کو درجہ دیا جائے۔

فَلَولاها لَساوى اللَيثُ ذِئباً وَساوى الصارِمُ الماضي قِرابا

اگر معیار اخلاق نہ ہوتا تو شیر وبھیڑیا سب برابر ہوتے اورشمشیر براں اور اسکے نیام میں کوئی فرق نہ ہوتا۔

فَإِن قُرِنَت مَكارِمُها بِعِلمٍ تَذَلَّلَتِ العُلا بِهِما صِعابا

اگر اخلاق کو علم سے جوڑ دیا جائے تو بڑی بڑی چیزیں طاقتیں سرنگوں ہو جاتی۔

امام بوصیری رحمۃ اللہ کے اشعار:

محمد سيد الكونين والثقليـن والفريقين من عُرْب ومنْ عجـمِ

محمد ﷺ سید کونین ہیں جن وانس کے بادشاہ، شہنشاہ دوعالم اور مالک عرب وعجم ہیں۔

نبينا الآمرُ الناهى فلا أحـدٌ أبرَّ فى قولِ لا منه ولا نعـمِ

ہمارے نبی ﷺ نیکی کا حکم کرنے والے اور برائی سے روکنے والے چنانچہ کوئی نفی یا اثبات کہنے میں آپ ﷺ سے زیادہ راست باز نہیں ہے۔

هو الحبيب الذی ترجی شفاعته لکل هولٍ من الأهوال مقتحـمِ

وہی ایک ایسا صاحب شان محبوب ہے جسکی شفاعت کی امید کی جاتی ہے اچانک پیدا ہونے والے ہرخوف ومصیبت میں۔

دعا إلی الله فالمستمسکون بـه مستمسکون بحبلٍ غیر منفصـمِ

آپ ﷺ نے دعوت حق دی جنہوں نے قبول کیا انہوں نے ایسی ڈور تھامی جو ٹوٹ نہیں سکتی۔

فاق النبیین فی خَلقٍ وفی خُلُقٍ ولم یدانوه فی علمٍ ولا کـرمِ

حضور ﷺ تمام انبیاء سے حسن سیرت اور حسن صورت میں بڑھ گئے اور علم وکرم میں حضور ﷺ کے برابر کوئی نہیں۔

وکلهم من رسول الله ملتمـسٌ غرفاً من البحر أو رشفاً من الدیمِ

ہر ایک نبی رسول اللہ ﷺ سے طلب گار ہے سمندر سے ایک چلو کا یا موسلا دھار بارش سے ایک گھونٹ کا۔

وواقفون لدیه عند حدهـم من نقطة العلم أو من شکلة الحکمِ

وہ تمام کے تمام حضور ﷺ کے سامنے اپنے اپنے مقام پر ، علم کے یا حکم کی شکل میں کھڑے ہیں۔

فهو الذی تم معناه وصورتـه ثم اصطفاه حبیباً باریُٔ النسـمِ

وہی ایسی ذات ہے جو معنی اور صورۃ میں مکمل ہوئی، پھر ذی روح کو پیدا کرنے والے نے آپ ﷺ کو حبیب منتخب کر لیا۔

منزہٌ عن شریكٍ فی محاسـنه فجوهر الحسن فیه غیر منقسـمِ

آپ اپنے محاسن میں شریک سے منزہ ہیں، پس حضور ﷺ کی ذات مقدسہ میں جوہر حسن غیر منقسم ہیں۔

دَعْ ما ادَّعَتْهُ النَّصارَى في نَبيِّهِمِ

وَاحكُمْ بما شِئْتَ مَدْحاً فيهِ واحْتَكِمِ

نصاری نے اپنے نبی کے متعلق جو دعوے کئے ہیں ان کو چھوڑو ، انکے علاوہ جو چاہے بطور مدح حضور ﷺ کی ثنا خوانی میں حکم لگاؤ اور دانائی استعمال کرو۔

وانسب إلی ذاته ما شئت من شرف

وانسب إلی قدره ما شئت من عظمِ

حضور ﷺ کی ذات اقدس کی جانب عظیم مرتبہ منسوب کرو، اور آپ کی رفعت شان کے مناسب جو چاہو عظمت بیان کرو۔

وانسب إلى ذاته ما شئت من شرف

وانسب إلى قدره ما شئت من عظمِ

بے شک رسول اللہ ﷺ کی فضیلت کی کوئی حد نہیں کہ جسکو کوئی بیان کرنے والا بیان کرسکے۔

لو ناسبت قدرَہ آیاتُه عظمـاً

أحيا اسمُه حين يدعى دارسَ الرممِ

اگر آنحضرت کے معجزات از روئے عظمت آپ کے مرتبے کی مناسبت کر لیتے تو جب بھی آپکا نام لیا جاتا تو وہ بوسیدہ ہڈیوں کو زندہ کردیتا۔

لم يمتحنا بما تعيا العقولُ بــه حرصاً علينا فلم نرْتبْ ولم نهـمِ

آپ ﷺ نے ہمیں آزمائش میں مبتلا نہیں کیا ہماری بہتری کی حرص کرتے ہوئے کہ جسکے ادراک سے عقلیں عاجز ہوجائیں نہ تو ہم نے شک کیا اور نہ ہی ہم متحیر ہوئے۔

أعيا الورى فهمُ معناه فليس يُرى

فی القرب والبعد فيه غير مُنْفحمِ

آپکی راز جوئی نے پوری مخلوق کو بے بس کر دیا، یہاں تو سبھی حیران وپریشان ہی نظر آرہے ہیں۔

أكرمْ بخَلْق نبی زانه خُلُـقٌ بالحسن مشتملٍ بالبشر متَّســم

نبی پاک ﷺ کی صورت ظاہری کتنی باکرامت ہے جسکو اخلاق نے آراستہ کیا ہے جو صورت ظاہری حسن پر مشتمل ہے اور بشاشت کے مطابق کام کرتے ہیں۔

كالزهر فی ترفٍ والبدر فی شرفٍ

والبحر فی كرمٍ والدهر فی هِمَمِ

ہرے بھرے پھول اور بدر کامل کی طرح ہیں اور جود وسخا میں دریا ہیں اور عزم وہمت میں کوہ ہمالہ ہیں۔

لا طيبَ يعدلُ تُرباً ضم أعظُمَـهُ

طوبى لمنتشقٍ منه وملتثــم عليه وسلم

کوئی خوشبو اس مٹی کے برابر نہیں ہو سکتی جو جسم اقدس سے لگی ہوئی ہے، کس قدر سعادت مند ہے وہ شخص جسنے اسکو سونگھا اور بوسہ دیا۔

أبان مولدُه عن طيب عنصره يا طيبَ مبتدأٍ منه ومختتـمِ

حضور اکرم ﷺ کا زمانہ ولادت اسکے بہترین عنصر کے ساتھ

ظاہر ہوا، سبحان اللہ کیسی عمدہ ہے وہ ذات جسکا زمانہ ابتداء اور اختتام دونوں ہی بہت شاندار ہے۔

يومٌ تفرَّس فيه الفرس أنهـمُ قد أُنْذِروا بحلول البؤْس والنقمِ

اس روز اہل فارس نے اپنی فراست سے سمجھ لیا کہ وہ سزا اور خوف کے نزول کے باعث ڈرائے گئے۔

وبات إيوان كسرى وهو منصدعٌ

كشملِ أصحاب كسرى غير ملتئمِ

اور ایوان کسری رات کو پھٹ گیا جیسے کے ساتھی یعنی لشکر جو منتشر ہونے کے بعد منظم نہ ہوسکا۔

والنار خامدةُ الأنفاسِ من أسفٍ

عليه والنهرُ ساهى العينِ من سدمِ

اور آگ اسپر غم کے باعث بجھ گئی، اور حیرت سے چشمے کا پانی سوکھ گیا۔

وساءَ ساوة أنْ غاضت بحيرتُهـا ورُدَّ واردُها بالغيظ حين ظمـي

اور ساوہ خشک ہوگیا، کہ اس کے سمندر کا پانی نیچے اتر گیا، اور پانی کے طالب کو جب پیاس لگی تو غیظ وغضب کے عالم میں لوٹ آیا۔

كأنّ بالنار ما بالماء من بـلل حزْناً وبالماء ما بالنار من ضَـرمِ

گویا کہ نمی کی وجہ سے آتش کدہ ایران بجھ گیا اور پانی افسوس کے سبب آگ کی سی حرارت میں تبدیل ہوگیا۔

والجنُ تهتفُ والأنوار ساطعـةٌ والحق يظهرُ من معنىً ومن كَلِمِ

اور جن آوازیں دے رہے تھے جب کہ انوار پھیلے ہوئے تھے، اور حق معنی اور کلام سے ظاہر ہو رہا تھا۔

جاءتْ لدعوته الأشجارُ سـاجدةً تمشي إليه على ساقٍ بلا قـدمِ

درخت حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بلانے پر متواضع ہو کر جھک کر قدموں کے بغیر اپنے تنوں پر چلتے ہوئے آئے۔

كأنَّما سَطَرتْ سطراً لما كتـبتْ فروعُها من بديعِ الخطِّ فى اللّقَمِ

گویا وہ ایک خط کھینچے ہوئے آئے اور انکی شاخیں، ان سطور کے درمیان خوبصورتی پیدا کر رہی تھیں۔

مثل الغمامة أنّى سار سائرة تقيه حرّ وطيس للهجير حمي

ان درختوں کا حضور کے پاس آنا بادل کی ٹکری کیطرح ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جہاں بھی تشریف لے جاتے وہ ساتھ چلتی رہتی، اور آپکو دو پہر کی سخت گرمی سے بچاتی۔

وما حوى الغار من خير ومن كرم

وكلّ طرف من الكفّار عنه عمي

اور یاد کرو جب کہ غار ثور نے خیر اور کرم کو اکٹھا کر دیا تھا اور کفار کی ہر آنکھ آپکو دیکھنے سے اندھی تھی۔

فالصّدق في الغار والصّدّيق لم يرما

وهم يقولون: ما بالغار من أرم

سراپا صدق حضور نبی اکرم ﷺاور صدیق اکبر غار میں دکھائی نہیں دئے، حالانکہ وہ کفار آپس میں کہ رہے تھے کہ غار میں کوئی بھی نہیں۔

ظنّوا الحمام وظنّوا العنكبوت على

خير البريّة لم تنسج ولم تحم

انہوں نے کبوتری اور مکڑی کو خیال کیا، کہ مکڑی نے حضور ﷺپر جالا نہیں تنا، اور کبوتری بھی نہیں اڑی۔

وقاية الله أغنت عن مضاعفة من الدّروع وعن عال من الأطم

اللہ تعالی کی حفاظت نے آپکو متعدد زرہوں اور اونچے قلعوں سے مستغنی کر دیا۔

ما سامني الدّهر ضيما واستجرت به

إلّا ونلت جوارا منه لم يضم

زمانے نے مجھے ظلم کی سختی نہیں چکھائی، حال یہ ہے کہ جب بھی میں نے حضور ﷺ کی پناہ مانگی مجھے پناہ مل گئی اور زمانہ مجھ پر کوئی ظلم نہ کرسکا۔

ولا التمست غنى الدّارين من يده

إلا استلمت النّدى من خير مستلم

میں نے جب بھی دونوں جہاں کی دولت آپ سے مانگی تو میں نے بہترین عطا کنندہ سے سخاوت اور بخشش حاصل کی۔

لا تنكر الوحي من رؤياه إنّ له قلبا إذا نامت العينان لم ينم

خوابوں میں آپ پر وحی اترنے کا انکار نہ کر، کیونکہ بیشک آپکا ایک ایسا دل ہے کہ جب آنکھیں سوجاتی ہیں تو وہ نہیں سوتا۔

ايَات حقٍّ مِنَ الرحمٰنِ مُحدثة

قَديمَةٌ صِفَةُ الْمَوْصُوفِ بالْقِدمِ

اللہ تعالی کی طرف سے نازل شدہ آیات حادث ہیں، لیکن یہ موصوف کی صفت کی اعتبار سے قدیم ہے۔

يَا خيْر مَن يَّمَّمَ الْعَافُوْنَ سَاحته

سَعْيا وَفَوْقَ مُتوْنِ الايْنُقِ الرسُمِ

اے سردار آپ ﷺ ان سب سے بہتر ہیں کہ مانگنے والے جنکے صحن کا قصد کرتے ہیں، اس حال میں کہ وہ پاپیادہ اور مضبوط طاقت ور اونٹیوں کی پیٹھ پر سوار ہو کر آتے۔

ومن هو الآية الكبرى لمعتبـــــرٍ

ومن هو النعمةُ العظمى لمغتنـــم

اے وہ ذات جو عبرت حاصل کرنے والے کیلئے بہت بڑی نشانی یعنی دلیل ہے اور اے وہ ذات جو غنیمت جاننے والے کیلئے نعمت عظمی ہے۔

سريت من حرمٍ ليلاً إلى حـــــرمٍ

كما سرى البدر في داجٍ من الظلم

یارسول اللہ ﷺ آپ نے رات کو ایک حرم سے دوسرے حرم تک سیر کی، جیسے کہ چودہویں رات کا چاند شب دیجور میں چلتا ہے۔

وبت ترقى إلى أن نلت منزلـــــةً

من قاب قوسين لم تدرك ولم تـرم

رات کو آپ ﷺ ترقی کرتے رہے، یہاں تک کہ آپ قاب قوسین مقام تک پھونچ گئے جسکا نہ ادراک کیا جاسکتا ہےاور نہ ارادہ۔

وقدمتك جميع الأنبياء بهـــــا والرسل تقديم مخدومٍ على خـــدم

وہاں تمام انبیاء اور رسل نے آپ کو امامت کے لئے آگے بڑھایا، خادم کے مخدوم کو آگے بڑھانے کی طرح۔

وأنت تخترق السبع الطباق بهـــم

في مركب كنت فيه صاحب العلـــم

آپ ان انبیاء کے ساتھ ساتوں طبق طے کرتے گئے، ایک ایسے قافلے میں جسمیں جھنڈے والے سردار آپ ﷺ تھے۔

حتى إذا لم تدع شأواً لمسـتبقٍ من الدنوِّ ولا مرقى لمسـتنم

یہاں تک کہ آپ نے کسی آگے بڑھنے والے کیلئے قرب کی کوئی غایت نہ رہنے دی، اور نہ ہی اوپر جانے والے کیلئے کوئی سیڑھی۔

خفضت كل مقامٍ بالإضـافة

إذ نوديت بالرفع مثل المفردِ العلـم

جیسے اضافت کی وجہ سے کلمہ کو زیر آتی ہے، یونہی ہر مقام کو آپ نے پست کردیا، کیوں کہ آپ کو بلندی کی طرف ندا دی گئی ہے جیسے منادی مفرد علم مرفوع پڑھا جاتا ہے۔

بشرى لنا معشر الإسلام إن لنـــا

من العناية ركناً غير منهـــدم

اے معشر اسلام ہمارے لئے خوشخبری ہے کہ ہمیں بطور عنایت وہ رکن عطا کیا گیا جو منہدم ہونے والا نہیں ہے۔

لما دعا الله داعينا لطاعتـــــه بأكرم الرسل كنا أكرم الأمـــم

جب اللہ نے ہمیں اپنی اطاعت کیطرف ہمیں بلانے والے نبی کو اکرم الرسل کے لقب سے پکارا، تو ہم اکرم الأمم ہوگئے۔

كَفَاكَ بالْعِلْمِ فِي الامّيِّ مُعْجزةً فِي الْجاهِلِيَّةِ وَالتاديْب فِي الْيُتمِ

تجھ کو بطور معجزہ یھی بات کافی ہے کہ زمانہ جاھلیت میں امی کے پاس علم ہے اور یتیمی کے حالت میں اسکے پاس ادب ہے۔

خدمته بمديحٍ استقيل بـــــه

ذنوب عمرٍ مضى في الشعر والخدم

میں نے قصیدہ کہ کر آپکی خدمت کی تاکہ میں اسکے وسیلہ سے معافی طلب کروں، ساری عمر کے گناہوں کی جو عمر شعر گوئی اور ارباب دنیا کی خدمت میں گزری۔

فيا خسارة نفس في تجارتها لم تشتر الدين بالدنيا ولم تسم

ہائے افسوس میرے نفس کو اپنی تجارت میں بہت خسارہ ہوا، کہ اسنے دین کو دنیا کے عوض نہ خریدا اور نہ ہی ویسے خریدنے کا قصد کیا۔

وَمَنْ يَبعْ اجلا مِنْهُ بعَاجلِهِ يَبنْ لَهُ الْغَبنُ فِي بيْعٍ وَفِي سَلَمِ

جو آخرت کو دنیا کے بدلے بیچے گا اسکو نقد وادھار دونوں صورتوں میں نقصان ظاہر ہوگا۔

فَانّ لِي ذمَّةً مِنْهُ بتسْمِيَّتي مُحمَّدا وَهُوَ اوْفَى الْخلْقِ بالذمَمِ

میرا آپ کے ساتھ یہی عھد ہے کہ میرا نام بھی محمد ہے اور آپ اپنی ذمہ داریوں کو تمام مخلوق سے زیادہ وفا کرنے والے ہیں۔

انْ لَمْ يَكُنْ فِي مَعَادي اخذا بيَدي

فَضْلا وَالا فَقُلْ يَازلَّةَ الْقَدمِ

اگر بروز قیامت آپ نے اپنے فضل وکرم سے میری دستگیری نہ فرمائی، تو اے مخاطب تم مجھے کہو اے قدم کی لغزش والے۔

وَمُنْذ الْزمْت افْكَاري مَدائِحهُ وَجدتهُ لِخلَاصِي خيْر مُلْتزمِ

اور جب سے میں نے اپنے افکار کو حضور ﷺ کی مدح کیساتھ لازم کیا، تو میں آپ کو اپنی خلاصی کیلئے بہترین کفیل پایا ہے۔

وَلَنْ يَفُوْت الْغِنٰى مِنْهُ يَدا ترب

انَّ الْحيَا يُنْبت الازهَار فِي الاكَمِ

اور حضور ﷺ کی سخاوت سے کوئی مفلس ہر گز محروم نہ رہیگا، بیشک بارش ٹیلوں پر بھی پھول اگاتی ہے۔

يا نفسي لا تقنطي من زلة عظمت

إن الكبائر في الغفران كاللمم

اے نفس تو کسی عظیم خطا لغزش کے باعث نا امید نہ ہو، بے شک بڑے بڑے گناہ بخشش کے سمندر میں چھوٹے ہوتے ہیں۔

لعل رحمة ربي حين يقسمها

تأتي عل حسب العصيان في القسم

امید ہے کہ جب میرا رب اپنی رحمت تقسیم کریگا، تو رحمت گناہوں کے مقدار کے مطابق ہر ایک کے حصہ میں آئیگی۔

يا رب واجعل رجائي غير منعكس

لديك، واجعل حسابي غير منخرم

اے رب میری امید کو سیدھا رکھ اور میرے گمان کو منقطع نہ کر۔

والطف بعبدك في الدارين أن له

برا، متى تدعه الأهوال ينهزم

اے اللہ اپنے بندے پر دونوں جہانوں میں مہربانی فرما، بیشک اسکے پاس ایسا صبر ہے جو حالات میں اسے تھامے رہتا ہے۔

وأذن بسحب صلاة منك دائمة على النبي بمنهل ومنسجم

اے رب تو ان بادلوں کو حکم دے جو تیری طرف سے ہمیشہ نبی پاک ﷺ پر درود و سلام بھیجتے ہیں، تاکہ وہ لگاتار اور کثرت سے صلاۃ وسلام کی بارش برسائیں۔

ثم الرضا عن أبي بكر وعن عمر

وعن علي وعن عثمان ذي الكرم

پھر اے رب تو راضی ہو جا ابو بکر وعمر سے، اور علی اور عثمان سے جو ذیشاں اور صاحب جود وسخا ہیں۔

والآلِ وَالصَّحْبِ ثمَّ التَّابعينَ فهم أهل التقى والنقا والحلم والكرمِ

اور آل رسول ﷺ سے، و صحابہ کرام سے اور تابعین سے، یہ سب کے سب تقوی وصاف دل وبردباری اور سخاوت والے ہیں۔

يا رب بالمصطفى بلغ مقاصدنا

واغفر لنا ما مضى يا واسع الكرم

اے میرے رب مصطفی کے طفیل میں ہمیں ہماری منزل مقصود تک پہونچا دے ، اور ہم سے در گزر فرما جو ہو چکا، اے وسیع کرم والے۔

ابن الخیاط رحمۃ اللہ علیہ کے اشعار:

كلُّ القُلوبِ إلىَ الحبيبِ تَمِيْلُ وَمعَي بِهذَا شاهدٌ وَدَلِيلُ

تمام دل محبوب کی جانب مائل ہوتے ہیں میرے پاس اس کی شہادت ودلیل موجود ہے۔

أَمَّا الدَّلِيلُ إذَا ذَكرتَ محمداً فَترَى دُمُوعَ العَارِفِيْنَ تسيلُ

جہاں تک دلیل کی بات ہے تو جب آپ ﷺ محمد کا ذکر کرتے ہیں، تو آپ دیکھتے ہیں کہ عارفین کی آنکھیں اشکبار ہو جاتی ہیں۔

هَذَا مَقَالِي فِيْكَ يَا شَرَفَ الْوَرَى وَمَدّحِي فِيْكَ يَا رسُولَ اللهِ قَلِيْلُ

آپ کے سلسلہ میں یہ میری لب کشائی ہے اے نگینہ مخلوق، اے اللہ کے رسول میں جتنی بھی تعریف کروں وہ کم ہے۔

هَذَا رَسُولُ اللهِ هذا المُصْطَفَى هَذَا لِرَبِ العَالمينَ رَسُولُ

یہ چیدہ ہستی اللہ کے رسول ہیں، یہ رب العالمین کے پیغامبر ہیں۔

يَا سَيِّدَ الكَوْنينِ يَا عَلمَ الهُدى هَذَا المُتيَمُ فِي حِمَـاكَ نَزِيـْلُ

اے سرور کونین اے پرچم ہدایت، یہ عاشق زار آپکے دربار میں مہمان ہے۔

هَذَا النبيُّ الْهَاَشِميُ مُحَمَّدٌ هَذَا لكلِّ العَـالمينَ رَسُـولُ

یہ نبی ہاشمی محمد ﷺ ہیں، یہ کل جہاں کے رسول ہیں۔

هَذَا الـَّـذِي رَدَّ العُـيُونَ بِكَفِّهِ لَمَّاَ بَدَتْ فَوْقَ الـخُدَودِ تَسِيْلُ

یہ وہ شخصیت ہے جنہوں نے ہتھیلی سے آنکھوں کو اپنی جگہ پر لوٹا دیا جو رخسار پر ڈھلک رہے تھے۔

صَلَّىَ عَلَيْكَ اللهُ يَا عَلَمَ الْهُدَىَ مَاَ لَاحَ بَدْرٌ فِي السَّمَاَءِ دَلِيلُ

اے ہدایت کے علمبردار آپ ﷺ پر اللہ کی رحمت ہو،جب تک آسمان میں چودہویں کا چاند چمکتا رہے۔

صَلَّىَ عَلَيْكَ اللهُ يَاَ عَـلَمَ الهُدَىَ مَاَ حَنَّ مُشتَـاقٌ وَسَـاَرَ جَمِيْلُ

اے ہدایت کے در شہورا تجھ پر اللہ کی رحمت نازل ہو، جب تک کوئی شوق آفریں اشتیاق رکھے اور رہ رو منزل اپنی منزل کی طرف گامزن ہو۔

هَذَا رَسَولُ اللهِ نِبْرَاسَ الهُدَىَ هَذَا لكلِّ العَـالمينَ رَسُـولُ

یہ ہدایت کے روشن چراغ اللہ کے رسول ہیں، یہ تمام عالم کے پیغامبر ہیں۔

امام شافعیرحمہ اللہ کے اشعار:

خير النبيين لم يُذكر على شفةٍ إلا وصلّت عليه العجم والعرب

نبیوں میں سب سے بہتر نبی کا جب بھی ذکر ہوتا ہے تو عرب وعجم اس پر درود بھیجتے ہیں۔

خير النبيين لم يُقرَن به أحدٌ وهكذا الشمس لم تُقرَن بها الشهب

خیر الأنبیاء کے کوئی مشابہ نہیں جیسے سورج کا ستاروں سے کوئی جوڑ نہیں۔

خير النبيين لم تُحصر فضائله

مهما تصدت لها الأسفار والكتب

نبیوں میں سب سے بہتر ہستی جسکے فضائل کا احاطہ نہیں کیا جاسکتا، چاہے اس کے لئے جتنی چھوٹی بڑی کتابیں لکھ دی جائیں۔

الماء فاض زلالاً من أصابعه

أروى الجيوش وجوف الجيش يلتهب

صاف وشفاف پانی آپکے انگلیوں کے درمیاں سے رواں ہو گیا جس نے پیاس کی آگ سے جھلستے پیٹ کو ٹھنڈا کر دیا۔

والظبي أقبل بالشكوى يخاطبه

والصخر قد صار منه الماء ينسكب

ہرنی آپ ﷺ کے حضور شکایت لے کر حاضر ہوئی، اور پتھر سے بھی چشمہ ابلنے لگا۔

واهتزت الأرض إجلالاً لمولده شبيهةً بعروس هزّها الطرب

آپکی ولادت کی خوشی میں زمین جھوم اٹھی، اس دولہے کی طرح جس کو خوشیوں نے بے خود کر دیا ہو۔

نبوة ما اتاها باطل ابدا ولا تملكها فى حالة كذب

یہ ایسی نبوت ہے جو باطل سے کبھی آشنا نہ ہوئی، اور نہ ہی کبھی جھوٹ کے قریب گئی۔

نبوة كلها بالصدق ناطقة بالعدل قائمة آياتها عجب

ایسی نبوت جو سراپا صداقت پر مبنی ہے، عدل کو لئے کھڑی ہے اسکی نشانیاں انوکھی ہیں۔

کعب بن زہیر رضی اللہ عنہ کے اشعار:

وَقالَ كُلُّ خَليلٍ كُنتُ آمُلُهُ لا أُلفِيَنَّكَ إِنّي عَنكَ مَشغولُ

اور ہر محب صادق جس سے میں توقع کرسکتا تھا کہ وقت مصیبت کام آئیگا ، وہ کہتا ہے میں تم کو بہلاوا نہیں دیتا ہوں مجھے تمہارے علاوہ اور کام ہے جن میں میں مصروف ہوں۔

فَقُلتُ خَلّوا سبيلي لا أَبا لَكُمُ فَكُلُّ ما قَدَّرَ الرَحمَنُ مَفعولُ

میں ان لوگوں سے کہتا ہوں کہ میرا راستہ چھوڑ دو، اے مجہول النسب لوگو خدائے رحمن نے جو فیصلہ کردیا ہے وہ ہو کر رہے گا۔

كُلُ اِبنِ أُنثى وَإِن طالَت سَلامَتُهُ يَوماً عَلى آلَةٍ حَدباءَ مَحمولُ

ہر وہ شخص جسکو کسی عورت نے جنم دیا ہے وہ خواہ جس قدر بھی عمر پائے، ایک نہ ایک دن جنازے کی پلنگ پر اٹھایا ہی جائیگا۔

أُنبِئتُ أَنَّ رَسولَ اللهِ أَوعَدَني وَالعَفُوُ عِندَ رَسولِ اللهِ مَأمولُ

مجھے بتایا گیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے دھمکی دی ہے، لیکن بخشش و درگزر کی رسول اللہ ﷺ سے توقع ہے۔

إِنَّ الرَسولَ لَنورٌ يُستَضاءُ بِهِ مُهَنَّدٌ مِن سُيوفِ اللهِ مَسلولُ

بیشک رسول اللہ ﷺ ایک نور ہیں، جس سے روشنی حاصل کی جاتی ہے، وہ شمشیر ہیں جو ہندی لوہے کی بنی ہوئی ہے اللہ کی تلوار جو نیام سے نکلی ہوئی ہے۔

حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کے اشعار:

أغَرُّ عَلَيْهِ لِلنُّبُوَّةِ خَاتَمٌ مِنَ اللَّهِ مَشْهُودٌ يَلُوحُ ويُشْهَدُ

حضرت محمد ﷺ پر مہر نبوت چمک رہی تھی، جو اللہ تعالی کی طرف سے سچے اور آخری نبی ہونے کی گواہی ہے۔

وضمَّ الإلهُ اسمَ النبيّ إلى اسمهِ

إذا قَالَ في الخَمْسِ المُؤذِّنُ أشْهَدُ

اللہ تعالی نے حضور ﷺ کا نام گرامی اپنے مبارک نام کیساتھ کے ملایا جسے مؤذن دن میں پانچ مرتبہ بیان کرتا ہے۔

وشقّ لهُ منِ اسمهِ ليجلهُ فذو العرشِ محمودٌ وهذا محمدُ

اللہ تعالی نے انکی عزت میں اضافہ کرنے کیلئے اپنے نام سے حضور ﷺ کا نام مشتق کیا ہے چنانچہ عرش کا مالک محمود ہے اور آپ ﷺ محمد ہیں۔

نَبيٌّ أتَانَا بَعْدَ يَأسٍ وَفَتْرَةٍ منَ الرسلِ والأوثانِ في الأرضِ تعبدُ

جب انسانیت ہدایت سے نا امید ہو چکی تھی رسولوں کی آمد کا وقفہ طویل ہو گیا تھا، اور روئے زمیں

پر بتوں کی پوجا کی جاتی تھی تو ان حالات میں آپ ﷺ ہمارے درمیان مبعوث ہوئے۔

فَأَمْسَى سِرَاجاً مُسْتَنيراً وَهَادِياً يَلُوحُ كما لاحَ الصّقِيلُ المُهَنَّدُ

آپ روشن چراغ اور ہدایت کا رستہ دکھانے والے بن کر تشریف لائے اور آپ کی ہدایت یوں چمکتی ہے جیسے نئ اور تیز دھار تلوار۔

وأنذرنا ناراً، وبشرَ جنة ً وعلمنا الإسلامَ فاللهَ نحمدُ

آپ نے ہمیں جھنم کی آگ سے ڈرایا، جنت کی خوشخبری سنائی، اور ہمیں اسلام سکھایا، پس ہم اللہ تعالی کی ہی تعریف کرتے ہیں۔

وأنتَ إلهَ الخلقِ ربي وخالقي بذلكَ ما عمرتُ في الناسِ أشهدُ

اے ساری مخلوق کے الہ تو ہی میرا رب اور میرا خالق ہے، جب تک میں زندہ رہا لوگوں میں اسی بات کا اعلان کرتا رہوں گا۔

تَعَالَيْتَ رَبَّ الناسِ عن قَوْلِ مَن دَعا

سِوَاكَ إلهاً أَنْتَ أَعْلَى وَأَمْجَدُ

اے سب لوگوں کے پروردگار تو ان تمام باتوں سے مبرا اور منزہ ہے جو تیرے علاوہ کسی اور کو بھی معبود بناتے ہیں تیری شان اس سے بلند ہے اور تو بہت عزت والا ہے۔

لكَ الخلقُ والنعماءُ والأمرُ كلهُ فإيّاكَ نَسْتَهْدي وإيّاكَ نَعْبُدُ

ساری مخلوق بھی تیری اور ساری نعمتیں بھی تیری جانب سے، ہر چیز کا اختیار تیرے پاس ہے، ہم تجھ ہی سے ہدایت مانگتے ہیں اور تیری ہی عبادت کرتے ہیں۔

حضرت حسان بن ثابت ایک دوسرے قصیدة میں ارشادفرما رہے ہیں:

محمد المبعوث للناس رحمة يشيد ما أوهى الضلال ويصلح

محمد ﷺ رحمت بنا کر لوگوں کے لئے بھیجے گئے جن چیزوں میں گمراہی پھیل گئی تھی اسکو دور کیا اور اس کا اصلاح کیا۔

لأن سبحت صم الجبال مجيبة لداوود أو لان الحديد المصفح

اگر گونگے پہاڑ داوود علیہ الصلاۃ والسلام کے ہمنوا بن کر تسبیح خواں ہوگئے یا سخت لوہا نرم پڑ گیا۔

فإن الصخور الصم لانت بكفه وإن الحصى في كفه ليسبح

تو سخت چٹانیں آپکے ہاتھ پر نرم ہو گئیں اور کنکریاں آپ کی مٹھی میں تسبیح پڑھنے لگی۔

وإن كان موسى أنبع الماء بالعصا

فمن كفه قد أصبح الماء يطفح

اگر موسی علیہ السلام نے لاٹھی کی ذریعہ پانی کے چشموں کو جاری کیا، یہاں تو آپکی ہتھیلی سے پانی بہنے لگا۔

وإن كانت الريح الرخاء مطيعة سليمان لا تألو تروح وتسرح

اگر نرم خرام ہوائیں سلیمان علیہ السلام کی اطاعت گزار تھیں کہ صبح وشام رواں ہونے میں کوتاہی نہیں کرتی تھی۔

فإن الصبا كانت لنصر نبينا

ورعب على شهر به الخصم يكلح

تو باد صبا ہماری نبی کی مدد کیلئے آتی تھیں اور دشمنوں پر ایک مہینے کی مسافت کی دوری سے رعب چھا جاتا تھا۔

وإن أوتي الملك العظيم وسخرت

له الجن تسعى في رضاه وتكدح

اگر حضرت سلیمان علیہ السلام کو عظیم سلطنت سے نوازا گیا تھا اور جنات ان کے لئے مسخر کئے گئے جو ان کی خوشی کے حصول میں دوڑ دھوپ کرتے رہتے تھے۔

فإن مفاتيح الكنوز بأسرها أتته فرد الزاهد المترجح

ادھر تو تمام خزانے کی چابیاں انکے قدموں پرآکر گرگئی لیکن اس زاہد مرتاض نے اسے ترجیح نہ دی۔

وإن كان إبراهيم أعطي خلة وموسى بتكليم على الطور يمنح

اگر حضرت ابراہیم علیہ السلام کو خلیل اللہ کے لقب سے نوازا گیا اور موسی علیہ السلام کو طور پر کلام کا شرف حاصل ہوا۔

فهذا حبيب بل خليل مكلم وخصص بالرؤيا وبالحق أشرح

یہ تو حبیب ہیں بلکہ خلیل اور متکلم بھی ہیں اور خصوصی شرف زیارت سے بھی نوازا گیا۔

وخصص بالحوض الرواء وباللوا ويشفع للعاصين والنار تلفح

سیراب کن حوض اور لواء حمد سے خصوصی طور پر آپکو نوازا گیا اور آپ ہی گنہگاروں کی شفاعت کریں گے جبکہ آتش دوزخ انہیں لپٹ رہی ہو گی۔

وبالمقعد الأعلى المقرب ناله عطاء لعينيه أقر وأفرح

خدا کے یہاں بلند ومقرب مقام کے آپ مستحق ہو چکے ہیں یہ ایسی عطا ہے جس سے آنکھیں ٹھنڈی او رخوش ہوتی ہیں۔

وبالرتبة العليا الوسيلة دونها مراتب أرباب المواهب تلمح

آپ نے بلند رتبہ یعنی وسیلہ کو پا لیا ہے جسکو پانے سے ارباب دانش قاصر رہ جاتے ہیں۔

ولهو إلى الجنان أول داخل له بابها قبل الخلائق يفتح

جنت میں سب سے پہلے داخل ہونے والی ہستی آپکی ہوگی جن کے لئے دروازے تمام مخلوق سے پہلے کھول دیئے جائیں گے۔

بَطَيبَةَ رَسمٌ لِلرَسولِ وَمَعهَدُ مُنيرٌ وَقَد تَعفو الرُسومُ وَتَهمَدِ

طیبہ یعنی مدینہ منورۃ میں رسول اللہ ﷺ کی روشن نشانیاں ہیں جبکہ دوسری بہت سی نشانیاں مٹ چکی ہیں۔

وَلا تَمتَحي الآياتُ مِن دارِ حُرمَةٍ

بِها مِنبَرُ الهادي الَذي كانَ يَصعَدُ

لیکن آپ ﷺ کے مقام محترم کی نشانیاں باقی ہیں، یہاں آپ کا منبر مبارک ہے جس پر آپ ﷺ چڑھا کرتے تھے۔

وَواضِحُ آثارٍ وَباقي مَعالِمٍ وَرَبعٌ لَهُ فيهِ مُصَلّى وَمَسجِدُ

آپکی باقی نشانیوں میں سے آپکی جائے نماز اور آپکی مسجد بھی ہے۔

بِها حُجُراتٌ كانَ يَنزِلُ وَسطَها مِنَ اللهِ نورٌ يُستَضاءُ وَيوقَدُ

یھاں مدینہ میں آپ ﷺ کے حجرے بھی ہیں جہاں اللہ تعالیٰ کیطرف سے روشن نور نازل ہوتا اور ہدایت کی کرنیں پھوٹا کرتی تھیں۔

مَعارِفُ لَم تُطمَس عَلى العَهدِ آيُها أَتاها البِلى فَالآيُ مِنها تُجَدَّدُ

یہ ایسی نشانیاں ہیں جنھیں زمانے کا گزرنا پرانا نہیں کر سکتا، اگر یہ بوسید ہونے لگے تو نشانیاں پھر سے جدید ہو جاتی ہیں۔

فَبورِكتَ يا قَبرَ الرَسولِ وَبورِكَت بِلادٌ ثَوى فيها الرَشيدُ المُسَدَّدُ

اے رسول اللہ ﷺ کی قبر تو بھی بابرکت ہے، اور وہ شہر بھی بابرکت ہے جسمیں رشد وہدایت کے ماہتاب نے قیام کیا۔

أَقولُ وَلا يُلفى لِما قُلتُ عائِبٌ مِنَ الناسِ إِلّا عازِبُ العَقلِ مُبعَدُ

میں نے آپ ﷺ کی شان میں جو باتیں کی ہیں، انکی مخالفت کوئی بیوقوف اور نادان شخص ہی کر سکتا ہے۔

وَلَيسَ هَوايَ نازِعاً عَن ثَنائِهِ لَعَلّي بِهِ في جَنَّةِ الخُلدِ أَخلَدُ

میں انکی تعریف میں جاری گفتگو کو ختم نہیں کرنا چاہتا، ہو سکتا ہے کہ اسی کی برکت سے مجھے جنت میں ہمیشہ کا قیام نصیب ہو جائے۔

مَعَ المُصطَفى أَرجو بِذاكَ جِوارَهُ

وَفي نَيلِ ذاكَ اليَومِ أَسعى وَأَجهَدُ

اور میں اس تعریف کے ذریعے جنت میں آپکی معیت کا خواہش مند ہوں، اور میں آج اسی کے حصول کی کوشش کر رہا ہوں اور اسی کا متمنی ہوں۔

کسی ایک شاعر کا قول ہے:

واللهِ ما حملتْ أنثى ولا وضعتْ أَبَرَّ وَأَوْفَى ذِمَّةً مِنُ مُحَمَّدِ

اللہ کی قسم کسی عورت کو یہ شرف حاصل نہیں کہ وہ آپ سے زیادہ وعدہ وفا کے پاس ولحاظ رکھنے والے کو اپنی کوکھ میں پالے اور آپ ﷺ سے زیادہ پاکیزہ ہستی کو جنم دے۔

وما في بقاع الأرض حيا وميتا ولا بين أرض والسماء كمحمد

روئے زمین پر مردہ وزندہ ہستی میں آپ ﷺ کا کوئی ہمسر نہیں اور نہ ہی زمین وآسمان کے ما بین کوئی محمد ﷺ جیسا لعل ہے یا گوہر نایاب ہے۔

ایک دوسرے شاعر کا قول:

ومما زادني شرفاً وتيهاً وكدت بأخمصي أطأ الثريا

اور جو چیز میرے لئے فخر ومباہات میں اضافہ کا باعث بنی، اور قریب تھا کہ میرے نقش پا ثریا ستارے کو سر کر لیتے۔

دخولي تحت قولك يا عبادي وأن صيَّرت أحمد لي نبيا

وہ یہ کہ آپکے قول ''اے میرے بندو'' کے زمرے میں داخل ہونا، اور پھر یہ کہ آپ نے محمد ﷺ جیسی ہستی کو میرے لئے نبی بنایا۔

***

فہرست

دیباچہ	3
قرآن کریم کا آپ ﷺ کے بارے میں روشن ترین وضاحت	10
احادیث کی حجیت اور قانون سازی میں اسکا درجہ	22
پیغمبر انسانیت کے بارے میں ﷺ	43
آپ ﷺ کی محبت کے بارے میں، جو ایمان کا اٹوٹ حصہ ہے	55
حضور پاک ﷺ کے ساتھ ادب کے بیان میں	63

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود وسلام پڑھنے کی فضیلت کے بیان میں 70

سیدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت وفضیلت میں چنیدہ اشعار 76

مصری جنرل بک اتھارٹی

ثقافتی پروجیکٹس کے نگران
مروان حماد
نظر ثانی
فریال فؤاد
آرٹ ڈائریکشن
مرفت عنتر النحاس

تزین غلاف
محمد بغدادی

ڈپازٹ نمبر: ..../2021
ISBN